بہارِ خلد
ترجمہ
شمائلِ ترمذی
سیّد کفایت علی کافی
مرادآبادی علیہ الرحمۃ
نعیمی کتب خانہ

ہزار شکر خداوند ذوالجلال کریم
و نعت سید ابرار و عترت و اصحاب
کہ ترمذی کے شمائل اب اردو میں
جو شرح نظم میں کافی نے کی بہر ثواب
بہار خلد
ترجمہ
شمائل ترمذی
بہار خلد رکھا نام تا کہ اہل جہان
پکاریں خلد میں طوبیٰ لہ و حسن مآب
ہزار و سیصد و شصت ایک سن ہجری کی
چھپی تھی مطبع نگیں میں خوشنما و خوشاب
دوبارہ تیرہ سو چون میں اہلسنت کے
پریس قی سی یونس نے جاری کی یہ کتاب

قصیدہ فہرست ابواب کتاب بہار خلد ترجمہ شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از شیخ عبد الرحمن حسن

جمع الشمائل ترمذی احسن بصدق مقاله	كتاب جزى في شرحه محمد بفعاله	في طبعه صرف اهتم الاخ حسن بسواله
متمسكا بكمال من حسن حجمه	قطع المبدا باسره قد انقى محاله	تاريخه في ساعة بلغ العلى بكماله

۱۲۹۶

از شیخ نواز علی سجاد

چھپا مطبوع و مرغوب خاص و عام	شمائل حسن حالات خیر الوریٰ	تو سجاد از بہر طبعش بخواں	بیان صفات حبیب خدا ۱۲

تعالیٰ شانہ کا وصف لکھنے میں کب آتا ہے | کہ مشکل بیدیان دہشت سے خامہ تھرتھراتا ہے
ذرا او برکت احمد زباں تک میری آجانا | کہ تیرے ہی وسیلہ سے قلم کافی اٹھاتا ہے

دکھا دے مجھکو اے خلاق معبود | نبی کے واسطے اب راہ مقصود
بیان شافی و کافی عطا کر | ثناخوان جناب مصطفا کر

الٰہی آپ کی الطاف بیحد | بیاں کب ہوں کروں گر لاکھ میں کد
فقط میں کیا اگر افراد عالم | قلم اشجار کے لیکر ہوں باہم

سمندر کی بنا دیں گر سیاہی | بیاں ہوں پر نہ الطاف الٰہی
ہر اک احسان اسکا بے بدل ہے | ہر اک انعام فیض لم یزل ہے

ہر اک بندہ ہے رہین فضل باری | کسے طاقت کرے نعمت شماری
ہے یکساں یوں تو گو مخلوق عالم | ولیکن خاص اک رحمت میں ہیں ہم

وہ رحمت کیا وجود مصطفا ہے | نمود ذات فخر انبیا ہے
سزاوار خطاب پاک لولاک | ہوا جنکے قدم سے فخر افلاک

مجھے شیریں بیانی دے الٰہی | کہ ہوں مصروف نعت مصطفائی
ملاحت شعر میں میں چاہتا ہوں | ملیحان عرب کا خاک پا ہوں

فصاحت ہو سخن میں یہ دعا ہے | فصیحان عرب سے لو لگا ہے
ملے میرے سخن کو فیض ارشاد | محب احمد و اولاد امجاد

سبب اس نظم کا بھی کچھ رقم کرنا مناسب ہے | کہ عالم کا کفیل کار کیا اسباب لاتا ہے

ذرا اے طالبان سیر اخبار | شنو اب بندۂ کافی کی گفتار
کہ تھی مدت سے مجھکو یہ تمنا | یہی تھا روز و شب مقصود اپنا

کہ کیجئے نظم اخلاق نبی کو | احادیث کتاب ترمذی کو
نبی کے جو شمائل کا بیاں ہے | محبوں کے لیے آرام جاں ہے

زبان ہند میں اسکو سناؤں | رلاؤں اشعار کر کے اور ہنساؤں
رہی ہر چند دل میں حسرت | نہ پائی آہ پر اتنی فراغت

عدیم الفرصتی سے ہو کے ناچار / کیا جو مشورہ میں عقل کو بار
خرد نے یہ سنایا گوش جاں میں / فراغت غیر ممکن ہے جہاں میں
فراغت کا اگر طالب رہیگا / نہ پائیگا کبھی مقصود دل کا
غرض اب میں بنام حی قیوم / کتاب ترمذی کرتا ہوں منظوم
نظر آتا ہے گو یہ کام دشوار / مگر اس راہ میں اللہ ہے یار
اگر تائید پر ہے فضل باری / بزودی ہوگی حل مشکل ہماری
یہ طرز نظم ہے میں نے اٹھایا / کہ اکثر ترجمہ لفظوں کا لایا
کہیں ایسا بھی موقع آگیا ہے / کہ حاصل لفظ و معنی کا لیا ہے
کلام مختصر مرغوب پایا / احادیث مکرر کو نہ لایا
نہایت میں نے کی تشویش و دقت / سمائی پر نہ اسناد روایت
نہ آئے راویوں کے نام اس میں / فقط باقی رہا یہ کام اس میں
نہیں جائے تعرض اہل انصاف / یہ امر غیر ممکن ہے عیاں صاف
کدھر بہکا کہاں کافی گیا تو / ہو محتاج انصاف سخن گو
تجھے مطلب ہے ذکر جان جاں سے / تجھے کیا کام تحسین جہاں سے
کہ یہاں تعریض و تحسین سے ہے حاصل / سراسر اس جگہ نیت کو ہے دخل
کہ فرمایا محمد مصطفےٰ نے / رسول مجتبیٰ خیر الوریٰ نے
کہ سمجھو انما الاعمال کی بات / عمل کو ربط ہے نیات کے ساتھ
مدار کار دنیا ہے بہ نیت / مدار کار عقبیٰ ہے بہ نیت
ہمیں اخلاص نیت دے الٰہی / کہ تا روز قیامت ہو رہائی
الٰہی واسطے خیر الوریٰ کے / ریا و شرک سے ہم کو بچا لے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ خَلْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

بدل اس کو سنو اے عاشقان صورت احمد / سراپا سید کونین کا کافی سناتا ہے

روایت کی یہ راوی انس نے / نبی کے یار ہمدم ہمنفس نے
کہ تھے حضرت نہ قد آور نہایت / نہ تھے کوتاہ بھی ختم نبوت
میانہ وہ قد خیر الوریٰ تھا / درازی اور پستی سے جدا تھا
نہ بے غایت سپیدی رنگ میں تھی / ملیح حسن تھی رنگت نہ انکی
صباحت اور ملاحت دلربا تھا / میانہ رنگ مثل قد و بالا
وہ فرق پاک پر موی معنبر / نہ جولیدہ نہ سیدھی تھی سراسر
غرض وہ موئے اطہر آپکی تھی / برابر راستی جولیدگی سی
ہوئے چالیس سال جبکہ حضرت / عطا کی حق تعالیٰ نے نبوت

شہ اس باب میں شکل و شمائل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے اور اس میں چودہ حدیثیں ہیں ۱۲

۵۳ ازجولیدن بروزن دمنی ولیدن کہ از ہم رفتن و پریشان شدن باشد ۱۲ ب

مقیم مکہ تھے پھر دس برس تک | برس دس پھر مدینہ میں تھے بیشک | ہوئی دنیا سے جو رحلت نبی کی | تو عمر پاک پوری ساٹھ کی تھی
سپیدی موئے ریش و سر میں کم تھی | و لیکن بیس بالوں تک نہ پہنچی

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً وَلَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهٗ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبِطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّأُ

روایت دوسری بھی جو انس کی | کہ خادم وہ رسول اللہ کے تھے | کہ تھے حضرت میانہ قد و بالا | درازی اور پستی سے مبرا
بھرا تھا جسم والا خوبیوں سے | جمال و حسن کی محبوبیوں سے | سمائی تھی یہ طرز اعتدالی | نہ فربہ تھا نہ لاغر جسم عالی
بیاں کیا کیجیے بالوں کا عالم | نہ پیچیدہ فقط نہ راست باہم | اگرچہ گندمی رنگت تھی پیدا | دمک سرخی کی تھی اسمیں ہویدا
قدم پڑتا تھا آگے وقت رفتار | دلاور کی طرح قوت سے ہر بار

ح عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ

براء ابن عازب یار حضرت | بیاں اسطرح کرتے ہیں روایت | کہ تھے سردار عالم مرد والا | میانہ آپکا تھا قد و بالا
میانہ قد مگر اس طرح کا تھا | کہ تھا مائل درازی کو وہ بالا | بیاں شانوں کی خوبی کیجیے کیا | فراخی دوش سے تا دوش پیدا
کہوں کیا جندا بالوں کا عالم | پڑی تھی کان کی لو تک اُسکے ہم | لباس سرخ اک تھا زیب تن تھا | کوئی ایسا حسین میں نے نہ دیکھا
نظر ہرگز نہ آیا کوئی دلبر | جہاں میں اسکی حسن اور خوشتر | ہوئی مذکور یاں جو سرخ پوشاک | کہ تھی وہ زیب جسم شاہ لولاک
تو اُسکی کیجیے ظاہر حقیقت | کہ تھی کسطرح کی وہ سرخ رنگت | لکھی ہے شارح مشکوٰۃ یہ بات | کہ وہ حلہ تو تھا اسطور کے ساتھ
کہ تھی اسمیں خطوط سرخ اکثر | نہ تھا لیکن تمامی سرخ و احمر

ح عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ

روایت دوسری ہے یہ مناسب | کہ راوی اسکے بھی ہیں ابن عازب | برا رکا دیکھیے انداز گفتار | کہ طرز عشق ہے جس سے نمودار
کہ میں نے کوئی ذی لمہ نہ دیکھا (جن کے بال کندھے تک ہوں) | لباس سرخ میں زیبندہ ایسا | کہ جیسا حسن تھا خیر الوریٰ کا | رسول اللہ محبوب خدا کا
وہ بکھرے بال فرق پاک پر کو | کہ کندھوں تک وہ لٹکے آتے تھے | بہت وسعت میان دوش پیدا (بھی تھی) | کہ تھی ہوسنگی ان میں ہویدا
قد والا کا تھا انداز ایسا | درازی اور پستی بھی تھی نہ بیجا

ح عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ

وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّأْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کی امام اولیا نے / علی مرتضیٰ شیر خدا نے / کہ ایسی تو نہ تھی ختم رسالت / کہ ہو قد مبارک میں طوالت
غرض یوں تھا عیاں شان نبی سے / منزہ ہیں درازی کوتہی سے / کف دست مبارک تھی کشادہ / سطبر وصاف قوت میں زیادہ
قدم میں آپ کے زیبا سطبری / سر عالی باندازِ بزرگی / ہر اک پیوند عضو واستخوانکا / بعنوان بزرگی خوب زیبا
خط باریک تھا سینہ سے تا ناف / کھنچی گئے مبارک سے بہت صاف / پیادہ جبکہ چلتے تھے زمیں پر / قدم آگے جھکو پڑتے تھے بڑھکر
یہ صورت چال کی انکی عیاں تھی / بلندی سے ہے گویا میل پستی / جمال حسن میں کوئی طرحدار / ندیکھا میں نے انسے آگے نہ بعد
کہوں کیا بعد بھی انکے نہ دیکھا / جہاں میں آپ کی مانند زیبا / یہاں اب فکر حسن بے بدل کی / یہاں کب عاشقوں کی جی کو کل ہے

ذرا او کافی آشفتہ احوال

غزل

غزل کوئی سنا دے ہمکو فی الحال

بہار خلد ہے روئے محمد / نسیم جانفزا روئے محمد / سہی سرو ریاض بے مثالی / قد رعنائے دلجوئے محمد
نہ دیکھا ہو زمیں پر جسنے فردوس / وہ اگر دیکھ لے کوئی محمد / کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا / عدیم المثل ہے خوئے محمد
ہمیں ہے وہ جگہ محراب طاعت / جہاں ہے ذکر ابروئے محمد / دل وحشی ہے زنجیریں تڑاتا / بشوق یاد گیسوئے محمد
بس اب کافی ہے آگے جائے ازآ / کہاں تو اور کہاں روئے محمد

ح عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ فرماتے علی مرتضیٰ ہیں / کہ وصاف جناب مصطفیٰ ہیں / کہ تھا جد نہ طول قد اقدس / نہ تھا ایسا کہ ہو کوتاہ ازبس
میانہ قد سے مخدوم دو عالم / سبھی قوم و قبائل سے معظم / میانہ قد مگر اسطرح کا تھا / کہ تھا مائل درازی کو دو بالا

فقط سیدھے نہ پُرخم بال انکے
کچھ اک تدویر تھی لیکن نمایاں
دمکتی تھی بہم سرخی سپیدی
بخوبی و بخوبرگی بسکہ دلبند
کہیں مو اور کہیں اندام تھا صاف
کہا ہے ایسوں شارح نے ابجا
قدم برگندہ تھی حضرت کے اٹھاتے
نظر میں نور بیاکی عیاں تھا
عطا وجود میں تھی اجود الناس
ملائم خو نہایت نرم گفتار
اگر ہوتا تھا واقف حسن خو سی
کہ کیا حسن جناب مصطفےٰ تھا
پس مو بدار حضرت بھی جہاں میں

خمی و راستی کے درمیاں تھی
بُوئے مقتدائے دین ایماں
جھلکتا تھا یہ کچھ نور تجلی
تمامی مرفق و شانہ کے پیوند
کھنچا تھا خط مو سینہ سی تا ناف
بزرگی انگلیوں میں تھی ہویدا
زمین پست کو گویا تھے جاتے
نہ وہاں ذر دین دینے کا گماں تھا
نہ کرتے تھی کبھی دینے میں وسواس
بفرط کرمت یاروں کے غمخوار
تو رکھتا دوست انکو ہر کسی سی
کہ ان جیسا کوئی پہلے نہ دیکھا
نہ دیکھا کوئی گل اس گلستاں میں

تن عالی نہ فربہ تھا سراسر
وہ پُرانوار تھی حضرت کی رنگت
سیہ چشمی کا عالم چشم بد دور
نہ اکثر بال تھی حضرت کے تن پر
کف دست و کف پا بھی نبی میں
خرام ایسا جناب پاک کا تھا
اٹھاتے تھی جدھر کو چشم عالی
میان دوش تھی مہر نبوت
لب و لہجہ مزین راستی سے
انھیں جو دیکھتا ناگاہ انساں
جمال و حسن کا عالم کہوں کیا
نظیر حسن احمد کوئی خوش رو
نزول رحمت و صل الٰہی

رخ انور نہ تھا مطلق مدور
سپیدی تھی نہ جسمیں بے بہابت
درازی مژہ کی نور علی نور
نہ بے موئی کا عالم سب بدن پر
بزرگی تھی مناسب فربہی میں
کہ جس سے طرز جولانی تھا پیدا
نظر کرتے تھی حضرت لاابالی
رسول اللہ تھے ختم رسالت
بجا ہے یعنی صادق انکو کہیے
جلال شان سے ہوتا ہراساں
سبھی تھا مدح خواں خیر الورا کا
نظر آیا نہ اس سے قبل مجھ کو
بروئے پاک و حسن مصطفائی

ح عن الحسن بن علي قال سألت تعالی هند بن ابي هالة وكان وصافا عن حلية النبي صلى الله
عليه وسلم وانا اشتهي ان يصف لي منها شيئا اتعلق به فقال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم فخما مفخما يتلألأ وجهه تلألؤ القمر ليلة البدر اطول من المربوع واقصر
من المشذب عظيم الهامة رجل الشعر ان انفرقت عقيقته فرق والا فلا يجاوز شعره
شحمة اذنيه اذا هو وفره ازهر اللون واسع الجبين ازج الحواجب سوابغ في غير قرن
بينهما عرق يدره الغضب اقنى العرنين له نور يعلوه يحسبه من لم يتأمله اشم كث
اللحية سهل الخدين ضليع الفم مفلج الاسنان دقيق المسربة كان عنقه جيد دمية في صفاء
الفضة معتدل الخلق بادن متماسك سواء البطن والصدر عريض الصدر بعيد ما بين
المنكبين ضخم الكراديس انور المتجرد موصول ما بين اللبة والسرة بشعر يجري كالخط عاري
الثديين والبطن مما سوى ذلك اشعر الذراعين والمنكبين واعالي الصدر طويل الزندين

رَحْبُ الرَّاحَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلُ الْأَطْرَافِ أَوْ قَالَ شَائِلُ الْأَطْرَافِ خُمْصَانُ
الْأَخْمَصَيْنِ مَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ إِذَا زَالَ قَلْعًا يَخْطُو تَكَفِّيًا وَيَمْشِي هَوْنًا ذَرِيعُ
الْمِشْيَةِ إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ إِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا خَافِضُ الطَّرْفِ نَظَرُهُ
إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَلُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوقُ أَصْحَابَهُ يَبْدَأُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ

روایت کی امام باصفا نے — حسن سبطِ رسولِ مجتبیٰ نے
کہ ہند ابن ابی ہالہ مرا خال — رسول اللہ کا تھا وصفِ احوال

کہا میں نے سوال اُس باخبر سے — خبر دے حلیۂ خیر البشر سے
کہ ہوں مشتاق ان باتوں کا جو — بیاں کر کچھ تو حالِ جدِ امجد

غرض میری یہ ہے سنکر وہ احوال — کروں جمع ہو سکے اسنادِ اعمال
کہا بس ہند نے یوں مجھ سے اُس دم — رسول اللہ تھے فخیم مفخم

نگاہوں میں وہ یعنی خوش نظر تھے — دلوں میں بھی بزرگ و نامور تھے
تجلی روئے انور بدرِ درخشاں — کہ جیسے چودویں کا چاند تاباں

میانہ کب قدِ خیر الورا تھا — میانہ پن سے بھی وہ قد جدا تھا
اگر کوتاہ کہئے تھا نہ کوتاہ — غرض یہاں کیفیت سے گم کیا راہ

قد و بالا کا تھا اُنکے یہ عالم — میانہ سے دراز اطول کچھ کم
بزرگی تھی سرِ عالی میں پیدا — نہایت حُسنِ موزونی ہویدا

خم و پیچ عیاں بالوں میں کم تھی — کچھ اک جو لیدگی لیکن بہم تھی
بکھرنے تھی جو فرقِ پاک بال — وہ فرق انکو کر دیتے تھی فی الحال

اگر از خود نہ بال انکے بکھرتے — تکلف سے نہ ہرگز فرق کرتے
بحالِ وفرہ سر کے بال انکے — گزرنے نرمۂ گوش سے تھے

درخشانی کا عالم رنگ میں تھا — کشادہ تھی جبینِ عالم آرا
مقوس دونوں ابروئے مقدس — مقدس دونوں ابروئے مقدس

باندازِ مناسب طاق ابرو — نہ تھی پیوستگی آپس میں انکو
عجب خمدار و باریک مطول — بخوبی طاق تھا ثانی و اول

میانِ ابروان اک رگ نمایاں — بوقتِ غصہ ہو جاتے درخشاں
کہوں کیا خندہ بینی کا عالم — کہ تھے نور و نیکے شعلے جس کی توام

معلیٰ بینی خیر البشر تھی — باندازِ بلندی جلوہ گر تھی
جو کوئی بے تامل دیکھتا تھا — بلندی کا گماں ہوتا تھا پیدا

حقیقت میں بلندی تھی نہ پیدا — مگر تھی وہ شعاعِ روئے رخشاں
خطِ رخسار کا عالم کہوں کیا — محاسن میں بہت انبوہ پیدا

ملائم آپکے رخسار دونوں — بھلا تشبیہ دوں میں کس سے انکو
بزیبائے کشادہ وہ دہن تھا — کشادہ وہ دہن تھا اور زیبا

کہوں دانتوں کا کیا وہ حسن سادہ — سپید و صاف آپس میں کشادہ
دقیق المسربہ یعنی خط مو — کھنچا سینہ سے تھا تا ناف گلبو

بوصفِ گردنِ شایانِ معراج — کہا راوی نے مثلِ صورتِ عاج
مصفا یعنی وہ گردن تھی ایسی — بشکلِ نقرہ با نورِ ضیا تھی

کہوں کیا عضو عضو انکے بدن کا — بوضعِ خوب و مناسب اور زیبا
بخوبی تھے تناور فخرِ عالم — تمامی عضوِ تن مربوط باہم

شکم سینہ صفائی میں برابر — مگر سینہ عریض و بہن خوشتر
فراخی دونوں شانوں میں عیاں تھی — سراسر استخواں میں تھی بزرگی

بدن جو کچھ کھلا پوشاک سے تھا — درخشندہ وہ نورِ پاک سے تھا
یہ کس کے حسن کا چرچہ ہوا ہے — دلِ بیتاب کو تڑپا دیا ہے

سنی تعریف کس نور بدن کی — کہ ہے آمد بہار پیرہن کی
دل مشتاق نے پایا بہانہ — غزل پڑھتا ہے طرز عاشقانہ

غزل عاشقانہ

بدن تھا آپکا کان تجلی — عیاں چہرہ پہ تھی شان تجلی
تصور کس کی صورت کا بندھا ہے — کہ چھایا دل پہ سامان تجلی
رسول اللہ کی نور جبیں کو — بجا ہے گر کہیں جان تجلی
رخ پر نور پر بالوں کا عالم — بہار سنبلستان تجلی
بر و دوش و سر و دست مبارک — ستون نور از کان تجلی
قد حالی بحسن اعتدالی — سہی سرو گلستان تجلی
نہ تھا کچھ آتش دیدار سے کم — دُرِ دنداں کا لمعان تجلی
نکلنے سے ہوا پٹکے کے ثابت — کمر تھی برق جولان تجلی
نہ دیکھا آہ دیدار مبارک — رہا کافی کو ارمان تجلی

بس ابکی کافی ذرا تو ہوش میں آ — کہ ہے ختم روایت کا ارادا
گلوئے پاک سے تا ناف والا — خط مو تھا کھنچا باریک زیبا
سوا اسکے شکم سینہ سراسر — معرا مو سے تھا صافی برابر
کلائی دونوں شانے اور بازو — مزین تھی بزیب کثرت مو
وہ انکی صدر حالی کی بلندی — خط مو سے کچھ تھی ارجمندی
طویل انکے دو نو دست والا — کشادہ تھی کف دست مصفا
بزرگی اُس کف پا میں عیاں تھی — نمایاں دونوں قدموں میں بزرگی
کشیدہ تھیں وہ انگشتان والا — لقب ہے سائل الاطراف جنکا
کہا یا شائل الاطراف کا آئی — کہ حاصل انگلیوں کو تھی بزرگی
یہاں جو سائل شائل کو لایا — ہوا اتھا شک مگر راوی کو پیدا
کف پا میں سمائی تھی یہ خوبی — کہ رہتی تھی زمین پر سے ذرا اونچی
ہوا وارد بوصف پائے اقدس — کہ تھے پائے مبارک نرم ایسے
جدا رہتے زمیں سے یوں کف پا — کہ پانی اُسکے نیچے سے گزرتا
زمین پر جب خراماں آپ چلتے — قدم کو اپنے برکندہ اٹھاتے
انھیں ہوتا خیال میل نشیب — بنرمی راہ جاتے سرور دین
ہوا یہ حال وارد باخبار — کہ جسدم آپ جاتے تند رفتار
تو اسدم تھے عیاں یہ صاف معنی — بلندی سے ہے گویا میل پستی
انھیں جب دیکھنا منظور ہوتا — نظر کرتے تھے حضرت بے محابا
بہت رہتے تھی آنکھوں کو جھکائے — نظر یعنی سوئے باطن لگائے
زمیں اکثر مشرف تھی نظر سے — فلک کم بہرہ ور ہوتا بصر سے
تامل سوچ تھا کیا ہے نظر میں — لحاظ انکے سمایا تھا بصر میں
بیاں کرتا ہے راوی اور یہ بات — کہ ہوتے آپکے اصحاب جب ساتھ
تو یہ ارشاد فرماتے تھے حضرت — چلو تم مجھ سے آگے کر کے سبقت
عجب اخلاق تھی خیر الوریٰ کے — کہ ہوں مخدوم پیچھے خادم آگے
صنو یہ اور عادت مصطفیٰ کی — کہ ہوتا جو کوئی اُن سے ملاقی
جناب پاک کرتے اسکو جو ملتا — بتقدیم سلام دین اسلام

عن جابر بن سمرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العين منهوس العقب

بیان جابر نے کی تشریح ہے بات — ہمیں یہ ذکر ہے رحمت کی آیت
ضلیع الفم کہا خیر الوریٰ کے — بزرگی تھی دہن میں یعنی انکے
ہوا مذکور لفظ اشکل العین — بوصف چشم پاک جد حسنین
کہ آنکھ انکی بزیبائے کلاں تھی — سپیدی میں کچھ اک سرخی عیاں تھی

بیان ہوتا نہیں خوبی کا عالم	سپیدی اور وہ سرخی کا عالم	سبک کم گوشت ایڑی آپکی تھی	یہی تعریف منہوس العقب کی

(٩) ح عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِيْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

روایت دوسری جابر کی ہے یہ	کہ شیدا جنکا دل تڑپا گئی ہے	کہ دیکھا میں نے خیر البشر کو	شب مہتاب میں اور کبھی قمر کو
کہا تھا حلۂ حمرا بدن میں	لباس سرخ تھا زیبندہ تن میں	مری کچھ اس گھڑی مضطر نظر تھی	کبھی انپر کبھی سوئے قمر تھی
بتحقیق سخن نزدیک میرے	رسول اللہ احسن تھے قمر سے	کیا یہاں شوق ذوق کا نے تقاضا	کہ لکھوں وصف محبوب خدا کا

غزل

گو ترقی پہ جمال مہ کامل ہووے	منہ تو دیکھو کہ ترے منہ کے مقابل ہو کر	ماہ کیا سامنے گر آپکے آوے خورشید	دعوی نور سے خجلت سے اُسے حاصل ہووے
کیا یہ خورشید کہ خورشید قیامت ہوا گر	آپکے آگے ٹھہرنا اُسے مشکل ہووے	شان اجلال سے آجائیں اگر وہ خسا	اسکو طاقت ہے کہ جو وقت مقابل ہووے
یہاں خوش آیا نہیں جز ذکر گل عارض کے	نغمہ خوش ہو یا صوت عنادل ہووے	ملک دنیا کو وہ کیا خاک میں لیکر ڈالے	جو کوئی دولت دیدار کا سائل ہووے
آہ برباد نہ یوں جائے مرا نالۂ آہ	آہ کیسا اگر جذبہ کامل ہووے	اب تو بے ڈھب دل حسرت زدہ گھبراتا ہے	یا الٰہی شب فرقت کہیں زائل ہووے
لائیں گر آپکی تصویر نکیر و منکر	کیا عجب گور مری خلد کی منزل ہووے	ہے تمنا یہی نزرات کہ روز محشر	دست کافی میں ترا پایۂ محمل ہووے

(١٠) ح عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

ابی اسحٰق ہے اک مرد راوی	روایت اُنسے کی ہے سطر حکی	کہ اصحابو نمیں ہیں جو ابن عازب	کوئی اُنسے ہوا آکر مخاطب
کہ یعنی تم جو یار مصطفا ہو	خبردار جمال باصفا ہو	بتاؤ کیفیت روئے نبی کی	کرو تعریف شکل احمدی کی
کہ روئے پاک محبوب خدا کا	بشکل سیف کہیے فی المثل تھا	کہا اُس نے نہ تھا چہرہ وہ ایسا	وہ روئے پاک بل مثل قمر تھا

(١١) ح عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ كَاَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ

روایت بو ہریرہ نے بیاں کی	زباں وصف نبی میں درفشاں کی	کہ یعنی آپ تھے ابیض باندام	سپید و صاف گویا نقرۂ خام
	کچھ اک موئے مبارک میں شکن تھی	ہویدہ تھی ادا جولیدگی کی	

(١٢) ح عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ

شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرَئِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ۔

وہ جابر ابن عبداللہ انصار	یہاں اسطرح سے کرتے ہیں گفتار	کہ فرمایا امام مرسلاں نے	کہا ہے سرور کون و مکاں نے
کہ دکھلائے گئے مجھ کو نبی سب	کلیم اللہ پر آئے نظر جب	انھیں ناگاہ [illegible] پایا	شنوءہ کے تھے اشخاص گویا
پھر عیسیٰ ابن مریم کو جو دیکھا	شبیہ عروہ بن مسعود پایا	خلیل اللہ ابراہیم فی الفور	نظر یوں آئے گر اب کیجیے غور
تو آئی مثل ہو صاحب تمہارا	کیا اپنی جانب کو اشارہ	کہ یعنی میں ہوا دنیا میں پیدا	خلیل اللہ کی صورت ہویدا
نظر کی اور جو روح الامین پر	لگے ناگاہ دیکھا پیش منظر	تو اسکی شکل کی تشبیہ شایاں	ہو شکل وحیہ کلبی نمایاں

ح ١٣ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَقِيَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ رَآهُ غَيْرِي قُلْتُ صِفْهُ لِي قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ

سعید تابعی ہیں یہ جریری	روایت یہاں کی ہے اس سے مروی	وہ کہتا ہے کہ یوں میں نے سنا تھا	کلام بوطفیل اسطرح کا تھا
کہا تھا یعنی یوں اس محترم نے	رسول اللہ کو دیکھا ہے ہمنے	نہیں باقی ہے اب روئے زمیں پر	بجز میرے کوئی با یہ ہیبر
کیا یہ عرض میں نے اس ولی سے	مشرف کیجیے وصف نبی سے	کہا حضرت کا کیا گلفام تن تھا	عجب نمک سمن صافی بدن تھا
سماتے تھے توسط کے یہ اطوار	صباحت میں ملاحت بھی نمودار	سلام اللہ کا خیر الورا پر	رسول اللہ محبوب خدا پر

ح ١٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ

بیاں کرتے ہیں عبداللہ عباس	نبی کے ابن عم وہ افصح الناس	کہ دو تو آپکے دندان پیشیں	جدا آپس میں تھے بکشادہ آئیں
کچھ ایسا فرق تھا دانتوں میں پیدا	کہ جس سے نور زیبائی عیاں تھا	بہنگام تکلم بات کے سات	نظر آتے تھے کیا انوار لمعات
	عجائب فرق تھا دانتوں میں انکے	نمایاں جس سے تھے نور کے شعلے	

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

یہ باب مہر نبوت کے بیان میں ہے اور اس میں آٹھ حدیث ہیں

ح ١ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ

مناسب ہے بدل سنکر اسے سامع بھی سمجھیے	یہاں سے تذکرہ مہر نبوت کا اب آتا ہے

روایت جعد یہ پہنچا گیا ہے	کہ سائب کے تئیں میں نے سنا ہے	بیاں کرتا تھا یہ احوال سائب	رسول اللہ کا اجلال سائب
کہ مجھ کو میری خالہ سات لیکر	گئی سوئے قسیم حوض کوثر	کہا پھر یا رسول اللہ دیکھو	یہ میرا بھانجا ہے آہ دیکھو
کروں کیا عرض تم سے شاہ لولاک	کیا ہے درد نے اب اسکو غمناک	شفیق دردمنداں نے یہ سنکر	رکھا دست مبارک میرے سر پر
کف دست مبارک سر پہ پھیری	دعائے خیر میری واسطے کی	وضو فرمایا ختم مرسلاں نے	پیا آب وضو اس ناتواں نے
کھڑا ہو کر پس پشت معظم	نظر میں نے جو کی پھر سوئے خاتم	نظر کر یعنی اس خاتم کو دیکھا	کہ تھی وہ درمیان دوش والا
بیاں کیا کیجئے خاتم کا احوال	کہ جیسے زر حجلہ تھی وہ تمثال	شنو اب زر حجلہ کی یہ تفسیر	بیاں شارح نے کی دو طرح تحریر
کہا پہلے کہ یوں تھی جلوہ پرداز	کہ جیسے کبک کا بیضہ سرافراز	دوبارہ شرح زر حجلہ یہ کی	کہ تھی وہ تکمہ پردہ عروسی

۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ

بیاں کرتا ہے اک راوی بقول	کلام جابر سمرہ کو منقول	کہا اس نے کہ خاتم میں نے دیکھی	رسول اللہ کے کندھوں میں دیکھی
برنگ	برنگ سرخ تھا وہ ایک غدہ	کہ تھا گویا کبوتر کا وہ بیضہ	

۳ عَنْ رُمَيْثَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَشَاءُ اَنْ اُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهٖ لَفَعَلْتُ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ يَوْمَ مَاتَ اهْتَزَّ لَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

رمیثہ نے بیان ایسا کیا ہے	کہ میں نے آپکا کہنا سنا ہے	اگر اسوقت میں کرتی ارادا	تو تھا مقدور خاتم چومنے کا
وہ خاتم آپکی اس موضع پہ تھی	کہ مابین دو شانہ جلوہ گر تھی	یہ حاصل قرب تھا ونیت تمامت	کر لیتی چوم میں مہر نبوت
غرض یہ ہے کہ فرماتے تھے اسدم	بحق سعد سردار دو عالم	ہوئی تھی سعد کی جس روز رحلت	اسی دن کی یہ ہے یعنی حقیقت
	بیاں کرتے تھے یوں محبوب سبحان	بلا اس کے لئے ہے عرش رحمان	

۴ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ عَلِيٌّ اِذْ وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

علی مرتضیٰ شاہ ولایت	نبی کے ابن عم شان ہدایت	باوصاف جناب شاہ ابرار	سناتے تھے طویل الذیل اخبار
اسی میں سے یہ جملہ مختصر ہے	بیان مہر نبوت کا مگر ہے	کہا وہ خاتم محبوب یزداں	کہ مابین دو شانہ تھی نمایاں
	رسول اللہ تھے ختم رسالت	وہ خاتم یعنی کرتی تھی دلالت	

۵ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا زَيْدٍ اُدْنُ مِنِّيْ فَامْسَحْ ظَهْرِيْ فَمَسَحْتُ ظَهْرَهٗ فَوَقَعَتْ اَصَابِعِيْ عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعَرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ

ابوزید عمرو ابن اخطب انصار	رسول اللہ کا یار مددگار	بیاں کرتا ہے یہاں ایسی روایت	کہ فرمانے لگے یوں مجھ سے حضرت
کہ اے بوزید میرے پاس آ تو	ذرا کر مسح پشت مصطفےٰ کو	یہ سنکر بات جیسے پاس آکر	پھرایا ہاتھ پشت با صفا پر
کہ آئیں انگلیاں میری یکایک	بروئے خاتم و مہر نبوت	بیاں کرتا ہے راوی ذکر ایسا	کہ بوزید عمرو سے یہ میں نے پوچھا
کہو کس طرح کی حضرت کی خاتم			کہا مجتمع تھے مو گرد و باہم

٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا هٰذَا فَقَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ فَقَالَ ارْفَعْهَا
فَاِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ فَرَفَعَهَا فَجَاءَ الْغَدَ بِمِثْلِهٖ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ ابْسُطُوْا
ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْخَاتَمِ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَكَانَ لِلْيَهُوْدِ فَاشْتَرَاهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا عَلٰى اَنْ يَغْرِسَ لَهُمْ نَخِيْلًا فَيَعْمَلَ سَلْمَانُ فِيْهِ حَتّٰى تُطْعِمَ
فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ اِلَّا نَخْلَةً وَّاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ
مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلْ نَخْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ هٰذِهٖ فَقَالَ عُمَرُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا غَرَسْتُهَا فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهٖ

یہ عبداللہ بریدہ کا پسر ہے	کہ اپنے باپ سے دیتا خبر ہے	کہ میں نے یوں بریدہ سے سنا ہے	یہ میرا باپ مجھ سے کہہ گیا ہے
کہ سلمان آپ کی خدمت میں آیا	چھوہاروں کا بھرا اک خوان لایا	یہ اس ہنگام کی ہے سب حقیقت	کہ جب پہونچے مدینہ آپ حضرت
رکھا اس خوان کو حضرت کے آگے	کہا حضرت نے مرد فارسی سے	کہ اے سلمان تو یہ کیا چیز لایا	کہا اس نے کہ صدقہ لیکے آیا
کہا ہے میں نے اس صدقہ کو حاضر	تمہارے واسطے یاروں کی خاطر	کہا ارشاد حضرت نے کہ سلمان	اٹھا لے اب چھوہاروں کا تو یہ خوان
کہ ہم کھاتے نہیں صدقہ کو اصلا	یہ سنکر اس نے اس خوان کو اٹھایا	پھر اسکی مثل اس نے روز دیگر	رکھا حضرت کے آگے خوان لاکر
کہا پھر آپ نے ارشاد کیا ہے	کہا اس نے کہ ہدیہ آپکا ہے	کہا حضرت نے پھر یاروں کو آؤ	ادھر کو ہاتھ تم اپنے بڑھاؤ
پھر اس کے بعد سلمان نے نظر کی	بسوئے خاتم خیر البشر کی	وہ خاتم جو کہ پشت پاک پر تھی	کہ پشت صاحب لولاک پر تھی
ہوئے سلمان مشرف با ایمان	کہ لائے آپ پر ایمان سلمان	وہ سلمان تھے جو مال یہودی	کچھ اک قیمت معین کرکے ان کی
رسول اللہ نے ان کو خریدا	ثمن دی اور یہ شرط ٹھہرا	کہ ختم الانبیا خرما کے اشجار	یہودی کے لیے کردیں تیار

وہ نخلستاں زجینک بار دیوے	نہ اسکا قابل خوردن ثمر ہو	رہی مصروف کاروبار سلمان	نہ بیٹھے اس جگہ بیکار سلمان
غرض جو عہد حضرت نے کیا تھا	بدست پاک نخلستاں لگایا	مگر اک نخل خرما کو عمر نے	جمایا باغ میں اس خوش سیر نے
کہوں کیا آپکی اعجاز کا حال	پھلا پھولا وہ نخلستاں اسی سال	مگر وہ نخل ہی کچھ پھل نہ لایا	کہ جسکو تھا عمر نے واں لگایا
رسول اللہ نے تب کی یہ گفتار	نہ لایا یہ شجر کس واسطے بار	عمر نے اس حقیقت کو سنایا	یہ نخلہ ایک تھا میں نے لگایا
اکھاڑا آپ نے نخل عمر کو	لگایا اپنے ہاتھوں واں شجر کو	دکھایا دست معجز نے یہ اجلال	پھلا پھولا وہ نخلہ بس اسی سال

ح عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَعْنِیْ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ فَقَالَ کَانَ فِیْ ظَھْرِہٖ بَضْعَۃً نَاشِزَۃً

روایت ہے ابی نضرہ سے منقول	کہ فرماتا ہے یوں وہ مرد مقبول	کہ تھی جو بو سعید باسعادت	یہ اُن سے میں نے پوچھی تھی حقیقت
کہ حال خاتم حضرت بتاؤ	بیاں مہر نبوت کا سناؤ	جواب ایسا دیا اس خوش سیر نے	ندیم مجلس خیر البشر نے
کہ خاتم تھی میان پشت زیبا	کہ بضعہ ناشزہ ہے وصف جسکا	وہ بضعہ ناشزہ جو پشت پر تھا	نمایاں و ممیز سر بسر تھا

ح۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ نَاسٍ مِّنْ
اَصْحَابِہٖ فَدُرْتُ ھٰکَذَا مِنْ خَلْفِہٖ فَعَرَفَ الَّذِیْ اُرِیْدُ فَاَلْقَی الرِّدَآءَ عَنْ ظَھْرِہٖ فَرَاَیْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ
عَلٰی کَتِفَیْہِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَھَا خِیْلَانٌ کَاَنَّھَا الثَّآلِیْلُ فَرَجَعْتُ حَتّٰی اسْتَقْبَلْتُہٗ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ وَلَکَ فَقَالَ الْقَوْمُ اَسْتَغْفَرَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ
وَلَکُمْ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

روایت اب وہ ہوتی ہے قلمبند	کہ راوی جس کا ہو سرجس کا فرزند	رکھا تھا نام عبد اللہ اُس کا	سنو یہ قصہ دلخواہ اُس کا
بیاں کرتا ہے وہ احوال اپنا	کہ میں نزد رسول اللہ آیا	جناب شان رحمت اگمری تھی	میان مجمع اصحاب بیٹھی
فدرت ہکذا یعنی کہ ذرا	کیا یوں میں نے گرد پشت والا	ہوئے جب آپ اس معنی سے آگاہ	کہ تھی مہر نبوت کی مجھے چاہ
ردا پشت مبارک سے گرا دی	تو جائے مہر میں نے دیکھ پائی	ہوئی اس مہر کی مجھکو زیارت	کہ تھی وہ درمیان دوش حضرت
نمایاں مثل مشت دست خاتم	کچھ اک تل اس کے گرد اگرد باہم	تلونکی کی ہے شارح نے یہ تفصیل	سر پستان تھی گویا وہ ثالیل
پھرا پیچھے سے جب میں کرکے نظا	رسول اللہ کے آگے کو آیا	کہا میں نے تمہیں اللہ بخشے	کہا تجھکو بھی ہاں وہ مغفرت دے
کہی پھر قوم نے یہ بات مجھکو	دعا حضرت نے یہ فرمائی تجھکو	کہا میں نے کہ ہاں مجھکو دعا دی	تمہیں بھی تو بشارت ہے دعا کی
	پڑھی پھر میں نے از بہر حضرت	یہ استغفر لذنبک ساری آیت	

باب جو ہے بیان میں بال رسول اللہ

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اور گناہ بخشوا تو اپنی امت کے دمغفرت چاہ تو سب مومن مرد اور عورتوں کے واسطے

بحق لا مؤمنین اس ۱۲ سلام نبی ادعم

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نِصْفِ أُذُنَيْهِ

یہ کس کے شوق گیسو نے کیا کاتی کو دیوانہ
کہ ہر دم وجد کے عالم میں زنجیریں تڑاتا ہے

اب اُس موئے مبارک کا بیاں ہے
کہ موئے مشکبو خیر الورا کی

کہ رشک سنبل باغ جناں ہے
رسول اللہ محبوب خدا کی

انس نے زلف لیلائے سخن کو
بضعفے گوشہائے پاک تک کی

کیا اس طرح سے ہے عنبری بو
غرض یہ ہے کہ یونہی اُنسے دیکھی

غزل

کیا جاتا ہے نظر و بیں وہ عالم
کہ ان آنکھوں سے کاتی دیکھتے ہم

دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے
سر شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کرکے
قدم پاک کی گر خاک ہی ہم آجاتی
دشت طیبہ میں ترے ناقہ کے پیچھے پیچھے

گل نظارہ کو آنکھوں سے اٹھاتے جاتے
دل دیوانہ کو زنجیر بناتے جاتے
چشم مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے
دھجیاں جیب و گریباں کی اڑاتے جاتے
کاتی کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے

ہر سحر روئے مبارک کی زیارت کرتے
پائے قدسی ہی اٹھاتے نہ کبھی آنکھوں کو
خواب میں دولت بیدار ہی ملتی واگر
دست صیاد سے چھٹتے جو ہزاروں کی طرح
لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

داغ حرماں دل مجروح سے مٹاتے جاتے
روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے
بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے
چمن کوچۂ دلبر ہی کو جاتے جاتے

(۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ

یہ فرماتی جناب عائشہ ہیں
بھرا پانی کا ہوتا ایک برتن

کہ وہ محبوبہ خیر الورا ہیں
کہ ہوتا صرف بہر غسل دو تن
فرو تر یعنی نرمہ گوش سے تھی

بیاں کرتی ہیں وہ اس طرح کی بات
بیاں موئے مبارک کا کیا حال
کچھ اک دبچی مبارک دوش سے تھی

کہ کرتی ہیں غسل کرتی آپکے سات
کہ فوق جمہ دون الوفرہ تھی بال

(۳) عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ كَانَتْ جُمَّتُهُ تَضْرِبُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

براء فرزند عازب کی روایت

دکھاتی ہے ہمیں راہ ہدایت
کچھ لیسے موئے اطہر آپکے تھے

کہ تھے حضرت بہ بالائے میانہ
کہ نرمہ گوش تک ڈالے رہتے تھے

فراخی آنکی ما بین دو شانہ

(۴) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ يَبْلُغُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

قتادہ ایک راوی معتبر ہے	انس سے اسکو استاد خبر ہے	کہا اسنے کہا میں نے انس سے	کہ تھے فرق تھی حضرت کیسے
انس نے یہ کیا اظہار احوال	نہ تھے جولید مطلق آپکے بال	کہوں سیدھے بھی تو سیدھے کہاں تھے	خمی وراستی کے درمیاں تھے
	نہ تھے سبط رسول اللہ کے بال	بہ نرمہ گوش یعنی وقت رسال	

۵ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا مَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ

ابوطالب کی بیٹی ام ہانی	بیاں کرتی ہیں باصاق زبانی	کہ روز فتح مکہ جبکہ آئے	ہمارے یہاں نبی تشریف لائے
	کیا تھا سے سر کو چار گیسو	کہ تھے بافید اسدن آپکے مو	

۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ

انس سے اور ہے منقول یہ حال	کہ بالتحقیق تھے یوں آپکے بال	کہ نصف گوشہائے پاک تک تھے	بگوش صاحب لولاک تک تھے

۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

یہاں سے ہے بیان ابن عباس	بیان دُرفشان ابن عباس	کہ تھی عادت یہ محبوب خدا میں	سدل کرتے تھے حضرت ابتدا میں
سدل یہ تھا کہ یعنی بال سر کے	جبیں و پشت پہ پڑتے بکھر کے	وہاں تھے مشرکان زشت تدبیق	کہ کرتے تھے وہ موئے سر میں تفریق
دو حصہ کرکے یعنی موئے سر کو	جدا کر دیتے تھے ادہر ادہر کو	وہاں اہل کتاب انکے روئے ترجیل	کیا کرتے تھے موئے سر میں تسدیل
محبت بھی رسول اللہ رکھتے	موافق ہونے میں اہل کتب سے	نہ تھا جس چیز میں کچھ حکم آیا	کیا کرتے تھے حضرت سات انکا
پھر اسکے بعد تھا یہ آپکا حال	کئے دو حصے فرق پاک کے بال	نکالی مانگ یعنی موئے سر میں	جدائی کی عیاں شام و سحر میں

۸ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا ضَفَائِرَ أَرْبَعٍ

مجاہد نام ہے جو ایک راوی	یہ اُس نے ام ہانی سے خبر دی	کہ بنت عم حضرت نے کہا ہے	جو دیکھا اپنی آنکھوں ماجرا ہے
بیاں کرنے میں احوال غدائر	کہ تھے وہ صاحب اربع ضفائر	جناب مصطفےٰ نے موئے سر کو	کیا تھا چار گیسو بافتہ ہو

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرَجُّلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ

طریقہ آپکا تھا جسطرح کنگھی کے کرنے میں | حدیثیں ترمذی اس باب میں ایسی ہی لاتا ہے

کروں کیا وصف ام مومناں کا | جناب عائشہ صادق زباں کا | کہ عروہ سے نہ امر دیں چھپایا | صریحا مسئلہ اسکو بتایا
کہیں در حالت عذر زمانہ | کیا کرتی سر حضرت پہ شانہ

٢ حٓ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰى كَاَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔

انس کا کیا کلام جانفزا ہے | کہ وہ خادم جناب پاک کا ہے | بیان کرتا ہے عادات نبی کو | خوش آتا ہے بہت یہ ذکر جی کو
رسول اللہ کی ایک ایک عادت | ہمارے واسطے ٹھہری عبادت | یہ عادت بھی ہوئی وارد خبر میں | کہ روغن ڈالتے تھے آپ سر میں
انھیں خوب تھی روغنکی کثرت | بہت محبوب تھی روغن کی کثرت | یہ بھی حضرت کی خوئے جاوداں | محاسن میں کیا کرتے تھے شانہ
رکھا کرتے تھے کپڑا ایک سر پر | کہ جس سے پونچھتے موئے معنبر | جو بالوں سے گزر جاتا تھا روغن | وہ کپڑا جذب کر لاتا تھا روغن
یہ باعث کثرت دہن کا تھا | وہ کپڑا ثوب زیّاتاں ہوا تھا

٣ حٓ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِيْ انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ

ہوا منقول ام مومناں سے | جناب عائشہ صادق زباں سے | کہ رکھتے دوست تھے حضرت یمیں کو | بہت کاموں میں ہمت رستیں کو
یمیں سے ابتدا کرتے وضو میں | یمیں سے شانہ کرتے آپ مو میں | یمیں سے ابتدا غسل کرتے | یمیں سے کفش میں وہ پانو دھرتے

٤ حٓ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

یہ عبد اللہ کیا نیکو سیر ہے | کہ یار صحبت خیر البشر ہے | کہا اسنے کہ حضرت نے ہی کی | نہی یعنی یہ حضرت نبی کی
کہ کنگھی ہو نہ شغل جاودانہ | کریں ہاں ایکدن کے بعد شانہ

٥ حٓ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ غِبًّا

حمید عبد رحمن نے کہا ہے | کہ ایسے شخص سے میں نے سنا ہے | کہ حضرت کی اسے صحبت تھی حاصل | بیاں کرتا تھا یوں وہ مرد ناقل
کہ تحقیق عادت آپکی تھی | وہ کرتے ایکدن کے بعد کنگھی

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سفیدی موئے مبارکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

١ حٓ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْئًا فِیْ صُدْغَيْهِ وَلٰكِنْ اَبُوْبَكْرٍ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ شَيْئًا

بیان شانہ و تدہین ہو تو ہو چکا کافی
اب آگے آپ کی پیری کا بیان کو آتا ہے

قتادہ ایک مرد متقی ہے — انس سے یہ روایت اُنھی کی ہے
کہا اُنسے انس سے ہم نے پوچھا — خضاب بھی حضرت نے کیا تھا
انس بولے نہ پہنچی تھی یہ نوبت — کہ کرتے رنگ بھی بالوں میں حضرت
سوا اسکے نہیں ہے جو بنی میں — سپیدی کچھ نا یا کنپٹی میں
ولیکن حضرت بوبکر صدیق — کہ ہو راضی خدا اُس سے بہ تحقیق
انھوں نے یوں خضاب کیا تھا — کہ وہ رنگ حنا و کتم کا تھا

ح ۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا عَدَدْتُ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحْيَتِهٖ اِلَّا اَرْبَعَ عَشَرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

انس سے ہمکو اک اُنکی ملی ہے — عجب وہ واقف حال نبی ہے
بیاں کرتا ہے وہ ایسی روایت — عیاں ہے جس سے انداز محبت
کہ یعنی جبکہ بالوں میں سپیدی — جناب سرور عالم کے آئی
کیا میں نے جو گننے کا ارادہ — نہ پائے بال چودہ سے زیادہ
سر و ریش مبارک میں سپیدی — جو کی تعداد میں نے اسقدر تھی

ح ۳ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ اِذَا دَهَنَ رَاْسَهٗ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْبٌ وَاِذَا لَمْ يَدْهَنْ رُئِیَ مِنْهُ

سماک حرب یوں راوی ہوا ہے — کہ میں نے ایسا جابر سے سنا ہے
کہ پوچھا پوچھنے والے نے ان سے — کہ حال پیری حضرت بتا دے
کہا جابر نے سائل سے کہ سن لے — کہ جب تیل ہی تھے وہ سر میں کرتے
نہ آتی تھی سپیدی کچھ نظر میں — کہ کتنے بال ہیں حضرت کے سر میں
جو ہوتا اتفاق ایسا بھی اُنکو — کہ بے تدہین رہتے آپکے مو
تو ہوتی تھی سپیدی صاف ظاہر — بفرق پاک بس شفاف ظاہر

ح ۴ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

کیا آگاہ نافع نے خبر سے — خبر سنی ابن عمر سے
کہ گنتے تھے سوا اسکے نہیں حال — کہ کھلتا یہ آپکی پیری کا احوال
کہ یعنی اُنکو جب آئی سپیدی — قریب بیس ہو پائی سپیدی

ح ۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَيَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

فقیہ ہیں علم میں ابن عباس — نبی کے ابن عم ہیں ابن عباس
بیاں کرتے ہیں احوال تحقیق — کہ یار غار وہ بوبکر صدیق
جناب سرور عالم سے بولے — وہ یعنی ایک درد و غم سے بولے
کہ یا حضرت نبی اللہ اب تو — بڑھاپا آگیا تحقیق تم کو
جواب اُنکو دیا حضرت نے فی الحال — کیا تفصیل سے ارشاد یہ حال
بنایا مجھکو سورہ ہود نے پیر — کیا ہے ہول الواقعہ نے دلگیر
امور مرسلات و سورہ عم — دکھاتے ہیں مجھے پیری کا عالم
کہوں کیا حال شمس کورت کا — کہ جسکے ہول سے آیا بڑھاپا

۶ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ نَرَاکَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَاَخَوَاتُھَا

روایت کر گیا ہے بوجحیفہ	ہمارا رہنما ہے بوجحیفہ	بیاں کرتا ہے وہ شیریں عبارت	کہ یاروں نے کہا یوں پیش حضرت
کہ یعنی دیکھتے ہیں ہمکو جو ہم	عیاں ہے آپ پر پیری کا عالم	کیا ارشاد ختم الانبیاء نے	جواب ایسا دیا خیر الوریٰ نے
	کہ سورہ ہود اور بہنوں نے اکی	دکھایا مجکو یہ ہنگام پیری	

۷ عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ التَّیْمِیِّ تَیْمِ الرِّبَابِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعِیَ ابْنٌ لِّیْ قَالَ فَاُرِیْتُہٗ فَقُلْتُ لَمَّا رَاَیْتُہٗ ھٰذَا نَبِیُّ اللّٰہِ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَہٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاہُ الشَّیْبُ وَشَیْبُہٗ اَحْمَرُ

ابی رمثہ بیاں کرتا ہے ایسا	کہ میں جو آپ کے نزدیک آیا	مرا بیٹا تھا میرے ساتھ اس دم	کہ دکھلائے گئے سردار عالم
کہا بس میں نے جس دم اکو دیکھا	نبی اللہ ہٰذا بے محابا	رسول اللہ کے اس وقت تن پر	وہاں ملبوس تھے دو ثوب اخضر
ہری پوشاک یعنی زیب تن تھی	بیاں ہوتی نہیں خوبی بدن کی	یہ کس پاکیزہ تن کا ذکر آیا	کہ ہجر روح کے دل نے جوش کھایا
نہ دیکھا آہ اُس زیبیدہ تن کو	ہری پوشاک میں رشک چمن کو	نہ دیکھی آہ صورت مصطفیٰ کی	رہی محشر تلک حسرت یہ باقی
بس اب ہے کافی چھوڑنا کام	کہ پہنچے قول راوی بھی باتمام	بیاں کرتا ہے راوی حال مو کو	نبی کے موئے اطہر مشکبو کو
کہ تھا اُن پر نمایاں شیب کا حال	مگر سرخی لیے تھے آپ کے بال	ہوا ثابت باندازِ سپیدی	کہ وہ سرخی تھی آغاز سپیدی

۸ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قِیْلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ اَکَانَ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ قَالَ لَمْ یَکُنْ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِہٖ اِذَا ادَّھَنَ وَارَاھُنَّ الدُّھْنُ

سماک حرب سے ہے قول منقول	کہ جابر یوں ہوا ایک مسئول	کسی سائل نے پوچھا یعنی اس سے	کہ فرق پاک میں خیر الوریٰ کے
ہوئی تھی کچھ بھلا پیری نمودار	غرض یہ ہے کہ کر مجھ کو خبردار	جواب ایسا دیا جابر نے اس کو	نہ تھے ایسے تو سر میں آپ کے مو
مگر تھے اُنکی فرق میں کچھ ایک بال	کہ تھا اُن پر عیاں اس طرح کا حال	کیا کرتے مگر تدہین جس دن	سپیدی کو چھپا لیتی تھی تدہین

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"یہ باب ہے خضاب کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں"

۱ عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنٍ لِّیْ فَقَالَ ابْنُکَ ھٰذَا فَقُلْتُ نَعَمْ اَشْھَدُ بِہٖ قَالَ لَا یَجْنِیْ عَلَیْکَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْہِ قَالَ وَرَاَیْتُ الشَّیْبَ اَحْمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا اَحْسَنُ شَیْءٍ رُوِیَ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ وَاَفْسَرُ لِاَنَّ الرِّوَایَاتِ الصَّحِیْحَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَبْلُغِ الشَّیْبَ

ارادہ ہے جو لکھنے کا مضامینِ خضابی کے ... تو اب کاتی قلم بھی شاخِ مہندی سے بنا ہوا

ابو رمثہ کی رنگین روایت ... کہ آیا میں ہے ہو ختمِ رسالت
مرا فرزند تھا ہمراہ میرے ... کہ فرمانے لگے یوں آپ مجھے

یہ بیٹا ہے ترا میں نے کہا ہاں ... گواہی کا ہوں اس پہ ہے خدا ہاں
جواب ایسا دیا پھر اور اس نے ... جنابِ شافعِ روزِ جزا نے

خیانت یہ کرے تجھ پر نہ ہر چند ... نہ ہوے تو بھی خائن بہر فرزند
کہا راوی نے بس میں نے جو دیکھا ... نمایاں شیبِ احمر آپ کا تھا

یہاں کی ترمذی نے ایسی تحریر ... کہ ہے اس باب میں احسن یہ تقریر
مگر ہے اور روشن تر روایت ... کہ پیری کو نہیں پہنچے تھے حضرت

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ سُئِلَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

یہ پوچھا بو ہریرہ سے کسی نے ... کیا تھا کیا خضاب ہو کسی نے
جواب اس طرح کا سائل نے پایا ... کہ حضرت نے خضاب ہے کیا تھا

(۳) عَنِ الْجَهْدَمَةِ امْرَأَةِ بَشِیْرِ بْنِ الْخَصَاصِیَةِ قَالَتْ اَنَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِهٖ یَنْفُضُ رَأْسَهٗ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَبِرَاْسِهٖ رَدْعٌ اَوْ قَالَ رَدْغٌ مِنْ حِنَّاءٍ شَكَّ فِیْ هٰذَا الشَّیْخُ

ہوئی مروی روایت جہدمہ سے ... بشیر خوش خبر کی اہلیہ سے
کہا اس نے کہ حال اس طرح کا تھا ... رسول اللہ کو یوں میں نے دیکھا

نکلتی تھی جناب پاک کے گھر سے ... وہ تھے فرق مبارک کو جھٹکتے
جھٹکتے تھے وہ اپنے موے سر کو ... کہ آپ غسل سے تھے تر بتر مو

لگی کچھ چیز تھی بر فرق والا ... کہ ہوتا تھا اثر جسکا ہویدا
کہا راوی نے یا رنگ حنا ہے ... اثر فرق مبارک پر تھا یعنے

(۴) عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَأَیْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا قَالَ حَمَّادٌ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ قَالَ رَأَیْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَخْضُوْبًا

انس کہتا ہے دیکھا میں نے حال ... رسول اللہ کا مخضوب تھا بال
بیان کرتا ہے یہاں یہ بات حماد ... کہ عبد اللہ سے ہے اسکو اسناد

وہ راوی یوں خبر دیتا ہے ہمکو ... انس کے پاس دیکھا آپکا مو
غرض یہ ہے کہ تھا مخضوب وہ بال ... بیان کرتا تھا عبد اللہ یوں حال

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ كُحْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سرمہ لگانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں ۵ حدیثیں ہیں

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ یَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَیْلَةٍ ثَلٰثَةً فِیْ هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِیْ هٰذِهٖ

ہوا ثابت حدیثوں سے جو وصف سرمۂ اثمد ... تو اب ہم کو بھلا کحل جواہر کب خوش آتا ہے

عبد اللہ سے وارد خبر ہے ... ہمارے واسطے نورِ بصر ہے
بیان کرتے ہیں حضرت کی زبانی ... کہ دو آنکھوں میں سرمہ اصفہانی

کہ بس تحقیق وہ سرمہ بانساں
بیاں کرنے میں یکی ابن عباس

بصارت کے تئیں کرتا ہی تاباں
کہ تھی اک سرمہ دانی آپکے پاس
دیا کرتے تھے میل سرمہ حضرت

وہ سرمہ موئے مژگاں ہے جماتا
اسی سے آپ لیتے تھے سرمہ
ہر اک چشم مبارک میں سہ کرت

بہت نور نظر کو ہے بڑھاتا
ہمیشہ رات کو دیتے تھی سرمہ

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکتحل قبل ان ینام بالاثمد ثلثا فی کل عین وقال یزید بن ہارون فی حدیثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ مکحلۃ یکتحل منہا عند النوم ثلثا فی کل عین

کہا عباس کے دانا پسر نے
یہ تھا ہنگام خفتن آپکا معمول
محدث ہے یزید ابن ہارون

خبر جان اخبار و سیر نے
کہ پیش از خواب کرتے چشم کو ل
ادا اسنے کیا یہ او رمضمون
لگا لیتے تھی میل سرمہ بھر کر

کہ یعنی آپ جب سونے کو آتے
ہر اک چشم منور میں سہ کرت
کہ تھی اک سرمہ دانی از پئے حضرت
مکرر تین تین آنکھوں کے اندر

مبارک چشم میں سرمہ لگاتے
لگاتے سرمہ اثمد کو حضرت
اسی سے آپ وقت استراحت

(۳) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالاثمد عند النوم فانہ یجلو البصر وینبت الشعر

کہا ہے جابر روشن بیاں نے

کہ فرمایا رسول انس و جاں نے
کیا کرتا ہے روشن وہ بصر کو

کہ لازم سرمہ اثمد کو جانو
جماتا ہے وہ سر مژہ کے مو

رہو دیتے بوقت خواب مانو

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر

سنو اب یہ کلام ابن عباس
کہا یعنی یہ چشم عرب نے
ضیا نور نظر کو اس سے حاصل

کہ ہیں وہ علم دیں میں افقہ الناس
جناب مصطفےٰ محبوب رب نے

رسول اللہ کے بھائی چچا زاد
کہ اثمد بہترین توتیا ہے

زبانی آپ کی کرتے ہیں ارشاد
تمہارے واسطے کحل صفا ہے
نمود موئے مژگاں اس سے کامل

(۵) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر

خبر منقول ہے ابن عمر سے
کہ یعنی تم یہ میری بات مانو

ندیم مجلس خیر البشر سے
سدا اثمد کو تم لازم ہی جانو
نظر بانی ہے بس تائید اس سے

کہا فرزند یار مصطفےٰ نے
کہ یہ تو اس طرح کا توتیا ہے
مژہ کے واسطے تاکید اس سے

کہ فرمایا رسول مجتبےٰ نے
بصر کے واسطے جیسے جلا ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي لِبَاسِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان لباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں ۱۳ حدیثیں ہیں

حدیث ۱ — عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ

کہوں کیا حبذا عالم لباس مصطفائی کا ۔ یہ چرچا عاشقوں کے پیراہن تک آڑتا ہے

زبان خامہ یہاں شیخ بیدہ سری ۔ کہ ذکر کسوت خیر البشر ہے ۔ یہ کس پوشاک کا مذکور آیا ۔ کہ مشتاقوں کے دل نے جوش کھایا

یہ حضرت ام سلمہ کی روایت ۔ دل صد چاک کو دیتی ہے راحت ۔ کہ حضرت کو یہی پوشاک تن ہے ۔ محبت تھی زیادہ پیرہن سے

حدیث ۲ — عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ

لکھا راوی نے اسما کی زبانی ۔ کہ تھی اس طرح فرماتی وہ بی بی ۔ بیان آستین پیراہن میں ۔ یہ کی تھی گوہر افشانی سخن میں

کہ حد آستین حضرت نبی کی ۔ بحد بند دست پاک تک تھی

حدیث ۳ — عَنْ قُرَّةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ لِنُبَايِعَهٗ اِنَّ قَمِيْصَهٗ لَمُطْلَقٌ اَوْ قَالَ زِرُّ قَمِيْصِهٖ مُطْلَقٌ قَالَ فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهٖ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ

بیاں کرتا ہے قرہ حال اپنا ۔ کہ میں ہمراہ کچھ لوگوں کے آیا ۔ ہوا حاضر حضور با صفا میں ۔ جناب مستطاب مصطفا میں

مزینہ سے ہم آئے جو انکے ہمراہ ۔ انھیں کے ساتھ میں آیا باخلاص ۔ ہوئے تھے اس لئے ہم آکے موجود ۔ رسول اللہ کی بیعت تھی مقصود

بتحقیق بیاں یہ ماجرا تھا ۔ قمیص سرور عالم کھلا تھا ۔ کھلا تھا یا کہ پیراہن کا تکمہ ۔ کہا تشکیک کا راوی نے کلمہ

بہر صورت یہ ہے مطلب ہویدا ۔ کہ تھا اس دم گریباں آپکا وا ۔ میں لایا ہاتھ کو اپنے بڑھا کے ۔ گریباں میں قمیص مصطفا کے

دیا بوسہ بروئے خاتم پاک ۔ ہوا یعنی باین دولت شرفناک ۔ یہاں مشتاق کو رقت کی جا ہے ۔ مقام رشک ہے حسرت کی جا ہے

بھلا کاہی نہ کیونکر جوش کھاوے ۔ کہ دست غیر یہ دولت اڑاوے

غزل

سنا جب دست غیر آیا وہاں چاک گریباں ۔ نظر یہاں غیرت الفت کی تاب لا نہ سکی ۔ یہ سنکے مسکرانے کا تصور لبیں آیا تھا ۔ کہ بجلی طور کی سی رات بھر گرتی ہی جاتی

تکلف برطرف یہ تیری دیوانہ کا عالم ۔ کہ جانا وجد کے عالم میں سب خار بیاباں ۔ دکھائی تیرہ بختی نے نہایت ظلمت فرقت ۔ نظر کرا بتو اور شکستہ شام غریباں

قفس میں ہم اسیر تھا بعین اہل بکائی ۔ کھلا دی دیدۂ امید تک لطف دل

حدیث ۴ — عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَلَيْہِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ

انس کرتا ہے یہاں ایسی روایت ۔ کہ باہر آئے تھے ختم رسالت ۔ وہ اس انداز سے تشریف لائے ۔ کہ تھے تکیہ اسامہ پر لگائے

اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا
رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا
جناب پاک کے اُس وقت تن میں
لپٹا تھا جامہ قطری بدن میں
چھپا تھا اُس میں اُنکا جسم والا
تن والا پہ تھا وہ ثوب زیبا
پھر اس کے بعد ہوتا ہی یہ اثبات
پڑھی ملکر نماز اصحاب کے ساتھ

ح ۵ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ

روایت ہے ابی نضرہ سے جو ہی
کہ وہ راوی لقب ہے جنکا خدری
بیاں مجھ سے کیا اُس متقی نے
محدث معتبر یار نبی نے
کہ تھے حضرت بایں عادت انکو
کہ جب کرتے نئے کپڑے کو ملبوس
جدا ہر ثوب تن کا نام لیتے
ردا و پیرہن کا نام لیتے
بیاں کرتے جناب نیک فرجام
عمامہ کا زبانِ پاک سے نام
غرض یہ ہے کہ جو کپڑا پہنتے
اسی کا نام لیتے تھے زباں سے
پھر اسکے بعد فرماتے کہ یا رب
تجھے مخصوص ہے حمد و ثنا سب
مجھے پوشاک یہ جیسے پہنائی
بیاں کس طرح ہو حمد الٰہی
سوال تجھ سے کرتا ہوں خدایا
میں اس کپڑے کی خیر و عافیت کا
ہو جس خیر خاطر یہ تیار
الٰہی ہو وہ خیر اس میں نمودار
اماں دے اس سے کن شر سے الٰہی
بچا لینا ضرر سے یا الٰہی
بچا اُس شر سے جو اِسمیں رکھا ہے
ویا تیار یہ شر سے ہوا ہے

ح ۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُہُ الْحِبَرَۃَ

انس فرزند مالک کا کہا ہے
لباس پاک کا جو ماجرا ہے
کہ تھا محبوب حضرت کو زیادہ
تمامی کسوت والا سے حبرہ
بہت حبرہ پہننے کر کے محبوب
نہایت اس کو رکھتے آپ مرغوب
مگر تفسیر میں حبرہ کے کافی
ہوئے ہیں مختلف آپس میں راوی
کوئی کہتا ہے یہ شایاں سخن ہے
غرض اس سے مگر برد یمن ہے
کوئی کہتا ہے یہاں یہ بات ہے خوب
کہ ہے حبرہ سے رنگ سبز مطلوب

ح ۷ عَنْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَرِیْقِ سَاقَیْہِ قَالَ سُفْیَانُ اُرَاھَا حِبَرَۃً

کلام بوجحیفہ معتبر ہے
کہ وارد بیشتر اس سے خبر ہے
بیاں کرتا ہے احوال نبی کو
کہ دیکھا میں نے یوں حال نبی کو
یہ تھا انداز محبوب خدا کا
بدن میں حلہ حمرا کھبا تھا
مری نظروں میں ہے گویا وہ عالم
کہ تھا ساق نبی سے نور توام
کیا سفیان راوی نے اشارہ
کہ مجھ کو یہاں گمان ہوتا ہے ایسا
کہ جس حلہ کی یہ تعریف کی ہے
وہ حلہ حبرہ حضرت نبی ہے

ح ۸ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ اَحْسَنَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَتْ جُمَّتُہٗ لَتَضْرِبُ قَرِیْبًا مِّنْ مَّنْکِبَیْہِ

ابی اسحق نے کی دُرفشانی
کہ تھی یہ ابن عازب کی زبانی
برا ابن عازب کہہ رہا تھا
کہ میں نے ایک بھی ایسا نہ دیکھا

کہ یعنی اس طرح کا وہ لباس ہو	لباس سرخ میں زیبندہ تر ہو	غرض دیکھا تو دیکھا مصطفٰے کو	بخوبی طاق محبوب خدا کو
کہوں کیا حال خمرا کا عالم	تن زیبا پہ جو زیبا تھا اس دم	وہ گیسو دوش پر جو آرہے تھے	بہار تازہ تر دکھلا رہے تھے

غزل

رہے حسرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا			سر زلف معنبر کو نہ دیکھا
نہ پوچھو کشتۂ دیدار کا حال	فروغ عارض گلبو نہ دیکھا	رہے اکثر کف افسوس ملتے	کہ اُن ہاتھوں کا دستنبو نہ دیکھا
ہزاروں کے تڑپنے کا تماشا	قفس میں تونے او گلرو نہ دیکھا	بھلا کیجئے کہ کیا دیکھا جہاں میں	اگر کافی نے یہاں تم کو نہ دیکھا

۹ عن اَبِی رِمْثَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ

ابی رمثہ بیاں کرتا ہے ایسا	روایت کو رواں کرتا ہے ایسا کہ دیکھا میں نے ختم انبیا کو	ہری رنگت کی ہے اوڑھے چادریں دو

۱۰ عَنْ قَیْلَۃَ بِنْتِ مَخْرَمَۃَ قَالَتْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ اَسْمَالُ مُلَیَّتَیْنِ کَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتْہُ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ طَوِیْلَۃٌ

روایت ہے زبان قیلہ سے	سنا راوی نے بنت مخرمہ سے	وہ مستورہ بیاں کرتی ہے ایسا	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
نظر یعنی جو کی حضرت کے تن پر	تو تھے دو جامہ کہنہ بدن پر	عیاں یہ بھی ہوا اسکے بیاں سے	کہ رنگیں تھی وہ رنگ زعفراں سے
مگر کچھ رنگ کم ہوتا چلا تھا	کہ اسکے رنگ کو عرصہ ہوا تھا	طوالت اس خبر میں بیشتر ہے	لکھا راوی نے یہاں مختصر ہے

۱۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْبَیَاضِ مِنَ الثِّیَابِ لِیَلْبَسْہَا اَحْیَاءُکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْہَا مَوْتَاکُمْ فَاِنَّہَا مِنْ خِیَارِ ثِیَابِکُمْ

مبین اس خبر کے ابن عباس	بیاں کرتے ہیں حال افضل الناس	کہ یہ ارشاد ہے خیر الوریٰ کا	کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا
یہ لازم ہے لباس اسکا بناؤ	غرض ملبوس تن اس کو بناؤ	برائے زندگاں تزئین اسی سے	کرو مُردوں کی بھی تکفین اسی سے
	کہ بالتحقیق یہ کپڑا بھلا ہے	تمہارا بہترین جامہ ہے	

۱۲ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوا الْبَیَاضَ فَاِنَّہَا اَطْہَرُ وَاَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْہَا مَوْتَاکُمْ

بیاں فرزند جندب نے کیا ہے	کہ یہ ارشاد ختم انبیا ہے	کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا	کہ بے تحقیق یہ تو پاک تر
	کہا ہے اور یہ حضرت نبی نے	کہ اسمیں دو کفن مُردوں کو اپنے	

۱۳ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاۃٍ وَعَلَیْہِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ ا

کہا محبوبۂ محبوب رب نے	جناب عائشہ صاحب ادب نے	کہ نکلے جب حرم فخر دو عالم	حبیب خاص حق ذات اکر

ہوئے سطر سے اس دن برآمد | کہ اوڑھے تھے کلیم موئے اسود

۱۴ خ عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ

ہوا ثابت باسنادِ مغیرہ | کہ حضرت نے کیا ملبوس جبہ | وہ جبہ صنعت رومی میں تھا | غرض یہ ہے کہ وہ تنگ آستیں تھا
ہوا وارد مگر یہ بھی خبر میں | کہ اس جبہ کو پہنا تھا سفر میں

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَيْشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے گزران رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اس میں ۲ حدیثیں ہیں

۱ خ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِيْ اَحَدِهِمَا فَقَالَ بَخْ بَخْ يَتَمَخَّطُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيْءُ الْجَائِيْ فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلٰى عُنُقِيْ يُرٰى اَنَّ بِيْ جُنُوْنًا وَمَا بِيْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ

خبر عیش رسول اللہ کی کانی سناتا ہے | نفیر دل منعموں کو صابر و شاکر بناتا ہے

محمد ابن سیرین تابعی ہے | بیاں کرتا یہ حال واقعی ہے | کہ بیٹھے بوہریرہ پاس ہم تھے | یہ حالت دیکھتے اُسکی ہم تھے
کہ تھے قسم کتانی پارچے دو | کیا رنگین گل احمر سے انکو | غرض اوڑھے ہوئے ثوب رنگین | جلیس بزم تھا باعز و تمکین
بسبب اتفاق ناگہانی | ہوئی معلوم بینی میں گرانی | کنارہ ثوب رنگین کا اٹھایا | صفائی کے لیئے بینی پہ لایا
غرض اس مقتدا نے ساتھ بینی | جو بینی صاف کی پوشاک تن سے | پھر اس کے بعد وہ یار پیمبر | کہے تھا لفظ بخ کو مکرر
کہ تو نے بوہریرہ یہ کیا کیا | کہ بینی پاک یہ جامہ بنایا | قسم کھاتا ہوں میں اپنے خدا کی | کہ میں نے یہ حقیقت اپنی دیکھی
رسول اللہ کا منبر اُدھر تھا | ادھر حجرہ تھا حضرت عائشہ کا | ضعیفی سے جو غش میں آ گیا میں | میان حجرہ و منبر گرا میں
پڑا تھا غش کی حالت میں مکرر | جو آنے والے آتے تھے وہاں پر | مری گردن پہ رکھتے تھے قدم کو | سمجھتے تھے مگر دیوانہ ہم کو
بھلا مجھکو کہاں دیوانگی تھی | مرے اوپر تو شدت بھوک کی تھی | عزیزو غور کرنے کی یہ جا ہے | فقط قصہ نہ یہ صحاب کا ہے
رسول اللہ نے بھی اس جہاں میں | اٹھائی کیا نہ سختی امتحاں میں | کہوں کیا آہ یوں حضرت نبی نے | گزارے بیشتر دو دو مہینے
ہوئی روشن نہ گھر میں آگ اصلا | رہی ایسی ہی تکلیف دنیا

خ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ قَالَ مَالِكٌ فَسَاَلْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّفَفُ قَالَ اَنْ يَتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ

روایت مالک دینار سے ہے | کہ یہ بھی راوی اخبار سے ہے | کہا اُس نے جناب مصطفیٰ نے | شفیق رمز شاہ و گدا نے
نہ روٹی سیر ہو کر نہار کھائی | نہ ہرگز لحم سے سیری اٹھائی | رسول اللہ کو لیکن ضفف پر | ہوا کرتی تھی یہ حالت میسّر
وہی راوی ہے اب آگے یہ کہتا | کہ میں نے ایک اعرابی سے پوچھا | کہ ہے لفظ ضفف کس چیز کا نام | جواب اُس نے دیا مجھ کو بانجام
کہ کہتے ہیں ضفف اس کو مقرر | کہ کھانا کھائیے لوگوں میں مل کر

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ خُفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان موزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ اور اس میں ۱۲ بارہ حدیثیں ہیں۔

(۱) عَنْ اِبْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّجَاشِیَّ اَھْدٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ اَسْوَدَیْنِ سَاذَجَیْنِ فَلَبِسَھُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَیْھِمَا

بیان موزہ ہوا ذکر نعلین مبارک ہو | غرض ہم خاکساروں کو یہی جچا خوش آیا

بیان موزہ خیر البشر ہے | یہاں راوی بریدہ کا پدر ہے | پدر کی اپنے کہتا ہے وہ گفتار | نجاشی تھا جو وہ حبشہ کا سردار
بطور ہدیہ اک موزے کے جوڑے | رسول اللہ کو تحفے لے کے بھیجے | ہوا ثابت کہ اُن موزوں کی رنگت | سیاہ محض تھی دونوں کی رنگت
پہنکر اُن کو ختم انبیا نے | کیا پھر جو وضو خیر الوریٰ نے | غرض فارغ ہوا ارکان کر کے | کیا پھر مسح اُن پر دست کر کے

(۲) عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ قَالَ الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اَھْدٰی دِحْیَۃُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ فَلَبِسَھُمَا وَقَالَ اِسْرَائِیْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّۃً فَلَبِسَھُمَا حَتّٰی تَخَرَّقَا لَا یَدْرِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَکِیٌّ ھُمَا اَمْ لَا

بیاں کرتا ہے شعبی یہ روایت | کہ ہے اُس کو مغیرہ سے سماعت | مغیرہ نے کہا دحیہ کا احوال | کہ جوڑی اُس نے کی موزوں کی ارسال
حضور پاک میں جب آئے موزے | مشرف پاؤں سے فرمائے موزے | غرض ہدیہ ہوا دحیہ کا مقبول | دیا عامر نے لیکن اس جگہ طول
کہ دو موزے جو تھے جبہ بھی بھیجے | مگر جبہ بھی تھا ہمراہ آئے | کیا وہ پیرہن حضرت نے ملبوس | دیا موزوں کو اعزاز قدمبوس
کیا یہ بھی رقم راوی نے احوال | کہ اُن موزوں نے پایا تھا یہ جلال | وہ پہنا تک کہ پارہ پارہ تھے | کہ ہو کر مندرس ٹکڑے ہوئے تھے
یہاں راوی نے کی ہے یہی تقریر | کہ اُن موزوں کا کچھ احوال تطہیر | نجانا آپ نے با حال ظاہر | کہ ہیں یہ غیر طاہر یا کہ طاہر
بھلا کافی کو سنکر یہ حقیقت | نہ آوے کس طرح سے رشک و حسرت | کہ یہ تو یہاں رہے محروم و مایوس | وہاں ہوں موزہ چرمی قدمبوس

غزل

امید بوسہ پائے نبی میں | رہی کیا کیا نہ حسرت اپنے جی میں
بجائے کفش پا میں کاش ہوتا | یہی کہتا ہوں ہر دم بیکلی میں | رسول اللہ کے اوصاف و اخلاق | پڑھے جیسے کتابیں مذہبی میں

ہوا ثابت نہ ہوگا شل اُن کے ملک جن و بشر حور و پری میں قدِ عالی سے کچھ نسبت نہ پائی صنوبر سرو شمشاد و سہی میں
سُنا تھا ماجرائے شعلۂ طور دکھایا اُسنے یہ عالم ہنسی میں نکل جائے تمامی دل کی حسرت اگر مرجائیے اُسکی گلی میں
کہوں کیا حال کاتبِ مصنوع پھنساہے جب سے دام بیکسی میں رلاتا ہے اُسے سی شوق ہائی تڑپتا ہے امیدِ مخلصی میں

۳ ح عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ۔

قتادہ نے انس سے آکے پوچھا کہ تھا کیا طرز نعلین نبی کا لکھا اُس خادم حضرت نے احوال کہ نعلین مبارک کا تھا یہ حال
ذوالِ چرم بھی ہر نعل میں دو مرتب یوں کیا تھا کفش پا کو

۴ ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا

سُنو کیا نے بیان ابن عباسؓ کہ رہتے تھے بہت وہ آپکے پاس انھوں نے حال نعلین نبی کا کیا ہی اسجگہ مذکور ایسا
کہ تھی اس طرح کی ترکیب نعلین کہ تھے تعبیہ اُسپر دوالین

۵ ح عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس کو جو محبت آپ سے تھی نہ وہ اُلفت اُسے اب آپ کی تھی یہ تھا عین محبت کا تقاضا کہ نعلین مبارک کو رکھا تھا
محدث ہے جو عیسیٰ ابن طہمان رقم کرتا ہے اس وداد کو لے کہ تھا وہ جو انس مالک کا بیٹا ہمارے پاس حضرت نعل لایا
اثر اُنپر عیاں تھا کہنگی کا نہ موئے پوستین باقی رہا تھا دوالین جن میں اُسپر جو لگی تھیں ہوا محسوس یہ دو لگی تھیں
یہاں کرتا ہی عیسیٰ یہ بھی گفتار کہ مجھ پھر کیا ثابت نے اظہار ر . . اظہار کی اس طرح سے ط کہ یہ ثابت باسناد انس ہی
کہ یعنی جو انس کے پاس دیکھیں یہ نعلین رسول اللہ کی تھیں

۶ ح عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ اِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا

روایت ہی عبید ابن جریج سے کہ اُسنے یہ کہا ابن عمر سے کہ دیکھا میں نے یہ احوال تیرا کہ تو نعلین سبتی ہے پہنتا
کہا ابن عمر نے بے تکلف کہ یعنی اس سے ہے جسکو تعلق کہ میں نے آپکو تحقیق دیکھا انھوں نے ایسی نعلینوں کو پہنا
کہ جنکے چرم پر پیدا نہ تھا مو مرتب یوں کیا تھا یعنی اُن کو وضو سے جب فراغت آپ پاتے قدوم پاک نعلینوں میں لاتے
عجب ہے یہ محبت کا تقاضا کہ ہوں میں بھی ایسی نعلین پہنتا

۷ خ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْنِ مَخْصُوْفَتَيْنِ

عمروہی زمرۂ اہل خبر سے | کہ ہے آگاہ وہ حال بشر سے | بیاں ناقل ہوا ہے اس خبر کا | کہ میں نے آپ کو اس طرح دیکھا
کہ تھے یعنی وہ مصروف عبادت | نماز اس طور پڑھتے تھے حضرت | کہ نعلین قدوم پاک میں تھیں | قدوم صاف لولاک میں تھیں
ہوا یہ بھی غرض احوال مکشوف | کہ تھا نعلین کا انداز مخصوف | سمجھ لو نام ہی مخصوف اس کا | سیا ہو جس میں باہم چرم دو ہرا

۸ خ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيَنَّ أَحَدُكُمْ
فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيْعًا أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا

بیاں ہے بوہریرہ متقی کا | کہ ارشاد ہی حضرت نبی کا | یہ فرماتے تھے وہ عالم کے مرشد | نہ پہنے یعنی کوئی نعل واحد
نہ کوئی یوں چلے زنہار رستا | کہ ہووے ایک پا میں کفش تنہا | اگر پہنے ہم دونوں کو پہنے | وگرنہ پاؤں ہوں دونوں برہنے

۹ خ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَأْكُلَ يَعْنِي الرَّجُلَ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ

کہا جابر نے حضرت نے نہی کی | یہ ہے یعنی نہی حضرت نبی کی | نہ کھانا کوئی دست چپ سے کھاوے | نہ ہر گز نعل واحد پاس لاوے
| چلے کوئی نہ راہ لاابالی | کہ ہو اک پاؤں میں کفش یا خالی |

۱۰ خ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِيْنِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ

کیا اعرج نے بیان کہ وہ کلام | کلام بوہریرہ جو سنا تھا | کہ یوں تقریر کی اس خوش سیر نے | رفیق خادم خیر البشر نے
کہ فرماتے تھے یہ سردار کونین | اگر پہنے کوئی تم میں سے نعلین | کرے وہ ابتدا پائے یمین سے | نہ پھیرے پاؤں سمت ابتدا میں سے
خیال اس بات کا لازم ہے ہر دم | پہننے میں رکھے دہنا مقدم | نکالے پاؤں سے جب کفش پا کو | تو بائیں سے ہی بہتر ابتدا کو

۱۱ خ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ تَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ

جناب عائشہ صادق زباں نے | رسول اللہ کی آرام جاں نے | خبر دی حال خیر المرسلیں سے | کہ تھی الفت نہیں ہے سمت یمیں سے
اگر شانہ کشی کرتے بگیسو | مقدم رکھتے سمت یمیں کو | پہنتے تھے اگر نعلین والا | مقدم وہاں بھی پا داہنا تھا
اگر غسل و وضو بھی آپ کرتے | تو کرتے ابتدا سوئے یمیں جانب طرف سے | غرض حضرت کو تھا امکان طاقت | یمین و راستیں سے تھی محبت

۱۲ خ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ وَأَبِيْ بَكْرٍ
وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَاحِدًا عُثْمَانُ

کہا ہے بوہریرہ متقی نے | محدث معتبر صادقی کہتے | کہ نعلین رسول اللہ میں تو | مرتب تھی دوال چرم دو دو

رہی حال بوبکر و عمر تھا کہ دو تسموں کی نعلینوں کو پہنا
مگر انداز کفش یک دوالی ہوا سے حضرت عثمان سے جاری

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہے بیان انگوٹھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں۔

(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا

بیاں خاتم و ذکر ختم کو ہم لکھے دل مشتاق یہ تقریب سے ہم کو سمجھایا
انس کا کیا کلام دلنشیں ہے بجان عاشقاں نقش نگیں ہے
نگینہ جس کے اوپر جو لگا تھا کہ وہ جو آپ کی انگشتری تھی
حبش کا وہ عقیق پر ضیا تھا وہ انگشتر تو نقرہ کی بنی تھی

(۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ وَلَا يَلْبَسُهٗ

ہوا ابن عمر سے قول مروی کہ حضرت کی انگوٹھی نقرئی تھی
بنایا اس کو سیم خام سے تھا مگر مقصود تو اس کام سے تھا
کہ نامی جو ہوا کرتے تھے مرقوم بمہر خاص فرماتے تھے مختوم
فقط یہ کام تھا انگشتری سے رہی پر دور انگشت نبی سے

(۳) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهٗ مِنْهُ

انس سے اور بھی وارد خبر ہے مخالف قول دل سے مگر ہے
کہ خاتم جو رسول اللہ کی تھی بنی چاندی سے وہ انگشتری تھی
نگینہ کا یہ تھا اس کے قرینہ کہ تھا چاندی ہی کا اس کا نگینہ
روایت ہے یہ اس معنی کی شاہد کہ تھی آپس میں دونوں جنس واحد

(۴) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ كَفِّهٖ

انس کہتے ہیں جو قول ان کا رہے مجمل سنو حال مفصل
یہاں تقریر کی اس واسطے ہے کہ پھر آپ کا جب یہ ارادہ
کہ خط لکھیں سلاطین عجم کو پسند آیا ہے یعنی اب یہ ہم کو
کسی نے آپ سے کی یہ گذارش کہ ہے اس طرح پر حال نگارش
عجم والوں کا یہ طریقہ معمول نہیں ہے کہتے خط بے مہر مقبول
سنے جب آپ نے یہ تازہ اخبار تو کی حضرت نبی نے مہر تیار
انس کہتا ہے اب آنکھوں سے دیکھا مری نظروں میں ہے وہ حال گویا
سفیدی جو کہ انگشتری کی کف والا میں جلوہ کر رہی تھی

(۵) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلٌ

انس کہتا ہے جو تھی یہ روایت کہ نقش خاتم ختم رسالت
ہوا اس طرح سے کندہ نگیں پر کہ تھیں اس میں نقش تین سطریں
محمد سطر پائیں لکھا تھا رسول اوسط میں کندہ کیا تھا
لکھا تھا کلمہ اللہ بالا کہ سب سطروں سے تھا نام والا

٦ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی کسریٰ وقیصر والنجاشی فقیل لہم لا یقبلون کتابا الا بخاتم فصاغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما حلقتہ فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ

انس سے یہ حدیث پانچویں ہے ۔ بیاں کرتا ہوں اس کی تحسین سے ۔ کہ جس ہنگام میں خیر الورا نے ۔ یہ چاہا افتخار انبیار سے

کہ فرما دیں رقم منشور اطہر ۔ سوئے نجاشی و کسریٰ و قیصر ۔ کسی نے آپ سے کی ایسی تقریر ۔ کہ ہے اس طرح پر احوال تحریر

یقیں کرتے نہیں کسریٰ و قیصر ۔ نہ جب تک ثبت ہووے مہر خط پر ۔ دیا حضرت نے بنوائی انگوٹھی ۔ وہ انگشتر تو ہاں اس طرح کی تھی

کہ حلقہ اس انگوٹھی کا بنایا ۔ بسیم خام تھا اچھا بنایا ۔ میاں مہر یہ نقش بجا تھا ۔ محمد ہے رسول اللہ لکھا تھا

٧ عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ

چھٹی سنیئے انس کی یہ روایت ۔ حقیقت میں ہے یہ راہ ہدایت ۔ کہ جب بیت الخلا کو آپ جاتے ۔ انگوٹھی ہاتھ سے باہر نکالتے

٨ عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق فکان فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما ثم کان فی ید عثمان رضی اللہ عنہ حتی وقع فی بئر اریس نقشہ محمد رسول اللہ

اب آگے قول ہے ابن عمر کا ۔ وہ حال مہر یوں ظاہر ہے کرتا ۔ کہ لی تھی آپ نے جو انگوٹھی ۔ بنی انگشتری وہ سیم سے تھی

رہی وہ خاتم والا مکرم ۔ بدست پاک سردار دو عالم ۔ ہوئے جب سوئے جنت آپ راہی ۔ وہ خاتم ہاتھ میں ناگہ آئی

رکھی انگشتری یار نبی نے ۔ بدست خود ابوبکر ولی نے ۔ خلافت جب ہوئی حضرت عمر کی ۔ تصرف میں رہی ان کے انگوٹھی

ہوا عثمان کا جب دور خلافت ۔ گئی ان پاس وہ مہر رسالت ۔ رہی ان کے تصرف میں یہاں تک ۔ کہ آخر گم ہوئی وہ مہر بے شک

اریس اس چاہ کا مشہور ہے نام ۔ گری جس میں وہ مہر نیک فرجام ۔ کہ جس کا نقش تھا اس ادا کی سات ۔ محمد تھا رسول اللہ کے سات

باب ما جاء فی تختم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان انگوٹھی پہننے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

١ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس خاتمہ فی یمینہ

روایت ہے جناب مرتضیٰ سے ۔ علی فرزند عم مصطفیٰ سے ۔ بیاں کرتے ہیں وہ با طرز اخلاص ۔ کہ سردار دو عالم خاتم خاص

رکھا کرتے تھے دست راست میں ہیں ۔ پہنتے آپ تھے اس کو یمیں میں

٢ عن حماد بن سلمۃ قال رأیت ابن ابی رافع یتختم فی یمینہ فسألتہ عن ذلک فقال رأیت عبد اللہ بن جعفر یتختم فی یمینہ وقال عبد اللہ بن جعفر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ

کیا حماد نے مذکور ایسا کہ میں نے ابن ابو رافع کو دیکھا انگوٹھی تھی بدست داہنا اسکے کیا پس میں نے استفسار اس سے
جواب اس نے دیا مجھکو پیدا کہ عبداللہ تھا جعفر کا بیٹا اسے پہنے انگوٹھی میں نے دیکھا بدست داہنی اس وقت پوچھا
کہا اس نے کہ سردار دو عالم پہنتے تھے اسی صورت سے خاتم

۳ عن عبد اللہ بن جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتختم فی یمینہ

کہوں میں جو روایت دوسری ہے کہ عبداللہ بن جعفر نے کہی ہے رسول اللہ کی یعنی انگوٹھی رہا کرتی بدست داہنی تھی

۴ عن الصلت بن عبد اللہ قال کان ابن عباس یتختم فی یمینہ ولا اخالہ الا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ

یہاں حال ہوتا ہے مرقوم ہوا جو صلت کے کہنے سے معلوم کہ عبداللہ تھے فرزند عباس انگوٹھی وہ پہنتے جانب داست
گماں کرتا ہوں میں اس بات کا بھی کہ اس مخدوم نے ایسا کہا بھی کہ مہر خاص ختم الانبیاء کی بدست راستیں زینت فزا تھی

۵ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من فضۃ وجعل فصہ مما یلی کفہ ونقش فیہ محمد رسول اللہ ونہی ان ینقش احد علیہ وھو الذی سقط من معیقیب فی بئر اریس

روایت اب سنو ابن عمر کی کہ لی حضرت نے چاندی کی انگوٹھی پہننے کا رکھا تھا یہ قرینہ کہ رو گرداں کئے کرتے نگینہ
انگوٹھی کے نگینہ کو پھرا لیتے ہتھیلی کی طرف کو آپ لاتے کھدا یوں نقش تھا مہر نبی کا محمد تھا رسول اللہ بھی تھا
مگر حضرت نے اوروں کو نہی کی کہ بنوا لے کوئی ایسی انگوٹھی مبادا کوئی یوں ہو جائے بیباک کہ چاہے التباس خاتم پاک
ہوا پھر اتفاق کار ایسا کہ خادم حضرت عثمان کا تھا اسی کے پاس تھی ہر حالت رکھے تھا وہ بعنوان کفالت
اریس ایک چاہ ہے مشہور عالم گری وہاں سے خادم سے وہ خاتم

۶ عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال کان الحسن والحسین رضی اللہ عنہما یتختمان فی یسارہما

امام جعفر صادق زباں سے روایت کی ہے یوں اپنے پدر سے کہ عادت حضرت حسنین کی تھی بدست چپ پہنتے تھے انگوٹھی

۷ عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تختم فی یمینہ

انس کے قول سے ہوتا ہے معلوم کہ خیر المرسلین عالم کے مخدوم انگوٹھی کو پہنتے تھے یمیں میں رکھی تھی مہر دست راستیں میں

۸ عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ذھب فکان یلبسہ فی یمینہ فاتخذ الناس خواتیم من ذھب فطرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لا البسہ ابدا فطرح الناس خواتیمھم

کیا مذکور فرزند عمر نے	کہ فخر انبیاء خیر البشر نے	انگوٹھی ایک لی ایسی طرحدار	طلا سے تھی بنی وہ مہر زرکار
مگر دستور یہ بھی آپ کا تھا	کہ دست راست میں مذکور کہا تھا	خبر اشخاص نے جو یہ پائی	کہ پہنی آپ نے مہر طلائی
یہ صورت دیکھ کر اشخاص کثیر	ہوئے مصروف نہ سب خاتم زر	جو دیکھا آپ نے یہ طور احوال	تو پھینکا ہاتھ سے خاتم کو نکال
کیا یہ اور کبھی ارشاد و اظہار	نہ پہنوں گا اسے زنہار زنہار	سبھوں نے دیکھ کر حال نبی کو	گرایا ہاتھ سے انگشتری کو

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان تعریف تیغ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

ح ۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

یہ ہنگام بیان وصف سیف سرور عالم	دم تیغ زبان کیا کیا نئی جوہر دکھاتا ہے

انس نے کھینچ کر تیغ زبان کو	کیا تسخیر اقلیم بیاں کو	کہ قبضہ سیف ختم المرسلیں کا	رسول غازی سلطان دیں کا
	ہوا تھا جنس نقرہ سے وہ طیار	بجز ہی تھا طرحدار و نمودار	

ح ۲ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

روایت بھی سعید بو الحسن کی	انس کے قول سے جو متحد تھی	کیا بس اکتفا اسی بیاں پر	نہ کی تکرار مضمون مکرر

ح ۳ عَنْ هُودٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً

کیا ہے ہود نے مذکور ایسا	کہ میں نے اپنے نانا سے سنا تھا	کہ مکہ پر مظفر آپ جا ہو کر	وہاں داخل ہوئے با نصرت و فر
یہ عالم آپ کی تلوار کا تھا	طلا و نقرہ اس پر تعبیہ تھا	بیاں کرتا ہے طالب نام راوی	کہ یہ تقریر سن کے ہود سے کی
کہ تو مجھ سے بیاں کر حال اس کا	کہ نقرہ کس جگہ اس پر لگا تھا	دیا اس نے جواب آشکارا	لگا تھا اس پہ سمت قبضہ نقرہ

ح ۴ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلٰى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهٗ صَنَعَ سَيْفَهٗ عَلٰى سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

عجائب ابن سیریں کا بیاں ہے	کہ جس سے صورت معنی عیاں ہے	مثل مشہور ہے عالم میں ہر سو	محبت جس کسی سے ہو کسی کو
اسی کا ذکر وہ کرتا رہے گا	اسی کی چال پر چلتا رہے گا	غرض ہے ابن سیریں کا بیاں کہ	ولیکن بات ہے یہ امتحاں کی
کہ تیغ اس نے بنائی از رہ حب	بطرز و شکل تیغ ابن جندب	کہ تھی فرزند جندب پاس تلوار	بعینہ شکل تیغ شاہ ابرار
مکرر یہ بیاں کرتا ہے راوی			کہ حنفی تیغ تھی سردار دیں کی

بَابُ مَا جَاءَ فِي دِرْعِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان زرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ١٢

١ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ

زرہ کی وصف میں تھا مختصر باب جدا گانہ | سو کافی اسکو باہم باب مغفر سے ملاتا ہے

زبیر جنتی یار نبی نے	بشارت اس کو جنت کی ملی ہے	مبشرہ جو ہیں اصحاب حضرت	انہی دس میں یہ ہے اہل بشارت
بیاں کرتا ہے احوال احد کو	کہ پہنے آپ تھے اس دن زرہ دو	بیاں کافی نہ نکتہ رسی کی جا ہے	کہ وصف غزوہ خیر الورا ہے
کروں کچھ وصف ختم المرسلاں کا	نبی غازی آخر زماں کا	شلیح درمیان رزم گر تھے	زرہ پر دوسری پہنے زرہ تھے
پسند آئی تھی یہ شان تجمل	کہ ہے روز وغا آن تجمل	عیاں چہرہ پہ تھا نور جلادت	جبیں تھی مطلع انوار شوکت
تہور کا یہ عالم برملا تھا	کہ جان اشقیا پر زلزلہ تھا	شجاعت دیکھ کر محبوب رب کی	ہزیمت تھی شجاعان عرب کی
بعین رزم کچھ یہ عزم والا	کہ چڑھ بالائے صخرہ جلوہ فرما	لگا تا اصحاب دیکھیں روئے ظاہر	بزودی ہوں مظفر اشقیا پر
ولیکن کثرت جالش گری سے	تن والا پہ آثار کسل تھے	تردد نے دکھایا تھا یہ نیرنگ	نہ آسکتے تھے حضرت بر سر سنگ
کہ اس ہنگام میں طلحہ نے آکر	ادب سے پشت کو نیچی جھکا کر	بعینہ صورت زینہ بنایا	رسول اللہ کو اوپر چڑھایا
عجب طلحہ بھی مرد جانفشاں تھا	حصار دین کا گویا نگہباں تھا	غرض حضرت باستقلال کامل	ہوئے بالائے سنگ صخرہ داخل
کہا راوی نے پس میں سن رہا تھا	کہ یوں ارشاد حضرت نے کیا تھا	یہ فرمایا کیا طلحہ نے واجب	کہا شارح نے یہاں مطلب
کیا جنت کو واجب اپنے اوپر	شفاعت کر کیا یا روز محشر	نہیں معلوم یہ کافی کدھر ہے	کہ بحر رحمت یہاں جوش پر ہے
سخاوت دیکھنا خیر الورا کی	کہ جنت آج طلحہ کو عطا کی	پکڑ لے آکے داماں نبی کو	نہ چھوڑے اب گدا دست سخی کو

غزل

سرت گردم بمیدان شفاعت			نظر فرما بخواہان شفاعت
بہیت مطلع خورشید احسان	بجالت ماہ تابان شفاعت	سرافرازی بتاج عز و تمکین	سرافرازی بایوان شفاعت
سحاب چشمے بر فرق عالم	محیط گوہرستان شفاعت	برائے تشنگان روز محشر	وجود ابر نیسان شفاعت
گرفتارم باستغاثہ عبد الکریم	علاجم کن بہ پیمان شفاعت	چہ بیم از آفتاب روز محشر	بظل مہر تابان شفاعت

گدایان در رت را یاد آری | بروز حشر بر خوان شفاعت | بحال کاتی مسکین کرم کن | کہ شایان بیامان شفاعت

٢ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا

یہ راوی نا صاحب خبر ہیں | طریق راستی کا راہبر ہے
بشکل ابرہ و استر ملا کر | کہا حال جناب مصطفےٰ کو
کیا تھا انکو ہم پشت و مظاہر | کہ تھے روز اُحد پہنے زرہ دو

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ مِغْفَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان خود مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ١٢

١ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ فَقِيْلَ لَهُ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ

انس سرخیل صحاب خبر ہے | بیاں کرتا ہے یہ حال معتبر ہے | کہ حضرت آئے یوں مکہ کے اندر | رکھا تھا خود بر فرق منور
لگا کہنے کوئی وہاں صبا ہوش | کہ ہے ابن خطل کعبہ میں روپوش | وہ لعین ابھی وہاں مخفی ہوا ہے | پس پردہ وہ مرتد چھپ رہا ہے
دیا حضرت نے حکم قتل اس کو | کہ بس اس کو وہیں پر مار ڈالو

٢ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقَالَ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

انس نے اور بھی تقریر کی ہے | حقیقت یہ بھی روز فتح کی ہے | کہ جس دم آپ منصور و مظفر | ہوئے کعبہ میں داخل خود در سر
وہاں جب خود سر سے اتارا | کہا تب میں کوئی مخبر پکارا | کہ اب ابن خطل حال پریشاں | ہوا ہے آن کر کعبہ میں پنہاں
وہ مرتد آج بھاگ کر چھپا ہے | در پردہ پنہاں ہو گیا ہے | ہوا اس کے لئے یہ حکم والا | کہ ہو سے قتل وہ مرتد دغا
روایت اور اک راوی نے کی ہے | کہیں یہ بات بھی میں نے سنی ہے | کہ جب کعبہ میں آتے ہوکے فیروز | نہ تھے احرام باندھے آپ اس روز

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عِمَامَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان دستار مبارک رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں پانچ حدیثیں ہیں ١٢

١ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

بحال وصف دستار جناب سرور عالم | دل مشتاق کیا کیا حسرتوں سے پیچ کھاتا ہے
بیان جابر شیریں ادا ہے | مجنوں کو نوید جاں فزا ہے | کہ روز فتح ہنگام دل افروز | ہوئے کعبہ میں داخل آپ فیروز

بفرقِ پاک تھا رنگین عمامہ | سیہ رنگت کا اک شکیں عمامہ

٢ عن جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه قال رأيت على النبي صلى الله عليه وسلم عمامة سوداء

کہا ہے جعفر ابن عمر نے | کہ مجھ سے یہ کہا میرے پدر نے | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا | عمامہ آپ کے سر پر بندھا تھا
عمامہ تھا جو بر فرق مکرم | سیہ رنگی کا رکھتا تھا وہ عالم

٣ عن جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عمامة سوداء

روایت ابو جعفر نے یہ کی ہے | زبان بیان بھی اسکو باپ کی ہے | وہ کہتا ہے بہ تحقیق روایت | کہ تھے مشغول خطبہ جبکہ حضرت
بیانِ خلق یعنی خطبہ خوان تھے | زبان وعظ سے گوہر فشاں تھے | عمامہ تھا سر عالی پہ اسودم | سیہ رنگی کا رکھتا تھا وہ عالم

٤ عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه قال نافع وكان ابن عمر يفعل ذلك قال عبيد الله ورأيت القاسم بن محمد وسالما يفعلان ذلك

ہوئی مروی خبر ابن عمر سے | کہ تھا یہ عادت خیر البشر سے | کہ جس دم باندھتے حضرت عمامہ | رکھا کرتے میان دوش شملہ
کہا نافع نے بھی ابن عمر سے | ہمیشہ باندھتے دستار ایسے | عبید اللہ یوں ہے ذکر کرتا | کہ میں نے سالم و قاسم کو دیکھا
وہ دو دو شخص یعنی اسطرح سے | عمامہ سر پہ اپنے باندھتے تھے

٥ عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عصابة دسماء

ہوا ثابت بقول ابن عباس | کہ تھے مشغول خطبہ افضل الناس | بفرق پاک سردار دو عالم | سیہ رنگت کی تھی دستار اسودم

باب ما جاء في صفة ازار رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان تہبند مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ١٢

١ عن ابي بردة قال اخرجت الينا عائشة رضي الله عنها كساء ملبدا وازارا غليظا فقالت قبض روح رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذين

ازار و لنگی یعنی تہبند نام ثوب اعنی | کہ جسکی صورت کیفیت یہاں پیدا ہے | ابی بردہ سے ہو منقول حال | بیان کرتا ہے وہ یوں صورت حال
نہایت یہ روایت کا نکتہ ہے | بیان حضرت خیر الورا ہے | کہا راوی نے یہاں [illegible] | ہوئی تھی یعنی یہ اتفاقات
نکالے عائشہ نے پارچہ دو | ہمارے سامنے لے آئیں انکو | غرض یہاں دو میں تھی اک کہنہ چادر | لگے تھے اوس میں بھی پیوند اکثر
بہت سی کثرت پیوند کی تھی | کملی شکل وہ چادر [illegible] | شتاب کیفیت ثوب دیگر | ازار فاخر [illegible] تھی

حقیقت یون ہوئی اسکی مرے یار	کہ تھی سوتی باندازِ سطبرے	کہا پھر صاف ام مومنان نے	رسول اللہ کی آرام جان نے
یہ دونو پارچے یعنی جو دیکھے	غرض وہ صاف بھی دونونکی رکھی	انہیں میں آپ نے فرمائی رحلت	یہی ملبوس تھا ہنگام فرقت
بوقتِ استعمال وار وا سے	بیان کیا کیجئے غم کی کہانی	اسی پوشاک کو پہنے ہوئے تھے	یہی دونو بدن پر آپ کے تھے

۲ عَنِ الاَشعَثِ بنِ سُلَیمٍ قَالَ سَمِعتُ عَمَّتِی تُحَدِّثُ عَن عَمِّهَا قَالَ بَینَمَا اَنَا اَمشِی بِالمَدِینَةِ
اِذَا اِنسَانٌ خَلفِی یَقُولُ ارفَع اِزَارَكَ فَاِنَّهٗ اَتقٰی وَاَبقٰی فَاِذَا هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ
فَقُلتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِیَ بُردَةٌ مَلحَاءُ قَالَ اَمَا لَكَ فِیَّ اُسوَةٌ فَنَظَرتُ فَاِذَا اِزَارُهٗ اِلٰی نِصفِ سَاقَیهِ

بیان کرتا ہے اشعث یون حقیقت	کہ میری پہوپہی سے ہے یہ روایت	پہوپہی میری بیان کرتی ہے ایسا	کہ تھا میرا چچا یہ بات کہتا
کہ مین شہر مدینہ مین روان تھا	چلا جاتا بحال خود وہان تھا	کہ اس حالت مین کوئی شخص ناگاہ	مرے پیچھے سے بولا بر سر راہ
ازار اپنی کو پیچھے سے اٹھا لے	کہ بس نزدیک ہے یہ اتقا سے	بتقوی لبس یہ نزدیک تر ہے	غرض پاینده تر بھی سر بسر ہے
وہین ناگاہ اسکا کہنے والا	جناب سرور عالم کو پایا	کہ تھے پیچھے سے وہ تشریف لائے	یہ باتین آپ تھے مجکو سناتے
کیا پھر عرض مین نے شاہ دین سے	جناب رحمت للعالمین سے	کہ ہے یہ چادر بازیب و زینت	نہایت باتکلف بیش قیمت
بنی ہے یہ اسی انداز کے ساتھ	نہین لٹکائی مین نے ناز کے ساتھ	کیا ارشاد یہ حضرت نے مجکو	نہین کرتا ہماری اقتدا تو
غرض سنکر یہ مین نے بات ٹور کی	ازار پاک کی جانب نظر کی	معاً مجکو ہوئی یہ بات محسوس	کہ نصف ساق تک کرتا ہے ملبوس
	یہی ارشاد مجکو آپ کا ہے	ازار اسطرح پر رکھنا بجا ہے	

۳ عَن اِیَاسِ بنِ سَلَمَةَ بنِ الاَکوَعِ عَن اَبِیهِ قَالَ کَانَ عُثمَانُ بنُ عَفَّانَ یَأتَزِرُ اِلٰی اَنصَافِ
سَاقَیهِ وَقَالَ هٰکَذَا کَانَت اِزرَةُ صَاحِبِی یَعنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ایاس باخبر سے	کہ ہے وہ زمرۂ اہل سیر سے	ہوا ہے باپ سے اوسکے یہ منقول	کہ تھا یون حضرت عثمان کا معمول
ازار اسطرح کی ہوتی تھی انکی	کہ نصف ساق سے آگے نہ بڑھتی	ہوا تھا انکو یہ انداز مانوس	کہ نصف ساق رکھتے غیر ملبوس
کہا کرتے تھے وہ اسبات کو بھی	ازار ایسی پیمبر صاحب کی تھی	غرض یہ سنت خیر الورا ہے	ازار اس سے زیادہ ناروا ہے

۴ عَن حُذَیفَةَ بنِ الیَمَانِ قَالَ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِی
اَو سَاقِهٖ فَقَالَ هٰذَا مَوضِعُ الاِزَارِ فَاِن اَبَیتَ فَاَسفَلَ فَاِن اَبَیتَ فَلَا حَقَّ لِلاِزَارِ فِی الکَعبَینِ

حذیفہ جنکا اسم سامی ہے	روایت اس سے یہ مروی ہوئی ہے	کہا اس مقتدای دین نے ایسا	کہ میری ساق کو حضرت نے پکڑا
دیا ساق مبارک پہ رکھا ہاتھ	کہی راوی نے یہ بیان شک کی بات	بہر صورت یہ ہے مقصود دلشاد	کہ فرمایا حذیفہ کو یہ ارشاد

ادا راس عاجسی مت نکالا بیا	یہی حد معین ہے حذیفہ	غرض مقدار نصف ساق تک کے	نہین اس ماجات مین ہنار شک کا
اگر انکار تو رکہتا ہو اس سے	تو ہان کچہ ایک نیچی یہان کر لا	نہین اضی اگر اس سے نیچے بہی	تو شاید چاہتا ہو تو درازی
	نہین لنگی یہ ثابت حق کعبین	رہی یہ ساق او کعبین کے بیچ ہین	

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مِشْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے رفتار مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اس میں تین حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مِشْیَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ

ندیکھا آہ ان آنکھون سے رفتار مبارک کو		یہین رہ رہ کے ہم کو حسرت و افسوس آتا ہے	
رقم جو ماجرا ہوتا یہان ہے	زبان بوہریرہ کا بیان ہے	کہ یون اسکی زبان گوہرفشان تہا	کہ دیکہی مین نے کوئی شی ایسی کبہی
کہ وہ احسن رسول اللہ سے ہو	بہلا حاصل ہوا حسن کس کو	وجاہت جتنی اروی نبی کی	کہ تہا اسمین کان الشمس تجری
خرام پاک کا عالم کہون کیا	نہ ایسا کوئی خوش رفتار دیکہا	یہ سرعت آپ کی رفتار مین تہی	زمین انکو لئے گویا لپٹتی
کیا کرتے تہے ہم کوشش نہایت	کہ تا رستے چلین ہمسر او حضرت	مگر وہ راہ جاتی بے تکلف	قدم کو تہے اٹہاتے بے تکلف

۲ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَانَ عَلِیٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ اِذَا مَشٰی تَقَلَّعَ کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ فِیْ صَبَبٍ

روایت ہے جناب بوالحسن سے	علی شیر خدا خیبر شکن سے	کہ وصف حبیب گہر سی کرتے بیان تہے	وہ یون وصف نبی مین در فشان تہے
کہ کرتے آپ جب رفتار جسم	یہ ہنگام خرامش تہا یہ عالم	قدم برکندہ تہی رفتار اونکی	بلندی سے ہے گویا میل پستی

۳ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰی تَکَفَّاَ تَکَفُّؤًا کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ

روایت اوسکی شیر خدا سے	سزاوار خطاب ہل اتی سے	کہ تہا یہ حال محبوب خدا کا	کہ جبدم آپ جاتے راہ پہ تہا
	قدم مسطرح آگے کو اٹہاتے	نشیب و پست کو گویا اترتے جاتے	

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَقَنُّعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سر پر قناع رکھنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ۱۲

۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ الْقِنَاعَ کَاَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَیَّاتٍ

تقنع مین ہمارا ورد یہ باب حمد اکا ہ	یہان ایک ہے روایت راوی اخبار لاتا ہے

بیانِ حاصلِ قولِ انس ہے ۔ کیا یون اسنے راہ گفتگو طے ۔ کہ تھا اکثر یہ خوئی سرورِ دین ۔ کیا کرتے تھے موئی سر میں تدہیر

پس تبین سو ایک ٹوپی لیکے ۔ وہ اپنی موی سر کو پوچھتے تھے ۔ کیا کرتے تھے اکثر آپ یہ کام ۔ تقنع ہے مگر اس کام کا نام

وہاں کی کیا کہون طرزِ نفاست ۔ کہ ہوتی جس گھڑی روغن کی کثرت ۔ برای جذبِ روغن ایک کپڑا ۔ مقنع آپنے جو کر رکھا تھا

بفرقِ پاک رکھ لیتے تھے اکثر ۔ وہ ہوتا چرب روغن سے مکرر ۔ یہ اوس کپڑے کا آخر مرتبہ تھا ۔ بشکلِ ثوبِ زیاتان ہوا تھا

عزیز دیہ مکان بھی رشک کا ہے ۔ کہ اف افسوس ملنے کی یہ جا ہے ۔ ملا کیا مرتبہ اوس پارچہ کو ۔ کہ رہتا بیشتر ہمدوشِ گیسو

بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْسَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان بیٹھنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں تین ۳ حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ

یہ فیضِ وصفِ اجلاسِ شہِ لولاک ہے کافی ۔ کہ تیری نظم کو اورنگِ شہرت پہ بٹھاتا ہے

بیانِ جلسۂ شاہِ رسل ہے ۔ یہاں قاصر زبانِ جزو کل ہے ۔ سزاوارِ جلوسِ تختِ جنت ۔ مقیمِ صدرِ ایوانِ رسالت

کیا کرتے تھے جس صورت سے جلسہ ۔ بیان اوسکا نہین ہوتا ہے نقشہ ۔ فقط جلسہ ہی پر موقوف کیا ہے ۔ کہ اونکی بے بدل ہر اک ادا ہے

عیان ہوتی نہین کیفیتِ حال ۔ تڑپتا ہے بہت ہجر انکا پامال ۔ اگر شکلِ مبارک دیکھ پاوے ۔ کوئی انداز تو لکھنے مین آوے

الٰہی ہو دعا میری اجابت ۔ رسول اللہ کی پاؤن زیارت ۔ مجھے غم سے چھڑا دے یا الٰہی ۔ رخِ احمد دکھا دے یا الٰہی

بس اب کافی نہ آگے کو بڑھا جا ۔ یہ بہتر ہے کہ تو مطلب پہ آجا ۔ تجھے اب یاں موقوف کر اظہارِ رقت ۔ کہ ہے منظورِ تحریرِ روایت

بیان کرتال بنتِ مخرمہ کا ۔ کہ اوسنے سرورِ عالم کو دیکھا ۔ کہ تھے رونق فزا مسجد کے اندر ۔ جنابِ شافع و سردارِ محشر

بطورِ قرفصا حضرت نبی بیٹھے ۔ بزانوی مبارک ٹیکی تھے ۔ باجلاسِ نیاز و خاکساری ۔ مراقب تھی سوئے درگاہِ باری

جو دیکھا منکسر انکو سراپا ۔ پڑا اک زلزلہ میری بدن پر ۔ کہ سلطانِ رسل اوس وقت بیٹھے ۔ باندازِ خشوع و مسکنت تھے

روایت تو ہوئی اتمام اس جا ۔ رہا اجمال لیکن قرفصا کا ۔ سنو اب قرفصا کی شرح و تفسیر ۔ کتابون مین ہوئی ہے جس طرح تحریر

کہ اس جلسہ کا ہے انداز ایسا ۔ نشستن گاہ پہ ہو شخص بیٹھا ۔ شکم سے اپنے گھٹنون کو لگا دے ۔ بگردِ ساق دونو ہاتھ لادے

وہ دونون ہاتھ اسکے بالضرورت ۔ بگردِ ساق ہون حلقہ کی صورت ۔ غرض اس طرح کا جو بیٹھنا ہے ۔ عرب مین نام اوسکا قرفصا ہے

(۲) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

یہان ہے راوی روداد عباد ۔ کہ سنا اپنے چچا سے اسکو اسنا ۔ کہا اوسنے کہ میری آنکھ نے دیکھا ۔ جنابِ سرورِ عالم کو لیٹا

کر لیتے آپ تھے مسجد کے اندر
رکھا تھا پشت عالی کو زمیں پر
یہ تھا انداز پاک باصفا کا
اٹھا کر دوسرے پر رکھ لیا تھا
غرض یاں اس دم سرادور رسالت
وہاں لیٹے تھے مستلقی کی صورت

٣ عن ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس في المجلس احتبى بيديه صلوات الله عليه

روایت ہو سعید باصفا کی
مبین ہے نشست اعتنا کی
کہا اُسنے کہ وہ عالم کا سرور
تھے جس دم بیٹھتے مسجد کے اندر
نشست انکی بطور قرفصا کی
ہوئی مذکور یوں تفصیل سنکی
زمیں پر آپ یعنی بیٹھ جاتے
شکم کو دونوں ہاتھوں سے ملاتے
کھڑا کر لیتے دونو ساق پاکو
پکڑ لیتے بزور دست و بازو
بنا ہاتھوں کا حلقہ بیچ با
بگرد ساق رکھتے دست والا
نزول رحمت حق اسکے اوپر
باصحاب کرام و آل اطہر

باب ما جاء في تكأة رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے تکیہ لگانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اسمیں چار حدیثیں ہیں ١٢

١ عن جابر بن سمرة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم متكئا على وسادة على يسا

جناب تکیہ گاہ بیکساں کا
بالش و تکیہ
ہمیں جب یاد آتا ہے
تو دل لوٹا ہی جاتا ہے
بیان کرتا ہے جابر یہ عبارت
کہ پائی آپکی میں نے زیارت
جو دیکھا آپ تھے اسطرح متکی
سر بالش پہ اُس دم متکی تھے
مگر بالش کا یہ انداز دیکھا
کہ سمت چپ وہ تکیہ لگ رہا تھا

٢ عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا احدثكم باكبر الكبائر قالوا بلى يا رسول الله قال الاشراك بالله وعقوق الوالدين قال وجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان متكئا قال وشهادة الزور او قول الزور قال فما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولها حتى قلنا ليته سكت

ابی بکرہ کا بیٹا عبدرحمان
بیان کرتا ہے یوں حال نمایاں
کہ یعنی یہ کہا میرے پدر نے
کہ فرمایا شہ جن و بشر نے
کہا سے لوگو ذرا سوچو تو کیونکر
نہ بتلاؤں کبائر تمکو اکبر
کیا معروض اصحاب نبی نے
کہ ہمسے یا رسول اللہ کہیے
کہا یوں آپنے لوگوں کو ارشاد
کہ لوگو تم رکھو اس بات کو یاد
کبھی زنہار تم ہر گز نہ کیجو
شریک خالق اکبر کسیکو
کبیرہ نام ایسے جرم کا ہے
شریک حق بنا کب دوسرا ہے
ستانا اذیہ مادر پدر کا
کبیرہ ہے کبیرا ہے کبیرا
کہا راوی نے بیان یہ ماجرا کر
کہ بیٹھے آپ تھے اسدم بہ فطرت
کہ تھے تکیہ لگائے ذات اکرم
جناب سرور سرور عالم
ہوا ارشاد بغیر الوریٰ کا
کہ جھوٹی گواہی بھی کبیرہ
کہا تھا یہ کلام زور اس جا
ہوا ہے شک بیان اسکی کبیرہ

کہا راوی نے پھر ہر وقت ہر بار کیا کرتے انہیں باتوں کا تکرار
یہاں تک آپ اسکا ذکر کرتے کہ ہم یہ اپنے دل میں فکر کرتے
گراں باتوں سے ہوتے کاش خاموش جناب مرشد ہر صاحب ہوش

۳ عن ابی جحیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فلا اٰکل متکئا

ملا ہے بوجحیفہ سے یہ مروی بیان کرتا تھا ایسا وہ صحابی
کہ فرمایا شہ کون و مکان نے جناب رہنمائے گمراہاں نے
کہ ہم کھاتے نہیں تکیہ لگا کر یہی دستور ہے اپنا مقرر

۴ عن جابر بن سمرة قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادة
قال ابو عیسی لم یذکر وکیع علی یسارہ وھکذا روی غیر واحد عن اسرائیل نحو روایة
وکیع ولا نعلم احدا روی فیہ علی یسارہ الا ما روی اسحق بن منصور عن اسرائیل

ہوا منقول یہاں جابر سے ایسا کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
نظر یعنی مجھے یوں آپ آئے سر بالش پہ تھے تکیہ لگائے
مگر یہاں ترمذی نے گفتگو کی بتصریح حقیقت جستجو کی
وکیع راوی اخبار کی بابت بیان کرتا ہے اس تقریب سے تھے
کہ وہ راوی نہیں یہ ذکر لایا کہ تھا بائیں طرف تکیہ لگایا
بیان اوروں کا بھی یہاں ہے مفصل کہ اسرائیل سے اوروں نے کر
وکیع باخبر سے ہیں موافق روایت اُن کی ہے سب کے مطابق
بیاں کرتے ہیں وہ سب یہ عبارت کہ ہم کو یہ نہیں ثابت روایت
کسی راوی نے یعنی یہ کہا ہو کہ تھا تکیہ لگا بائیں طرف کو
ولیکن ایک یہ اسحٰق راوی روایت کر گیا ہے اس طرح کی
کہ جس میں ذکر ہے بائیں طرف کا ہے اسرائیل سے اسناد کرتا

باب ما جاء فی اتکاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیچ تکیہ لگانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان شاکیا
فخرج یتوکأ علی اسامة وعلیہ ثوب قطری قد توشح بہ فصلی بھم

ہوئی مذکور یہاں تک تکیہ بالش کی کیفیت سنو تکیہ لگانے کا اب آگے ذکر آتا ہے
روایت یوں ہوئی مروی انس سے کہ کچھ بیمار ختم انبیا تھے
کہ اس حالت میں آئے آپ باہر اسامہ کی تیئں تکیہ بنا کر
اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا
کہوں کیا جامہ قطری کا عالم ابالائے مبارک تھا جو اسدم
پڑھی پھر وہاں نماز اس دم نبی نے ہوئے باہم وہ سب اصحاب کے

۲ عن الفضل بن عباس قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ

الذي توفي فيه وعلى رأسه عصابة صفراء فسلمت فقال يا فضل قلت لبيك يا رسول الله قال اشدد بهذه العصابة رأسي قال ففعلت ثم قعد فوضع كفه على منكبي ثم قام ودخل في المسجد وفي الحديث قصة طويلة

بیان کرتے ہیں فضل بن عباس | کہ میں آیا رسول اللہ کے پاس | بیچ اوس ہنگام کا کرتا ہوں مذکور | ہو رہے تھے آپ جن روز میں رنجور

سبب ہے ذکر و اس رنج و مرض کا | کہ جس میں آپ نے دنیا کو چھوڑا | عصابہ زرد تھا حضرت کے سر پر | سلام اونکو کیا واں میں نے جا کر

مجھے یا فضل کہکر جو پکارا | کہا لبیک میں نے آشکارا | کہا ہوں مستعد یعنی بخدمت | مجھے ہوتا ہے کیا ارشاد حضرت

کہا تو اس عصابہ سے مرا سر | تو اب باندھ دے مضبوط کس کر | غرض میں نے عصابہ سے اسی دم | سر والا کو باندھا خوب محکم

پھر اس کے بعد بیٹھے آپ اوس جا | رکھا کندھے پہ میری دست والا | وہاں سے پھر قدم آگے بڑھائے | وہ مسجد کی طرف تشریف لائے

خبر میں تھا طویل الذیل احوال | لکھا ہے ترمذی نے بیان اجمال

باب ما جاء في صفة أكل رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان صفت کھانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ثنا عن ابن لكعب بن مالك عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يلعق اصابعه ثلاثا قال ابو عيسى وروى غير محمد بن بشار هذا الحديث قال كان يلعق اصابعه الثلث

بیان اکل و صفت نان و ذکر نانخورش کا سنے | جناب سرور کونین کا تم کو سناتا ہے

کہا کعب ابن مالک کے پسر نے | کہ مجھ سے یہ کہا میرے پدر نے | کہ سن تحقیق یہ حضرت کی عادت | کہ انگشتان عالی کو بکثرت

پس از خوردن زبان اپنی لگاتے | زبان باصفا سے چاٹتے تھے | اور جیسی بیان کرتا ہے تکرار | کہ ہے بس اسکا راوی ابن بشار

سوا اسکے جو راوی دیگر ہیں | روایت اس طرح سے کرگئے ہیں | کہ سبابہ انگشت اور وسطی | رہا معمول انکو چاٹنے کا

۲ ثنا عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اكل طعاما لعق اصابعه الثلث

انس بھی اب شرح روایت | بیاں یہ آپ کی کرتا ہے عادت | کہ جس دم آپ تھے کھانیکو کھاتے | تو اپنی انگلیوں کو چاٹتے تھے

جناب سرور عالم کی تھی خو | کہ تھم وہ چاٹتے تین انگلیوں کو

۳ ثنا عن ابن كعب بن مالك يحدث عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل باصابعه الثلث ويلعقهن

بیٹا کعب کا راوی اخبار | زبان کعب سے کرتا ہے اظہار | کہ کرکے جب تناول آپ کھانا | تو رکھتے دخل بس تین انگلیوں کا

تناول سے جو ہو جاتی فراغت | تو انکو چاٹ بھی لیتے تھے حضرت

۴ ثنا عن مصعب بن سليم قال سمعت انس بن مالك يقول اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بتمر فرأيته ياكل وهو مقع من الجوع

رکھے بے نصب اخبار مصعب	بیان کرتا ہے یوں اظہار مصعب	کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے	انس یا رہی نے جو کہا ہے
کہ شاہ و افتخار انبیاء کے	چھوہارے سامنے لائے گئے تھے	نظر میں سے جو کی دیکھی گئی تھا	بعین اشتہا کھاتے تھے حضرت
	اٹھائے پاؤں کو بیٹھے ہوئے تھے	عیاں آثار نیز بھوک کے تھے	

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خُبْزِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان روٹی مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں ۷ حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) حدثنا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو عیسیٰ بیان کرتا ہے تحریر	زبان اسود راوی کی تقریر	کہا اس نے واقف حال خبر نے	سند دیگر جناب عائشہ سے
کہ وہ محبوبہ ختم رسالت	بیاں کرتی تھیں یہ احوال عشرت	کہ تھا یہ حال آل مصطفیٰ کا	نبی کی اہل بیت باصفا کا
نہ کھائے نان جو دو دن برابر	انھوں نے پیٹ بھر کر سیر ہو کر	رہی یہ آپ پر عسرت گرانی	کیا جس روز تک نقل مکانی

(۲) حدثنا عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيرِ

سلیم ابن عامر نے کہا ہے	کہ میں نے بو امامہ سے سنا ہے	بیاں کرتا تھا وہ راوی احوال	معیشت کا رسول اللہ کے حال
کہ تھے جو آپ کے سب اہل خانہ	یہ تھی انکی معاش جاودانہ	کبھی یعنی نہ انکی پاس بچتی	زیادہ اور فاضل جو کی روٹی

(۳) حدثنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ

ہوا ثابت بقول ابن عباس	کہ تھا اکثر یہ حال اشرف ناس	بسر کرتے تھے یوں اوقات خالی	کہ گھر ہوتا طعام شب سے خالی
بہت راتوں کو اہل بیت والا	شکم خالی کیا کرتے تھے فوا	طعام شب نہ پاتے تھے وہ اکثر	غذا راتوں کھاتے تھے وہ اکثر
میسر گر انھیں ہوتا تھا کھانا	تو وہ کھانا بھی ہوتا اسطرح کا	کہ اکثر بیشتر نان جویں بھی	بعسرت یوں معاش شاہ دیں تھی

(۴) حدثنا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارَى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نَعْجِنُهُ

زبان سہل بن سعد کی بات	سنا ہے کہ تشنۂ ہوش کے سات	رسول اللہ کا وہ یار مقبول	ہوا اس حال سے ایکبار مسئول
کہ حضرت نے بھلا میدہ کی روٹی	تناول بھی کبھی فرمائی ہو گی	کہا اس واقف حال خبر نے	خبردار روا احادیث و اثر نے
کہ حال نان میدہ یعنی یہ ستھا	رسول اللہ نے اس کو نہ دیکھا	ہوئے اللہ سے جب تک وہ واصل	ہوئی کب انکو نان میدہ حاصل
دوبارہ سہل سے سائل نے پوچھا	کہ ہاں عہد رسول اللہ میں کیا	تمہارے پاس تھے موجود غربال	بیان اسکا بھی لیجے کیجیے حال
کیا پھر سہل نے سائل سے اظہار	نہ تھا غربال سے ہمکو سروکار	کہا پھر پوچھنے والے نے اسکو	کہ کیا کرتے تھے تم با آرد جو
سنایا سہل نے یہ اوسکو احوال	کہ ان دنوں میں تھا اسطرح کا حال	پسو بن آرد جو کو جب ہم	کیا کرتے تھے یعنی پھونک کر دم
تف دم سے اوڑاتے تھے جو بھوسی	کہ بھی اوڑ لے تھے جو اسمین اور تھے	تھے دل اسطرح ہوے اوڑا کے	خمیر آرد جو پھر بنا لیتے

۵ عَنْ یُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَكَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا فِی سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰی مَا كَانُوا یَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰی هٰذِهِ السُّفَرِ

روایت یونس اسکا ن سے ہے	سند اسکی قتادہ سے اسی ہے	قتادہ کو انس سے ہے سماعت	کہ اسکی جان پر ہو حق کی رحمت
کہا یہ کہ مالک کے پسر نے	کہ فخر دو جہان خیر البشر نے	کھایا خوان پر کھانا لگا کے	طبقچہ میں نہ آیا ان کے آگے
نہ انکے سامنے حاضر ہوئے تھے	کبھی نان تنک یعنی چپاتی	کبھی حضرت نے وہ روٹی کھائی	لب جان بخش تک گر نہ آئی
کہے ہے راوی اخبار ایسا	کہ میں نے پھر قتادہ سے یہ پوچھا	کہ تھے کس چیز پر کھانے کو کھاتے	جناب مصطفےٰ مجھکو بتا دے
جواب ایسا دیا اس خوش سیر نے	قتادہ واقف حال خبر نے	کہ یعنی آپ جب کھانے کو کھاتے	تو دسترخوان پر تھے وہ کھاتے

۶ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَعَتْ لِیْ بِطَعَامٍ فَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِیَ اِلَّا بَكَیْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِیْ فَارَقَ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ مَرَّتَیْنِ فِیْ یَوْمٍ وَاحِدٍ

کہا مسروق نے احوال اپنا	کہ نزد عائشہ مادرم آیا	یہ ام المومنین کے جی میں آیا	کہ میرے واسطے کھانا منگایا
کبھی یہ بات بھی مجھسے سنا میں	کہ سدہا تھا جہاں میں یہ عالم	کبھی کھاتی نہیں ہوں سیر ہو کر	کہ میں یہ چاہتی ہوں از مضطر
کہ دل کو کہول کر اب خوب رو لوں	یہ آب دیدہ اپنے منہ کو دھو لوں	میں پھر صورت ابر بہار ری	مژہ سے ہار اشک ہو جاے جاری
کہا میں نے عرض کیجیا حال	کہ ہے کس واسطے یہ آپکا حال	کیا یہ عائشہ نے مجھکو ارشاد	کہ میں کرتی ہوں اس حال کو یاد
کہ جس حال سے دنیا سے حضرت	بیان کرتی ہوں یعنی وہ حقیقت	قسم ہے مجھکو ذات کبریا کی	کہ تھی حالت یہ محبوب خدا کی
گئے تا ملک بقا سے دنیاے غدار	کہا پاسیر ہو کر روٹی ایک بار	نہ پایا آپ نے ایسا زمانا	کہ کھاتے ایکدن دو بار کھانا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِیْرٍ یَوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ

ہوا یوں اور مروی عائشہ سے | جناب زوجہ خیر الوریٰ سے | کہ نانِ جو سے کبھی دو دن برابر | نہ کھایا شاہ دیں نے پیٹ بھر کر
گئے جو فرزند تک دنیا سے حضرت | رہی لاحق ہی کچھ ایسی عسرت

۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مَا اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا اَکَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰی مَاتَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

کہا ہے یہ انس راوی ولی نے | نہ کھایا خواں پر کھانا نبی نے | بیاں کرتا ہے یہ احوال اُن کا | کبھی نانِ تنک کو بھی نہ کھایا
ہوئی جب تک وفاتِ نسبت احمد سا | یہی دستور حضرت کا رہا سب | سلام حق تعالیٰ اور رحمت | جناب مصطفےٰ پہ تا قیامت

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صِفَةِ اِدَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سالن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اسمیں ۲۹ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

جناب عائشہ وہ بنت صدیق | بیاں کرتی ہیں یہ احوال تحقیق | کہ حضرت نے کیا ارشاد ایسا | کہ بہتر نانخورش ہے کیا ہی سرکہ

۲ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بَطْنَہٗ

سماک نے ایسا کہا ہے | کہ نعمان سے سنا ہے | بیان کرتا تھا یوں وہ حال | کا طالب کہ لوگوں سے یہ احوال
کہ لوگوں کس طرح کا ماجرا ہے | تمہیں کس وجہ میں اشتہا ہے | کہ جو کچھ چاہتا ہے دل تمہارا | اسی کھانے کو کرتے ہو گوارا
قسم کھانے کو عزم میں ہے بیان کرتا | نبی کو یوں تمہارے میں نے دیکھا | کہ ناقص اور ناکارہ سی خرمے | رسول اللہ صلعم نہ پاتے
| وہ خستے جناب پاک کھا کر | شکم اپنے کو کرتے سیر کیسے |

۳ عَنْ زَھْدَمٍ الْجَرْمِیِّ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی فَاُتِیَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحّٰی رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا لَکَ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُہَا تَاْکُلُ شَیْئًا فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰکُلَہَا قَالَ اُدْنُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ

روایت زہدم جرمی کی ہے | حقیقت اس کی دیکھی ہوئی ہے | بیان کرتا ہے وہ یہ صورت حال | کرتے وہ جو ابو موسیٰ خوش اقبال
ہم ان کے پاس تھے مجلس میں جب | کہ وہاں ایسا ہوا احوال ان کا | کہ پہنچا گوشت مرغ خانہ | ہوا حاضر پیش آن لگا
غرض یہ ہے کہ کوئی شخص | وہ مرغ خانگی کا گوشت لایا | پھر اس مجلس کے لوگوں سے کوئی | کنارہ ہو گیا مجلس سے یکبار
| ابو موسیٰ نے فرمایا اس کو | کہ تو کیوں ہو گیا اب یکسو |

کہا اُسنے کہ مینے مرغ دیکھا | کہ وہ اشیائے بدبو کھا رہا تھا | تو پس مینے قسم کھائی با انکار | کہ لحم مرغ کھاؤنگا نہ زنہار

کہا اس سے ابو موسیٰ نے ایسا | کہ آ نزدیک کو کہتا ہے تو کیا | کہ مینے اسطرح دیکھا نبی کو | کہ کھایا لحم مرغ خانگی کو بھی

٤ عن سفينة عن ابيه عن جده قال اكلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لحم حبارى

سفینہ نام ہے ایک مرد والا | روایت اُسنے اپنے باپ کی کی | سفینہ کو پدر نے بھی روایت | پدر سے اپنے کی تا حد غایت

غرض جد سفینہ نے کہا ہے | کہ یہ بھی ماجرا ایکبار کا ہے | کہ مینے آپ کے ہمراہ کھایا | حباری جانور کے لحم کو تھا

٥ عن زهدم الجرمي قال كنا عند ابي موسى قال فقدم طعامه وقدم في طعامه لحم دجاج وفي القوم رجل من بني تيم الله احمر كانه مولى قال فلم يدن فقال له ابو موسى ادن فاني قد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل منه قال اني رأيته ياكل شيئا فقذرته فحلفت ان لا اطعمه ابدا

بیان ہوتی ہے زہدم کی روایت | کہ اس راوی نے کی ایسی روایت | روایت کا یہ ہے راوی کی تفصیل | کہ ہم نزدیک بوموسیٰ تھے [illegible]

کہ وہاں لایا گیا کھانا اور آگے | رکھا آگے ابو موسیٰ کے لاکے | ہوا معلوم یعنی جب کہ دیکھا | اُس میں لحم مرغ خانگی تھا

وہاں اشخاص تھے موجود اکثر | ان اشخاص میں تھا اک احمر | کہ تیم اللہ کی وہ قوم سے تھا | برنگ سرخ تھا وہ مرد زیبا

کہ اپنی قوم کا گویا تھا مولا | نہ آیا پاس جب کھانا کے زنہار | ابو موسیٰ نے جب یہ حال دیکھا | کہا اس سے کہ تو نزدیک آ جا

تحقیق بیان کرتا ہوں ایسا | کہ مینے سرور عالم کو دیکھا | کہ لحم مرغ کھایا مصطفےٰ نے | جناب شافع روز جزا نے

کہا پھر معترض نے یہ مقال | کہ مینے اسطرح دیکھا تھا احوال | یہ مرغ خانگی کچھ کھا رہا تھا | پلید ایسی [illegible]

وہیں کھائی قسم مینے بانکار | کہ کھاؤنگا نہ اسکا گوشت زنہار

٦ عن ابي اسيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا الزيت وادهنوا به فانه من شجرة مباركة

کہا ہے بو اسید با خبر نے | کہ فرمایا ہے یہ خیر البشر نے | کہ تم سب روغن زیتون کھاؤ | بدن میں اپنے یہ روغن لگاؤ

کہ با تحقیق ہے احوال ایسا | کہ ہے روغن بہ برکت شجر کا | ہم اس میں بیان دو حدیثیں اگر وارد | بلفظ و معنی و مضمون واحد

کلام مختصر میں نے اٹھایا | روایات مکرر کو نہ لایا

٧ عن انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعجبه الدباء فاتي بطعام او دعي له فجعلت اتتبعه فاضعه بين يديه لما اعلم انه يعجبه

انس اہل خبر کا پیشوا ہے | کہ خادم آپکی درگاہ کا ہے | بیان کرتا ہے وہ یہ آپکی خو | کہ کدو آتا تھا خوش حضرت نبی کو

ہوا تھا اتفاق کار ایسا | کہ کھانیکو وہان لایا گیا تھا | دیا اوسکے لیے کھانا منگایا | ہوا شک لفظ مین راوی کو پہلا
انس کی گفتگو سے ہے یہ حاصل | کہ آیا تھا کدو بھی اسکی شامل | ہوا تھا مین تو یون آمادہ کار | رکھون تا اسکو آگے اوسکے پہلا
کرتی معلوم مجکو یہ حقیقت | کہ ہوگی اس خورش سے انکو الفت | نقلت

۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ دُبَّاءَ يُقَطَّعُ فقلت
مَا هٰذَا قَالَ نُكَثِّرُ بِهِ طَعَامَنَا قَالَ اَبُو عِيسٰى وَجَابِرٌ هٰذَا هُوَ جَابِرُ بْنُ طَارِقٍ وَيُقَالُ
ابْنُ اَبِي طَارِقٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ الْوَاحِدَ

کہا جابر نے یہ احوال اپنا | کہ مین نزد رسول اللہ آیا | وہان پر آکر مین نے یہ دیکھا | حضور پاک مین رکھا کدو تھا
کہ اسکی آپ قاشین کر رہے تھے | کہا مین نے جناب مصطفےٰ سے | کہ یہ کیا چیز ہے یون آپ بولے | طعام اپنا بڑہاتے ہین ہم اس سے
غرض ہے یہ کہ فرمایا سبب ہے | کہ اس سے نانخورش ہوتا ہے افزون | روایت تو ہوئی اتمام بیان ہم | ولیکن اسم جابر مین اختلاف
ابو عیسیٰ بیان کرتا ہے ایسا | کہ یہ جابر تو ہے طارق کا بیٹا | کسی نے ذکر ایسا بھی کیا ہے | اسے ابن ابی طارق کہا ہے
بہر صورت یہ جابر نام راوی | ہوا ثابت کہ ہے مرد صحابی | ولیکن ہے حقیقت سطر کی | حدیث اس سے بجز ایک ہی

۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صنعه
قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ

انس کہتا ہے تھا اک مرد درزی | ضیافت اوسنے کی حضرت نبی کی | پکایا اسنے کھانا اونکی خاطر | ہوا مین آپکے ہمراہ حاضر
غرض حضرت کے جب رونق افزا | طعام اسطرح کا نزدیک لایا | کہ تھے نان جو اور شوربا تھا | کدو و لحم خشک اسمین ملا تھا
دیکھی اسکو ہی مین نے حقیقت | کہ ختم انبیا آثار رحمت | میان کاسہ دست پاک لاکر | کدو کی قاش ہر سو ڈہونڈتے
اسی دن سے کدو ہے مجکو محبوب | ہمیشہ اسکو مین کہتا ہون مرغوب

۱۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

جناب عائشہ کرتی بیان ہے | باداب نبی رطب اللسان ہے | کہ تھا حضرت نبی کا حال ایسا | کہ رکھتے دوست وہ شہد و حلوا

۱۱ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّأَ

جناب ام سلمہ کی روایت | ہوئی وارد یہان ایسی روایت | کہ اسنے پہلوے بریان بھنا | رکھا نزد نبی لاکر وہ پہلو

سنو پھر بعد کا حال نمایان کیا کچھ نوش جان وہ لحم بریان اٹھے پھر افتخار آفرینش گل زیب بہار آفرینش
ہوئے معروف وہ سوئے عبادت لگے پڑھنے نماز اسوقت حضرت نفرمایا وضو لیکن مکرر کیا تھا اکتفا اول وضو پر

(۱۲) عن عبد اللہ ابن الحارث قال اکلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شواء فی المسجد

یہ عبد اللہ ہے حارث کا بیٹا بیان کرتا ہے باطرز دل آرا کہ تھی اسطرح کی تقریب اک آن کہ ہم کھاتے تھے کھانا آپکے ساتھ
رسول اللہ تھے مسجد مین بیٹھے وہان وہ لحم بریان کھا رہے تھے

(۱۳) عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ضفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتی بجنب مشوی ثم اخذ الشفرۃ فجعل یحز لی بہا منہ قال فجاء بلال یؤذنہ بالصلوۃ فالقی الشفرۃ فقال ما لہ تربت یداہ قال وکان شاربہ قد وفی فقال لہ اقصہ لک علی سواک او قصہ علی سواک

مغیرہ ایک شب ہمراہ حضرت ہوا تھا داخل بزم ضیافت بیان کرتا ہے وہ اسطرح کا بیان کہ وہان لایا گیا تھا لحم بریان
جناب پاک پھر کارد اٹھا کر لگے وہ گوشت کے ٹکڑے بنانے غرض میرے لئے وہ لحم بریان جدا کا ٹکڑا کرکے آپ تھے وہان
پھراتے مین بلال آکر پکارا اذان دینے لگا وہ آشکارا لگے ارشاد کرنے شاہ والا دلاتا تھا مگر وقت عشا یاد
یہان حضرت نے پھر کارد کو ڈالا لگے ارشاد کرنے شاہ والا کہ ہے اسکے لئے یعنی یہ کیا بات کہ خاک آلود اسکی ہو جبین ہات
یہان شارح نے کی تشریح و تفسیر کہ تھا یہ کچھ مقصود تقریر کہ تونے دی اذان کیا جلد آکر مناسب تھا توقف کچھ یہان پر
نہایت وقت تھا باقی عشا کا بہت ہنگام تھا یاد خدا کا ابھی کھانے ہی کو ہم کھا رہے تھے خورش سے ہم نہین فارغ ہوئے تھے
نہ تھا مناسب کچھ جو اتنا کہ کھا لیتے باطمینان کھانا پھر اسکی بعد کرتے ہم عبادت باطمینان مستحکم عبادت
یہی راوی نے بیان اور بھی کہ گذری یہ حقیقت تھی اتفاقات کہ موئی لب تھے ذن کے نہایت طوالت کر گئے تھے حد علت
کہا یہ آپنے ادروںکے اذاک تراشون موئی لب چوب مسواک دیا مسواک پر رکھ موئی لب کو بلال اب قطع کر دون لب کے
یہان یہ کلمہ تردید لایا ہوا تھا شک مگر راوی کو پیدا

عن ابی ہریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنہس منہا

حدیث پاک کا یہ ماجرا ہے کہ مروی ابو ہریرہ سے ہوا ہے کہ کچھ ایک لحم وہان لایا گیا تھا غرض نبی حاضر کیا تھا
اسی یعنی لحم شانہ اس دم کوئی لایا بہ پیش فخر عالم وہ یعنی جانتا تھا یہ حقیقت کہ لحم شانہ سے رکھتے ہیں رغبت
جناب پاک لحم شانہ لیکے بدندان مبارک کاٹتے تھے پسند خاطر اقدس جو وہ تھا تو اسطرح وہ لحم شانہ کھایا

عن ابن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الذراع قال وسم فی الذراع وکان یری ان الیہود

ہوا ثابت بقول ابن مسعود	یہ حال احمد ممدوح و محمود	کہ تھا سردار عالم کا یہ عالم	وہ ہوتے گوشت سے شانہ کے خرم
انہیں مرغوب تھا بکری کا شانہ	خورش اسکی پسند جاودانہ	ہوا تھا ایکدن اسطرح کا حال	کہ تھے وہان جو یہودان بد فعال
انھون نے زہر حضرت کو دیا تھا	یہودونے فریب ایسا کیا تھا	کہ شانہ ایکدن بکری کا لیکر	ملایا زہر تھا اوسمین سراسر
کیا جب لحم زہر آلودہ حاضر	ہوا اُسوقت یہ اعجاز ظاہر	کہ بے کام و زبان بولا وہ شانہ	کیا اسنے کلام دوستانہ
کہ مجھ مین کر گیا ہے سم سرایت	نہ فرماوین تناول مجھکو حضرت	وہین دست مبارک کو اٹھایا	رسول اللہ نے اسکو نہ کھایا

حدثنا عن ابی عبید قال طبخت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدرا وکان یعجبہ الذراع فناولتہ الذراع ثم قال ناولنی الذراع فناولتہ ثم قال ناولنی الذراع فقلت یا رسول اللہ وکم للشاۃ من ذراع فقال والذی نفسی بیدہ لو سکت لناولتنی الذراع بعد ذراع ما دعوت

کلام بوعبید اسطرح کا ہے	کہ یہ بھی ایکدن کا ماجرا ہے	کہ مین نے واسطے حضرت نبی کا	نبی ہاشمی ابطحی کے
میان دیگ لحم ایک پکا تھا	ہوئے سردار عالم رونق افزا	پسند تھے حضرت کی خوبی جاودانا	پسند آتا انہیں بکری کا شانہ
تو مین نے ایک شانہ کو نکالا	رکھا لاکر حضور شاہ والا	کیا جب نوش جان حضرت نبی نے	تو پھر کرنے لگے ارشاد مجھسے
کہ لا تو اور شانہ میری خاطر	کیا اسکو بھی لاکے مین نے حاضر	کیا بار سوم ارشاد مجھکو	کہ شانہ اور بھی نزدیک لا تو
کیا اظہار پھر مین نے یہ اُنسے	کہ شانے ہوتے مین بکری کے کتنے	عجائب یعنی یہ تو ماجرا ہے	کہان بکری مین شانہ تیسرا ہے
قسم پھر آپنے اسطرح کھائی	کہ ہے سوگند ذات کبریائی	بقدرت ہے جسکی میری جان نیر	اگر خاموش تو رہتا یہان پر
نکرتا تو اگر تکرار کی بات	تو کھلتی اسجگہ اسرار کی بات	نہ دینے مین کچھ تکرار لاتا	جہان تک مانگتا مین دیتا جاتا

حدثنا عن عائشۃ قالت ما کان الذراع احب اللحم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن کان لا یجد اللحم الا غبا وکان یعجل الیہا لانہا اعجلہا نضجا

سنو اب قول حضرت عائشہ کا	کہ ام المومنین کہتی ہین ایسا	نہ تھا حضرت کو لحم شانہ محبوب	مگر یہ بات تھی منظور و مطلوب
جو آتا تھا کبھی ان کو میسر	تو وہ اس لحم کو رکھتے تھے خوشتر	بسوئی لحم شانہ جو کہ حضرت	کیا کرتے شتابی اور سرعت
	تو اس جلدی کی تھی یہ وجہ پنہان	کہ وہ ہوتا بجلدی پختہ بریان	

حدثنا عن عبد اللہ بن جعفر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اطیب اللحم لحم الظہر

یہان راوی ہوا جعفر کا بیٹا	کہ مین نے آپ سے ایسا سنا تھا	جناب سرور کونین سے یعنی	کہ وصف لحم تھے ارشاد کرتے
	کہ سارے گوشتوں سے گوشت بہتر	یہ لحم پشت ہے پاکیزہ خوشتر	

عن ام ہانی قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعندک شیء فقلت لا الا خبز یابس وخل فقال ہاتی ما اقفر بیت من ادم فیہ خل

بیان کرتی ہیں حضرت ام ہانی	کہ ہیں دختر وہ حضرت کے چچا کی	کہ میرے ہاں رسول اللہ آئے	یعنی مرحمت تشریف لائے
ہوا مجکو یہ حکم اشرف الناس	کہ کچھ کھانے کو ہے اسدم ترے پاس	کہا میں نے کہ ہوں اسوقت ایسی	نہیں کچھ خیر میرے پاس حاضر
مگر ہے ایک نان خشک اسجا	بجای نانخورش ہے او سرکا	کیا ارشاد حضرت نے کہ لاؤ	وہ روٹی اور سرکہ اب جو دونوں
نہیں محتاج وہ گھر نانخورش کا			کہ موجود ہی جس جگہ موجود سرکا

عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام

ابی موسی ہوا راوی خبر کا	حدیث ہادی جن و بشر کا	کہ فرماتے تھے یوں عالم کے سردار	یہ فضل عائشہ ہے عورتوں پر
	کہ جیسی ہے ثرید اوروں پہ توفیق	سبھی کھانوں کی افضل ہے بتحقیق	

عن ابی ہریرۃ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضا من ثور اقط

ثم راٰہ اکل من کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضا

بیان بوہریرہ ہے بتصدیق	کہ انہنے آپ کو دیکھا بتحقیق	کہ کھا کر آپ نے ثمرا اقط کا	وضو بھی بجا اسکی پھر کیا تھا
پھر اس کے بعد کھاتا ہو ...	کہ دیکھی یہ حقیقت بھی ہے	کہ گوشت شانہ بکری کو کھا کر	لگے پڑھنے نماز اسوقت سرور
تناول کرکے لیکن ...	وضو پھر نہ حضرت نے کیا تھا	یہاں پر اہل تحقیق خبر نے	لکھا ہے شارحان معتبر نے
	وضو سے یہاں مناسب یہ خبر ہے مراد شستن دست و دہن ہے		

عن انس بن مالک قال اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صفیۃ بتمر وسویق

انس کہتا ہے جب بی بی کی	صفیہ سے ہوئے سرور وہی	کیا تھا آپ نے ایسا ولیمہ	کہ تھا خرما و ستو کا ولیمہ
ولیمہ اسکو کہتے ہیں عرب میں	مقام و مسکن و محبوب ...	کہ جب شوہر دولہن کو بیاہ لاوے	وہ اپنے گھر میں کچھ کھانا پکاوے
	کھلاوے اپنے یار و اقربا کو	ولیمہ کی یہ ہے تفسیر سن لو	

عن سلمی ان الحسن بن علی وابن عباس وابن جعفر اتوہا فقالوا لہا اصنعی لنا طعاما مما کان یعجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحسن اکلہ فقالت یا بنی لا تشتہیہ الیوم قال بلی اصنعیہ لنا قال فقامت فاخذت شیئا من الشعیر فطحنتہ ثم جعلتہ فی قدر وصبت علیہ شیئا من زیت ودقت الفلفل والتوابل

ثُمَّ قَرَّبَتْهُ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ هٰذَا مَا كَانَ يُعْجِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ أَكْلَهُ

سنو احوال سلمہ کی زبان کا	کیا اظہار عورت نے ایسا	کہ یعنی وہ حسن فرزند حیدر	پسر عباس کا اور ابن جعفر
سبھی تینوں کو باہم سات آئے	جہان سلمہ تھی وہان تشریف لائے	کہا اس سے کہ کھانا ہمکو پکا تو	ہمارے واسطے اسلوح کا تو
کہ خوش آتا تھا جو حضرت نبی کو	سمجھتے تھے خورش کا اسکو نیکو	کہا سلمہ نے یون انسے کہ بیٹا	نہ آویگا تمہین اب یہ خوش کھانا
انھون نے پھر کہا اس سے بہ تکرار	ہماری واسطے کچھ بھی مہیّار	کہا راوی نے وہ بی بی پھر اٹھکر	کہا پاک جو لیکے آئی آسیا پر
پھر انکو پیش کر آرد بنا کے	رکھا وہ دیگچی کی بیچ لاکے	کچھ اسپر روغن زیتون ملایا	ملائے اسمین فلفل اور زیرا
یہ پھر کہنے لگی انسے وہ بی بی	کہ ان چیزون سے ہے ترکیب اسکی	کہ جن سے آپ تھے خوشحال ہوتے	خورش کھاکے اسکے اسطرح جیتے

ح عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِنَا فَذَبَحْنَا لَهُ شَاةً فَقَالَ كَأَنَّهُمْ عَلِمُوا أَنَّا نُحِبُّ اللَّحْمَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

زبان جابر فرخندہ گفتار	ہوئی ہے اس حقیقت سے گہربار	کہ حضرت سرور کونین آئے	ہمارے گھر ہی تشریف لائے
کیا بس ایک بکرو ہمنے ذبح	بجائے خلق محمود و ممدوح	کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا	کہ تھا معلوم ان لوگون کو گویا
کہ ہمکو ہے محبت لحم کے سات	ہوا اس ذبح سے یعنی یہ اثبات	طوالت اس خبر مین بیشتر ہے	کہا راوی نے اسجا مختصر ہے

ح عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

ہوا منقول جابر کی زبان سے	کہ نکلے آپ جب اپنے مکان سے	غرض مین بھی تو تھا ہمراہ دم	کہ یہ ظاہر ہوا احوال اُسدم
ہوئے داخل زن انصار کے یہان	جناب رہنمائی جن و انسان	زن انصار نے بکری کو لیکر	کیا بس ذبح از بہر پیمبر
جناب مخزن اخلاق نیکو	لگے کرنے تناول لحم بز کو	کیا پھر لاکے اس عورت نے حاضر	چھوہارون کا طبق کہ انکی خاطر
رسول اللہ نے خرمے کو کھایا	پھر اسکے بعد وقت ظہر آیا	وضو فرمایا حضرت مصطفی نے	نماز اسدم پڑھی خیر الوری نے
فراغت آپنے جسوقت پائی	حضور پاک مین وہ زن پھر آئی	بقیہ جو رہا تھا لحم بز کا	اسے پیش حضرت لاکے رکھا
تناول کرکے پھر اس لحم کو بھی	نماز عصر حضرت نے ادا کی	نفرمایا وضو لیکن مکرر	کیا تھا اتقا اول وضو پر

ح عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ مَہْ یَا عَلِیُّ فَإِنَّکَ نَاقِہٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِیٌّ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْکُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَہُمْ سِلْقًا وَشَعِیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مِنْ ھٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّہٗ ھٰذَا أَوْفَقُ لَکَ

جو ثابت بقول اُمّ منذر	کہ وہ یہ ماجرا کرتی ہے ظاہر	کہ میرے یہاں نبی تشریف لائے	علی مرتضیٰ بھی ساتھ آئے
ہمارے یہاں دوال نخلِ خرما	کہ تھیں اُس وقت موجود وہیا	چھوارے آنکے کھانے کچھ نبی نے	ہمراہ نبی کھائے علی نے
کیا ارشاد حضرت نے علی کو	کہ اب تم یا علی انکو نہ کھاؤ	کہ یعنی ناتواں ہو تم نہایت	تمہیں تحقیق ہے لاحق نقاہت
علی نے تھی جو بیماری اُٹھائی	تو حضرت نے یہ بات اُنکو سُنائی	کہا ہے اُمّ منذر نے پھر ایسا	کہ یعنی میں نے یہ احوال دیکھا
علی مرتضیٰ بیٹھے ہوئے تھے	رسول اللہ خرمے کھا رہے تھے	پھر آگے قول ہے منذر کی ماں کا	کہ اُنکے واسطے میں نے بنایا
بنایا یعنی آش سلق وجو کو	تو حضرت نے کہا حیدر کھاؤ	کہ اسکا حال تو اسطرح پہ ہے	کہ تمسے یہ موافق سربسر ہے
ہو الفظ دوال جو ہے تحریر	تو اب اُس لفظ کی کرتا ہوں تفسیر	عرب میں ہے دوال اُسکا رکھا نام	کہ خوشہ شاخ خرما پر ہے تمام
نجائی جس گھڑی انگو پادیں	اُنھیں ہمراہ خرما کاٹ لاویں	چھوارونکی بھری شاخیں سراسر	وہ اپنے گھر میں لٹکاتے ہیں لاکر
توقف اسکو اُنکے گھر میں ہو جب	تو یک کر اسکا ہر خوشہ رطب ہو	یہ جسکا وصف شارح نے کیا ہے	دوال اُس کے تئیں کہنا بجا ہے

تخ عَنْ عَائِشَۃَ أُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْتِیْنِیْ فَیَقُوْلُ أَعِنْدَکِ غَدَاءٌ فَأَقُوْلُ لَا قَالَتْ فَیَقُوْلُ إِنِّیْ صَائِمٌ قَالَتْ فَأَتَانَا یَوْمًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ إِنَّہٗ أُھْدِیَتْ لَنَا ھَدِیَّۃٌ قَالَ وَمَا ھِیَ قُلْتُ حَیْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّیْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ أَکَلَ

جنابِ عائشہ فرخندہ افعال	بیاں کرتی ہیں حضرت کا یہ احوال	کہ تھے جو آپ میرے یہاں گئے	تو وہ اسطرح تھے ارشاد کرتے
کہ تیرے پاس ہے اسوقت موجود	طعام روز میں کچھ ہے کہ مفقود	یہ سنکر آپ فرماتے تھے ایما	بقول خاص انّی صائم کا
کہ یعنی کہ نہیں موجود کھانا	تو میں کرتا ہوں روزہ کا ارادہ	کہا ہے عائشہ نے اور یہ بھی	کہ صورت اسطرح کی ایکدن تھی
کہ آئے میرے یہاں ختم رسالت	تو کی معروض میں نے یہ حقیقت	کہ ہے ہدیہ ہمارے یہاں کچھ آیا	کیا ارشاد حضرت نے وہ ہے کیا
کہا میں نے کہ جسکا حیس ہے نام	وہ ہدیہ آگیا ہے گا ابھی گلفام	کیا ارشاد تو ہو اس سے آگاہ	کہ میں نے صبح کے روزہ کی تھی چاہ
کیا یعنی ارادہ صوم کا تھا	بہ ہنگام سحر میں جو اُٹھا تھا	بیان اب عائشہ کرتی ہیں ایسا	کہ حضرت نے پھر اُس کھانا کو کھایا
یہاں لکھتے ہیں اکثر اہل اخبار	کہ صوم نفل میں صائم ہے مختار	پس از نیت گر اُسکے دل میں آئے	کہ کھانا کھائے بیشک وہ کھاوے
	کہا لیکن قضا اُسکے تئیں ہے	کہا بعضوں نے کچھ واجب نہیں ہے	

تخ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَخَذَ کِسْرَۃً

مِن خُبزِ الشَّعِیرِ فَوَضَعَ عَلَیھَا تَمرَۃً ثُمَّ قَالَ ھٰذِہٖ اِدَامُ ھٰذِہٖ فَاَکَلَ

بیاں کرتا ہے عبد اللہ ایسا	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا	کہ ٹکڑا نان جو کا ایک لیکر	رکھا اس ایک خرما اسکے اوپر
پھر اسکے بعد فرمایا ہویدا	کہ ہے یہ نانخورش یعنی اس کا	کیا پھر نوش جاں فخر عرب نے	جناب مصطفےٰ محبوب رب نے

۲۹ عَن اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعجِبُہُ الثُّفلُ قَالَ عَبدُ اللّٰہِ یَعنِی مَا بَقِیَ مِنَ الطَّعَامِ

بیاں کرتا ہوں اب ثفل انس کو	کہ تھی ایسی رسول اللہ کی خو	کہ بچ رہتا تھا جو کھانیکا تھا	جناب پاک ہوتے اس سے خوشحال
غرض یہ ہے کہ جو پس ماندہ ریزہ	کہ رہ جاتا میان دیگ کا	خوش آتا تھا وہ ختم المرسلیں کو	جناب رحمۃ للعالمین کو

بَابُ مَا جَاءَ فِی صِفَۃِ وُضُوءِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عِندَ الطَّعَامِ

یہ باب ہے بیان صفت وضو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نزدیک کھانیکے اور اس میں دو حدیثیں ہیں

۱ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَیہِ الطَّعَامُ فَقَالُوا اَلَا نَاتِیکَ بِوَضُوءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرتُ بِالوُضُوءِ اِذَا قُمتُ اِلَی الصَّلٰوۃِ

وضو ہے نام غسل خاص کا لیکن ہوا ثابت | کہیں یہ ہاتھ دھونے میں بھی استعمال پاتا ہے

خبر وارد یہ عبد اللہ سے ہے	کیا یوں اس نے راہ گفتگو کی	کہ ختم انبیا مفروغ ہو کے	برامد جو ہوئے بیت خلا سے
حضور سرور سردار عالم	رکھا لوگوں نے کھانا لاکے ہمدم	رکھا کھانا کیا معروض ایسا	کہ ہم لائیں نہیں پانی وضو کا
کیا تب آپ نے یہ انکو ارشاد	کہ یعنی تم رکھو اس بات کو یاد	کہ جو حکم خدا میرے تئیں ہے	تو وہ ہرگز سوا اسکے نہیں ہے
	کہ یعنی جب نماز اٹھکر پڑھوں میں	وضو کے لئے اسکو کروں میں	

۲ عَن سَلمَانَ اَنَّہُ قَالَ قَرَأتُ فِی التَّورٰۃِ اَنَّ بَرَکَۃَ الطَّعَامِ الوُضُوءُ بَعدَہُ فَذَکَرتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَاَخبَرتُہُ بِمَا قَرَأتُ فِی التَّورٰۃِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بَرَکَۃُ الطَّعَامِ الوُضُوءُ قَبلَہُ وَالوُضُوءُ بَعدَہُ

بیان اس بات کا سلمان کرتا	کہ یوں میں نے پڑھا توریت میں تھا	کہ دھونا ہاتھ کا کھانیکو کھا کر	یہی کھانیکی ہے برکت سراسر
غرض توریت کی پھر یہ حقیقت	بیاں کی میں نے جا کر پیش حضرت	خبر دی آپکو اس چیز کے سات	پڑھی تھی میں نے جو توریت میں بات
کیا اس آپ نے ارشاد مجکو	کہ اب اس بات کو بھی جانیو تو	کہ قبل و بعد خوردن ہاتھ دھونا	یہی کھانے میں ہے برکت کا ہونا

بَابُ مَا جَاءَ فِی قَولِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَبلَ الطَّعَامِ وَبَعدَ مَا یَفرُغُ مِنہُ

یہ باب ہے بیان قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قبل کھانا کھانے کے اور بعد فراغت کے اور اس میں سات حدیثیں ہیں

۱ عَن اَبِی اَیُّوبَ الاَنصَارِیِّ قَالَ کُنَّا عِندَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَومًا فَقُرِّبَ اِلَیہِ طَعَامٌ

ثم اکلنا ما کان اعظم برکۃ منہ اول ما اکلنا وّلا اقل برکۃ فی اخرہ قلنا یا رسول اللہ کیف هذا قال انا ذکرنا اسم اللہ تعالی حین اکلنا ثم قعد من اکل و لم یسم اللہ تعالی فاکل معہ الشیطان

جناب سید کونین قبل و بعد کھانے کے ۔ کیا کرتے تھے جو کچھ وہ سب لکھنے میں آتا ہے

ابی ایوب کی یہ روایت	کہ ہم تھے ایکدن نزدیک حضرت	کہ بس اُسوقت کھانا کھانیکو آیا	کوئی کھانا نہ دیکھا میں نے ایسا
کہ ہوئے جو طعام از روے برکت	زیادہ اُس سے اول میں بنسبت	غرض یہ ہے کہ ہمنے وہ جو کھایا	تو اُسمیں اسطرحکا وصف پایا
پھر اُس کھانے میں ہمنے آخر کار	عدیم البرکتی کے پائے آثار	کہا تب آپ سے ہمنے یہ قول	کہ کچھ کیجئے بیاں کیفیت حال
کہ یعنی اُس خورش میں خیر و برکت	ہوئی محسوس اول میں بکثرت	پھر آخر ہو گئی وہ خیر معدوم	ہمیں اسکا نہیں احوال معلوم
کہا حضرت نے ہاں یہ ماجرا تھا	کہ ہمنے لیا نام خدا تھا	لیا وقت خورش نام الہی	اُسی کے واسطے سے خیر آئی
پھر ایسا شخص اُس کھانے پر آیا	کہ کھاتے وقت نام حق بھلایا	تو بس شیطان نے کھایا ساتھ اسکے	ہوئی زائل وہ برکت اس خورش سے

۲ خ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فنسی ان یذکر اللہ تعالی علی طعامہ فلیقل بسم اللہ اولہ و آخرہ

حدیث عائشہ اس طرح آئی	کہ فرماتے تھے محبوب الہی	کہ جب تم میں سے کھاوے کوئی کھانا	اُسے ہو اور ایسا سہو پیدا
وہ یعنی از رہ نسیان بھولے	کہ ہنگام خورش نام خدا لے	غرض اُس کے تئیں لازم ہے یہ بات	فراموشی سے ہو فارغ جس اوقات
	کہے وہ یعنی کر کے غور آخر	کہ بسم اللہ اول اور آخر	

۳ خ عن عمر بن ابی سلمۃ انہ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عندہ طعام فقال ادن یا بنی فسم اللہ تعالی وکل بیمینک وکل مما یلیک

عمر ہے یہ ابی سلمہ کا بیٹا	بیاں کرتا ہے وہ یہ حال اپنا	کہ آیا پاس حضرت مصطفا کے	طعام اُس دم رکھا تھا انکے آگے
کہا از راہ شفقت یا بنیّ	ہمارے پاس یعنی آ بنیّ	تناول کر خدا کا نام لیکے	بدست راست اپنے سامنے کی

۴ خ عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین

جناب بوسعید اس طرح گویا	کہ یہ دستور تھا حضرت نبی کا	کہ جب پاتے تھے کھانے سے فراغت	تو یوں حمد خدا کرتے تھے حضرت
کہ حمد بیحد اسکو سزا ہے	کہ جسنے ہمکو کھانیکو دیا ہے	پلایا ہمکو پانی کے تئیں ہے	بنایا اُس نے ہمکو مسلمیں ہے

۵ خ عن ابی امامۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفعت مائدتہ من بین یدیہ یقول الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مودع ولا مستغنی عنہ ربنا

ہوا ہے بو اُمامہ سے یہ منقول	کہ تھا یوں آپکا دستور معمول	کہ دسترخوان جب از پیش حضرت	اُٹھایا جاتا تھا باخیر و برکت
تو فرماتے تھے حضرت ابن دعا کو	تمامی حمد ہے ثابت خدا کو	بیاں حمداً کثیراً طیباً کا	رسول اللہ کا وردِ زباں تھا
کہ یعنی حمد وافر طیب و پاک	کہ ہووے خیر ہی سے وہ شرفناک	نہ ہو وہ حمد قابل چھوڑنیکے	نہ ہووے سب بے نیازی اور اس سے
	غرض ایسا وظیفہ آپکا تھا	بلفظ ربنا ختم دعا تھا	

ح ۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الطَّعَامَ فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ

جنابِ عائشہ کہتی ہیں یہ بات	کہ یعنی یوں ہوے اتفاقات	کہ تھے حضرت نبی کھانیکو تم	کچھ ایک اصحاب تھے ہمراہ آنکے
رسول اللہ کے وہ یار و احباب	جلیس بزم تھے اُس دم چھ صحاب	کہ وہاں ناگاہ اعرابی جو آیا	وہ کھانا اُسنے دو لقموں میں کھایا
کیا حضرت نے تب ارشاد ایسا	کہ گر یہ شخص بسم اللہ کہتا	تو یہ کھانا تمہیں کرتا کفایت	غرض تم سیر ہوتے حد غایت

ح ۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

ہوا مفہوم گفتارِ انس سے	کہ تھے حضرت نبی ارشاد کرتے	کہ اُس بندہ سے ہی اللہ راضی	کہ عادت جسکی ہو تحقیق ایسی
کہ ہووے ایک لقمہ ہی خور جناب	وہ یا سیراب ہو پیکر دے آب	کرے وہ اُسکا پہ شکر باری	رہے اُسکی زباں پر حمد باری

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَدَحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

ح ۱ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيظًا مُضَبَّبًا بِحَدِيدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ هٰذَا قَدَحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قسیم کوثر و تسنیم کے کاسہ کی کیفیت | سنو لے تشنگان شوق کیا راوی سناتا ہے

انس یارِ نبی کا یار ثابت	بیاں کرتا ہے یہ گفتار ثابت	کہ وہ جو تھا انس مالک کا بیٹا	نکالا اُس نے کاسہ چوب کا تھا
پیالہ وہ دکھایا ہم کو لا کر	ہوے آگاہ اُس سے ہم سراسر	کیا تیار اُس کو چوب سے تھا	سطبری تھی پیالہ میں ہویدا
پشیزی اُس پہ آہن کی لگی تھی	لگی تھی اُس پہ آہن کی پشیزی	کہا پھر مجھ کو یا ثابت انس نے	مخاطب ہو کے فرمایا مجھی سے
	کہ یعنی یہ پیالہ جو دھرا ہے	یہ کاسہ کاسۂ خیر الوریٰ ہے	

ح ۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَاءَ وَالنَّبِيذَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ

اس کا اور یہ قول سکر ریز | کہ کام جان ہے گویا شیر و شکر | قسم کھا کے بیان کرتا تھا ایسا | کہ اس کا سہی میں ہے جی پلایا
رسول خدا کو از قسم آبی | سبھی شہد و نبید و شیر سانی

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صِفَةِ فَاکِهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میوہ خوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں پانچ حدیثیں ہیں

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَأْکُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

شرف کیوں کر دم اس میوہ کو جو اثمار جنت پر | لب لعل مبارک تک جسے مقسوم لاتا ہے
ابی فرزند سے جعفر کے یہ بات | وہ ہے موسوم عبد اللہ کے سات | بیان کرتا ہے وہ راوی روایات | جو ہی مذکور یہ اس کی روایات
کہ حضرت سید کونین کھاتے | خیار تر کو با خرمائے تر تھے

(۲) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَأْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ

کیا ہے عائشہ نے یہاں یہ مذکور | کہ تھا حضرت نبی کا یہ بھی دستور | کہ خربوزہ اچھا رطب سے ملا کر | جناب سرور عالم تھے کھاتے

(۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ الْخِرْبِزِ وَالرُّطَبِ

انس بھی یہاں بتشریح عبارت | بیان اس طرح کرتا ہے حقیقت | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا | بوقت خوردن بطیخ و خرما
حضرت نوش جاں کرتے تھے ہمدم | چھوارے اور خربوزے کو باہم

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوْا بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَفِیْ مُدِّنَا اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَبْدُكَ وَخَلِیْلُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَکَّةَ وَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهٖ لِمَکَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ قَالَ ثُمَّ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ یَرَاهُ فَیُعْطِیْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ

بیان ہے ابوہریرہ کی زباں کا | ہوا ہے وہ مبین اس بیان کا | کہ تھے اخلاص جو اہل مدینہ | یہ ان لوگوں کا طور اکثر تھا قرینہ
کہ جب وہ دیکھتے اول ثمر کو | تو لاتے نوبر سیراب تر کو | بہ پیش نوبہار دشت جنت | بطور ہدیہ بہر یمن و برکت
رسول حق جب وہ پھل اٹھاتے | یہ الفاظ دعا کے تھے لب پہ لاتے | کہ اے اللہ کر برکت ہویدا | ہمارے واسطے میوہ میں پیدا
خدایا اور برکت رکھ عطا سے | ہمارے اس مدینہ میں بہ تائید | الٰہی اور کر برکت کو ظاہر | ہمارے وزن صاع و مد میں حاضر
خدا کا بندہ خاص تیرا | کہ ہے کا نام ابراہیم جس کا | اسے تحقیق مجھے دوستی ہے | وہ تیرا دوست پیغمبر نبی ہے

الٰہی میں بھی ہوں بندہ تمہارا | نبی بھی ہوں تمہارا آشکارا | خدایا تجھ سے جو اس نے دعا کی | برائے مکہ تھی جو التجا کی
الٰہی میں بھی اب کرتا دعا ہوں | مدینہ کے لئے وہ چاہتا ہوں | کہ ابراہیم نے چاہا ہے جیسا | ز بہر مکہ کی ہے جو تمنا
وہی ہے آرزو میری خدایا | مدینہ کے لئے ہے وہ تمنا | دو چنداں اس سے بھی بہر مدینہ | دعا گو ہوں پئے شہر مدینہ
پھر اس کے بعد فرماتے سدا کی | کہ تھی عادت جناب مصطفےٰ کی | کہ آتا تھا نظر جو طفل اصغر | جناب مصطفےٰ اس کو بلا کر
عطا کرتے تھے اس نو رس ثمر کو | غرض طفل صغیر نو پسر کو

۵ ح عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ بَعَثَنِي مُعَاذٌ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَعَلَيْهِ أَجْرٌ مِنْ قِثَّاءٍ زُغْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْقِثَّاءَ فَأَتَيْتُهُ بِهِ وَعِنْدَهُ حِلْيَةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلَأَ يَدَهُ مِنْهَا فَأَعْطَانِيهِ

کہا بنت معوذ نے یہ احوال | کہ ہے اس طرح کیفیت حال | کہ تھا جو معاذ ابن عفرا | طبق دیکر مجھے بھیجا اس نے
رکھے خرمائے تر تھے اس کے اندر | چنی تھیں ککڑیاں کچھ ان کے اوپر | وہ ایسی ککڑیاں تھیں تازہ و تر | نمایاں جن کے ریشے تھے سراسر
غرض جو آپ کی ٹھہری تھی عادت | کہ وہ ککڑی سے رکھتے تھے محبت | تو بس میں اس طبق کو آئی لیکے | جناب سرور عالم کے آگے
طبق لائی تو میں نے وہاں دیکھا | کہ زیور پاس حضرت کے رکھا تھا | کہ ان کے واسطے تحقیق آیا | وہ زیور جانب بحرین سے تھا
رسول اللہ نے بھر ہاتھ بھر کر | عطا مجھکو کیا اس میں سے زیور

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میں پینے کی چیز کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ

بذکر وصف آب طرز آشنا سید من حضرت | مذاق جان کیا کیا لطف و کیفیت اٹھاتا ہے
بوصف شربت ختم نبوت | جناب عائشہ سے ہے روایت | کہ تھا محبوب نزد شہ دیں | خنک شربت نہایت سرد و شیریں

۲ ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِيَ الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا

مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ

کہا عباس کے بیٹے نے ایسا کہ میں حضرت نبی کے ساتھ آیا
نقط میں کیا کہ خالد کو بھی لائے ن میمونہ کے گھر میں جبکہ لائے
جناب زوجہ سرور عالم تبرک شیر آئیں پیش اس دم
ن میمونہ جو ام المومنیں تھیں ہمارے واسطے وہ شیر لائیں
جناب سرور کون و مکاں نے کیا کچھ نوش جاں وہ شیر لے کے
بسبت راس میں بیٹھا ہوا تھا ادھر بائیں طرف خالد تھا بیٹھا
غرض پی کر جناب پاک نے شیر مخاطب ہو کے کی یوں مجھ سے تقریر
کہ یعنی پی چکا اول میں اس کو احق و مستحق اب بعد ہے تو
ولیکن تو اگر چاہے خوشی سے تو پہلے شیر خالد کے تئیں دے
بیاں کرتے ہیں عبداللہ احوال کہ میں نے یوں کہا حضرت سے فی الحال
کہ مجھکو ہے بھلا کب یہ گوارا کہ ہے جو شیر پس خوردہ تمہارا
کروں میں دوسرے پر اس کو ایثار نہیں منظور ہے یہ بات زنہار
کیا پھر آپ نے ارشاد اس دم کہ کھانا جس کو دے خلاق عالم
اسے لازم ہے پڑھنا اس جا مناسب شکر ہے اپنے خدا کا
کہ اے اللہ اس کھانے کے اندر ہمارے واسطے برکت عطا کر
کھلا تو ہم کو کھانا اور ایسا کہ ہووے اس سے بہتر اور اچھا
کیا یہ اور بھی حضرت نے ارشاد پلائے شیر جس کو رب جواد
غرض لازم ہے اس کو شکر باری زباں پر اس کی ہو یہ بات جاری
کہ اس میں کر عنایت رب عزت بہت کچھ خیر و افزایش بنہایت
غرض وہ تو عطا اس طرح کی ہو زیادہ اور افزوں اس سے بھی ہو
بیاں کرتا ہے راوی آخر کار کیا یوں آپ نے ارشاد و اظہار
کہ کوئی شے نہیں ایسی یہاں پر کہ ہووے کھانے پینے کی برابر
مگر یہ شیر کہ ہے بات حاصل کہ ہے وہ کھانے پینے کے مقابل

بَابُ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان طریق آشامیدن رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

ح ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

کہا ہے ابن عباس ولی نے کہ محبوب خدا حضرت نبی نے
پیا اس طرح آب چاہ زمزم کہ تھے اس دم کھڑے سرور عالم

ح ۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا

کہا ہے عمرو نے اس خبر سے اسے اسناد ہے اپنے پدر سے
پدر بھی عمرو کا تا جد غایت ہے اپنے باپ سے کرتا روایت
یہ جد عمرو کے کہتے ہیں نے دیکھا جناب سرور کونین کو تھا
کہ پانی نوش جاں کرتے نبی تھے کھڑے ہو کر کبھی اور گاہ بیٹھے

ح ۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ

بیاں کرتے ہیں عبداللہ ایسا کہ میں نے آپ کو پانی پلایا
پلایا یعنی اس چاہ زمزم کیا پس نوش جاں حضرت نے اس دم

غرض یہ ہے کہ وقت علالت آنکہ تشریف لائے حضرت محبوب وہاب

٣ ح عن النزال بن سبرة قال أُتي علي بكوز من ماء وهو في الرحبة فأخذ منه كفا فغسل يديه ومضمض واستنشق ومسح وجهه وذراعيه ورأسه ثم شرب منه وهو قائم ثم قال هذا وضوء من لم يحدث هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل

بیاں اب راوی اخبار نزال	عیاں کرتا ہے کیفیت حال	کہ از بہر علی شیر وہاب	کوئی لے کرکے آیا کوزہ آب
وہ اک حجرہ جو تھا مسجد کے اندر	اسی کے درمیاں بیٹھے تھے حضرت	کف والا میں اس آب لیکے	علی نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے
دہن کو پھر کیا کلی سے سیراب	پھر اس کے بعد ڈالا ناک میں آب	کیا مسح بروی پاک اطہر	کیا پونچوں پہ بھی مسح سراسر
اسی کوزے سے پھر حضرت علی نے	پیا کچھ آب اس حق کے ولی نے	غرض یہ ہے پیا پانی جس ہنگام	کھڑے تھے حیدر فرخندہ فرجام
کیا ارشاد اس کے بعد ایسا	کہ یعنی یہ وضو ہے اس کسی کا	بحال خود وضو جس شخص کا ہے	وضو ایسا اسے کرنا بجا ہے
	رسول اللہ کو تھا میں نے دیکھا	انہوں نے بھی وضو ایسا کیا تھا	

٤ ح عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الاناء ثلاثا اذا شرب ويقول هو امرأ وأروى

انس نے یہاں سناکر یہ بیاں کو	کیا سیراب مشتاقوں کی جاں کو	کہ پانی نوش جاں جب آپ کرتے	تو اس کے درمیاں دم تین بھرتے
بظرف آب وقت خوردن آب	وہ لیکن تین دم لیتے تھے سیراب	کہا کرتے تھے حضرت اور یہ بات	کہ پینا آپ کا اس طرح کے سات
	گوارندہ غرض یہ بیشتر ہے	طراوت دینے والا سر بسر ہے	

٥ ح عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا شرب تنفس مرتين

بذکر آب نوشی ابن عباس	بیاں کرتے ہیں حال اشرف الناس	کہ جب پانی کو پیتے شاہ ابرار	تو وہ پانی میں دم لیتے تھے دوبار

٦ ح عن كبشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فشرب من في قربة معلقة قائما فقمت الى فيها فقطعته۔

بیاں کبشہ نے کی ہے یہ حقیقت	کہ لائے جبکہ یاں تشریف حضرت	مرے گھر مشک پانی کی دھری تھی	کہ وہ لٹکی ہوئی پانی بھری تھی
غرض مشک معلق کے دہن سے	پیا حضرت نے پانی منہ لگا کے	کیا تھا نوش جاں وہ آب جس دم	کھڑے تھے اس گھڑی سرور عالم
بیاں کرتی ہیں کبشہ پھر یہ حال	اٹھی میں مشک کی جانب کو فی الحال	وہیں میں نے کیا اس کا بریدہ	کٹا ہوئے منہ وہ دہاں رسیدہ
نہ کوئی اور اسکو منہ میں لاوے	کس و ناکس کے منہ میں نہ آوے	حقیقت یہ بھی شارح نے لکھی ہے	یہاں یہ دوسری تقریر کی ہے
کہ اس نے جو وہاں مشک کا منہ	تو اس کے کاٹنے کا یہ سبب تھا	کہ اس جو رہتے تھے ہیں حضرت	وہاں مشک کو کاٹا بہ برکت

هذا ولكنه كان يتكلم بكلام بين فصل يحفظه من جلس إليه

کلام سرور عالم کا یہ فیض نمایاں ہے		کہ جہل و کفر کے مُردوں کو وہ ابتک جلاتا ہے	
جناب عائشہ کرتی ہیں اظہار	کہ ایسی تو نہ تھی حضرت کی گفتار	کہ جیسی تم یہ باتیں جلد پیہم	کیا کرتے ہو تو گو بیش یا کم
مگر ایسا کلام مصطفا تھا	کہ ایک ایک حرف آپ کا تھا	جناب پاک محبوب الٰہی	بیاں کرتے تھے با طرز صفائی
کہ انکے پاس جو ہوتا تھا بیٹھا			کلام پاک فوراً یاد کرتا

(٢) عن أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعيد الكلمة ثلاثا لتعقل عنه

دکھاتے ہے انس ابن [illegible]	کہ گفتار نبی کا تھا یہ احوال	کہ اک اک بات کو از روئے تفہیم	کہا کرتے سہ بارہ آپ تقریر
	کہ تا اسرار حضرت عالم کی باتیں	بخوبی اور آسانی سمجھ لیں	

(٣) عن الحسن بن علي قال سألت خالي هند بن أبي هالة وكان وصافا فقلت صف لي
منطق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم متواصل
الأحزان دائم الفكرة ليست له راحة طويل السكت لا يتكلم في غير حاجة يفتتح الكلام
ويختمه باسم الله ويتكلم بجوامع الكلم كلامه فصل لا فضول ولا تقصير ليس بالجافي
ولا المهين يعظم النعمة وإن دقت لا يذم منها شيئا غير أنه لم يكن يذم ذواقا ولا يمدحه ولا
تغضبه الدنيا ولا ما كان لها فإذا تعدي الحق لم يقم لغضبه شيء حتى ينتصر له ولا يغضب
لنفسه ولا ينتصر لها إذا أشار أشار بكفه كلها وإذا تعجب قلبها وإذا تحدث اتصل بها
فضرب براحته اليمنى بطن إبهامه اليسرى وإذا غضب أعرض وأشاح وإذا فرح غض
طرفه جل ضحكه التبسم يفتر عن مثل حب الغمام

حسن فرزند حیدر کی روایت	بعینہ اس طرح یہ مروی ہے آیت	کہ ہند ابن ابی ہالہ سے پوچھا	حسن ابن علی نے حال اسکا
تھا کیسا کلام پاک اطہر	جناب سرور عالم یہاں کی	کہ تو وصّاف ہے حال نبی کا	جناب مستطاب احمدی کا
کہا انہے یہ سبط شاہ دیں سے	وہ رہتے دائمی اندوہگیں تھے	سدا رہتے تھے وہ اندوہگیں سے	نہایت فکر میں کھوئے ہوئے تھے
نبی رحمت جناب مصطفا کو	شفیع عاصیاں خیر الوریٰ کو	بہت خاموش رہتے آپ دائم	وہ بے حاجت کبھی کہتے نہ تھی بات
کلام حق اللہ کا نام	لیا کرتے تھے آغاز و بانجام	کلام مختصر وہ آپ کا تھا	کہ مضمون معانی سے بھرا تھا
تھا انکا اور سب کلام	کیا کرتا تھا تمیز حق و باطل	باندازہ مناسب تھی وہ گفتار	کمی بیشی نہ تھا کچھ حاصل کلام

جفا عادت نہ تھی خیر البشر کی | نہ لوگوں پر حقارت سے نظر کی | اگر ملتی انھیں تھوڑی بھی نعمت | تو اسکو جانتے باشان عظمت
مذمت وہ نہیں کرتے تھے اصلا | کسی کھانے کی گو ہوتا نہ اچھا | اگرچہ وہ مذمت بھی نہ کرتے | مگر تعریف بھی اُسکی نہ کرتے
انھیں غصہ میں لاتی تھی نہ دنیا | نہ کار دنیوی غصہ میں لاتا | ولیکن امر دین کا رب یکتا | رسول اللہ آتے تھے غضب میں
جو امر دین میں ہوتا فرق پیدا | تو وھاں تاب تحمل تھی نہ اصلا | یہاں تک آپ ہوتے تھے غضبناک | کہ ہوتے منتقم بے خوف و بے باک
پر اپنے واسطے از روئے رحمت | کسی پر خشمگین ہوتے نہ حضرت | نہ بدلہ بھی کسی سے آپ لیتے | نہ اپنے واسطے وا رنج دیتے
سنو یہ اور بھی دستور حضرت | کسی جانب اگر کرتے اشارت | کف دست مبارک سے تمامًا | کیا کرتے تھے حضرت بھلا یا
اگر ہوتی تعجب کی کوئی بات | اُلٹتے تھے ہتھیلی کو اس اوقات | بہنگام سخن دستور یہ تھا | ملاتے تھے کف دست صفا
ہتھیلی ہاتھ سیدھے کی اُٹھا کر | وہ بائیں ہاتھ کی جانب کو لاکر | کف یمنی سے باطن دست چپ کے | بر انگشت صفا کو مارتے تھے
مقرر ہے عرب میں یعنی یہ بات | کہ ماریں بات کہتے ہاتھ پر ہات | سو یہ بھی عادت خیر البشر تھی | غرض وقت سخن اسپر نظر تھی
عدیم المثل تھی یہ آپ کی خو | اگر لاتا کوئی غصہ میں آنکو | تو وہ از رہ فضل عین الطاف | گزرتے جرم سے اُسکے وہیں صاف
نہ کلفت اُس سے کچھ خاطر میں لاتے | سراسر لطف ہی سے پیش آتے | اگر ہوتا خوشی کا اُنپہ عالم | تو کرتے بند چشم پاک آسدم
بہنگام سرور و وقت فرحت | رسول اللہ رکھتے تھے یہ عادت | لب لعل قسیم جو حسن کو فخر | تبسم میں رہا کرتے تھے اکثر
لب خنداں کا تھا انکے یہ عالم | تبسم سے بھرے ہنستے تھے کم کم | بشکل ژالہ وہ دندان نمایاں | ہنسی کے وقت ہوتے تھے عیاں

باب ما جاء فی ضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان ہنسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

ح عن جابر بن سمرة قال كان في ساقي رسول الله صلى الله عليه وسلم حموشة وكان لا يضحك إلا تبسما فكنت إذا نظرت إليه قلت أكحل العينين وليس بأكحل

لب خنداں کا اُس گل کے یہ اعجاز تبسم ہے | کہ جو گنج قفس میں ہم اسیروں کو ہنساتا ہے

صبا لائی لب جاں بخش کو بو | دیا مژدہ فرو خاطروں کو | تبسم کا یہ کس کے ذکر آیا | ہمارا غنچۂ خاطر کھلایا
اگرچہ بادل ناشاد ہیں ہم | اسیر غصۂ صیاد ہیں ہم | مگر سنکر کسی کا مسکرانا | خوشی کا یاد آتا ہے زمانا
اب ایسی کیفیت حال ہے ہمکو | ہو نہیں ہے ہنسی آنکھوں میں اسکو | ہنساتا ہے کسی کا مسکرانا | رلاتا ہے فراق روئے رعنا
بس اب کافی ہے آگے حکایت | کہ ہے اب عزم اظہار روایت | کہا جابر نے ساق پاک شاہ لا | نحیفی تھی عجب باریک زیبا
کروں تعریف کیا انکی ہنسی کی | ہنسی اسطرح کی ہوا کرتی تھی | لب خنداں ہیں با عین تجسم | تبسم تھا تبسم تھا تبسم

نظر جن کی چشم نبی پر | تو دیکھیں سرمہ گوں وہ چشم اطہر | سیہ چشمی مگر بے سرمہ وہاں تھے | وہ مژگاں سیہ آرام جاں تھے

٢ عن عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما رأيت احدا اكثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه

یہ عبداللہ ہے حارث کا بیٹا | وہ کہتا ہے کوئی میں نے نہ دیکھا | تبسم میں زیادہ شاہ دیں سے | جناب رحمۃ للعالمین سے

٣ عن ابی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انی اعلم اول رجل یدخل الجنة و
آخر رجل یخرج من النار یؤتی بالرجل یوم القیامة فیقال اعرضوا علیه صغار ذنوبه ونحوا
عنه کبارها فیقال له عملت یوم کذا کذا وکذا وهو مقر لا ینکر وهو مشفق من کبارها
فیقال اعطوه مکان کل سیئة عملها حسنة فیقول ان لی ذنوبا ما اراها
ههنا قال ابو ذر فلقد رأیت رسول الله صلى الله علیه وسلم ضحک حتی بدت نواجذه

ابوذر کا کلام معتبر ہے | کہ وہ ہم صحبت خیر البشر ہے | کہا اسنے کہ فرمایا نبی نے | جناب واقف سر خفی نے
کہ میں اس شخص کو پہچانتا ہوں | بہ تحقیق معرفت جانتا ہوں | کہ اول ہوگا وہ جنت میں داخل | ہوا یعنی یہ اسکو فضل حاصل
اسے بھی جانتا ہوں میں مقرر | کہ دوزخ سے بھی نکلے گا وہ آخر | سنو ہے ایک کا اس طرح احوال | کہ لائینگے اسے محشر میں فی الحال
فرشتوں کو یہ ہوگا حکم صادر | کہ تم اس کے گناہان صغائر | تمامی سامنے لاکر دکھاؤ | مگر جرم کبیرہ کو چھپاؤ
وہیں جانچیگا اس سے جرم پوچھا | بتا تو نے کیا تھا ایسا ایسا | فلانے روز تو نے خطا کی | فلانے وقت یعنی یہ جفا کی
غرض اقرار وہ سب کا کریگا | کبیروں سے مگر ڈرتا رہیگا | کہ ہوں ظاہر اگر وہ جرم پنہاں | تو میرا حال ہو کیسا پریشاں
غرض اسکے تئیں یزدان رحمٰن | کریگا یعنی رحمت سے یہ فرمان | کہ اس مجرم نے جو ظاہر بدی کی | بدل دو ہر بدی سے ایک نیکی
پھر کا پھر تو وہ مجرم گنہگار | جو دیکھیگا عیاں رحمت کے آثار | کہ میرے اور بھی ہیں جرم پنہاں | نہیں میں دیکھتا انکا اثر یہاں
غرض اسکی یہ ہوگی بس سخن سے | گناہ ہونگے بھی خدا ایکی سب بدلے | ابوذر نے کہا جس وقت حضرت | ہویدا کرچکے یہاں تک حقیقت
تو میں نے خندہ زن حضرت کو دیکھا | ہنسا تا آنکہ دندان مبارک ہوا | ہنسی کے وقت بالنور تجلا | ہوئے ظاہر وہ دندان مصفا

٤ عن جریر بن عبد الله قال ما حجبنی رسول الله صلى الله علیه وسلم منذ اسلمت ولا رآنی الا تبسم

جریر ابن عبداللہ نے بیاں | حقیقت کو کیا اپنی نمایاں | کہ میں جس روز سے اسلام لایا | رسول اللہ کی خدمت میں آیا
مجھے روکا کبھی وہ مجھ پہ | حجاب ہو تو کسی سے تھا میں | اسلام سیکھا جب ہوتے تھے | تو حضرت دیکھتے ہی مجھکو ہنستے

٥ عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم انی لاعرف
آخر اهل النار خروجا رجل یخرج منها زحفا فیقال له انطلق فادخل الجنة قال فیذهب

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ
فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى فَيُقَالُ لَهُ
فَإِنَّ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ
قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

بقول صادق فرزند مسعود | روایت یون ہوئی مذکور و مشہور | کہا اس خادم خیر الورا نے | کہ فرمایا جناب مصطفا نے
کہ مین پہچانتا ہون اس بشر کو | مقیم دوزخ دنار و شرر کو | کہ آخر سب سے وہ بندہ خدا کا | چھٹیگا آتش دوزخ سے اسیا
کہ ضعف و ناتوانی کے سبب سے | وہ یون نکلیگا اس جا غضب سے | کہ ہوویگا سر نیوں گرپڑتا | چلیگا بسکہ دشواری سے رستا
ملیگا اسکو یون حکم الٰہی | کہ تو اب جلد ہو جنت کو راہی | کھڑا ہوویگا وہ جنت مین آکر | وہان لوگونکو دیکھیگا نظر بھر
کہ وہ اپنے مکانونمین مکین ہین | مکانات جنان خالی نہین ہین | پھرے وہ دیکھکر ایوان جنت | پھر آویگا بسوئی رب عزت
کہیگا آکے وہ اے رب باری | بھری جنت ہے خلقت سے تمہاری | کوئی خالی نہین ہے قصر و ایوان | بجاے خود ہر اک انسان ہے وہان
خداوند جہان اس سے کہیگا | تجھے کچھ یاد بھی ہے وہ زمانا | کہ جسکے درمیان اسوقت تھا تو | ہوا یعنی وہان سے اب جدا تو
کہیگا وہ کہ لے غفار سبحان | مجھے تو وہ زمانہ یاد ہے ہان | پھر اسکے واسطے یہ حکم ہوگا | کہ تو اظہار کر اپنی تمنا
کریگا اپنی وہ حاجت کو اظہار | تو اس سے یون کہیگا رب غفار | کہ لے جو ہے ترے دلکی تمنا | زیادہ دس گنا لے مثل دنیا
غرض سنکر یہ ارشاد عنایت | کہیگا وہ غریق بحر حیرت | کہ مجھ سے اب ہنسی کرتے ہو کیا تم | کہ دیتے ہو جہان سے دس گنا تم
غرض تم بادشاہ لامکان ہو | خداوند زمین و آسمان ہو | بھلا مجھ بندہ محتاج کیسات | ہنسی کی آپ فرماتے ہین بات
کہا راوی نے دو عالم کے سرور | یہانتک ذکر لائے جب زبانپر | تو مینے آپ کو تحقیق دیکھا | ہنسے یہانتک کہ دندان ہوگئے وا

ح ٦ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ
قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ
نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ تَعَالٰى يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ أَحَدٌ غَيْرِي

علی ابن ربیعہ متقی ہے | علی مرتضی کا تابعی ہے | کیا اُنسے بیان یہ حال ایسا | کہ مین حضرت علی کے پاس آیا

غرض اسوقت ہاں حیدر کی | سواری کے لیے مرکب تھا حاضر | رکابیں مرکب میں رکھا پا | تو میں نے علی کا حال دیکھا

لیا نام خدا اول مضمون سے | کیا آگاہ سب گرون کو اس سے | پڑھا الحمد کو بعد کے سات | لگے وہ پشت پر اسکے جس آن تا

پھر اسکے بعد سبحان الذی کو | لگے پڑھنے وہ با آواز نیکو | یہ آیت پڑھ چکے جسوقت سب کی | پڑھا الحمد کو پھر تین باری

سہ نوبت پھر کہا اللہ اکبر | لگے پڑھنے پھر استغفار حیدر | ہنسے پھر بعد اسکے شاہ مردان | ہوئے سو مردان لب خندہ کنان

کیا یہ عرض ہمنے بوالحسن سے | کہ ہیں کسواسطے آپ ہنستے | کہا حضرت علی نے مجھ سا ایسا | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا

کہ ہیں جسطرح ہنگام سواری | بجا لایا یہ حمد و شکر باری | اسی صورت سے پڑھ کر پھر تکبیر جسدم | تو یہ سب پڑھ کے سوا یہ دو عالم

لگے ہنسنے بعنوان ولا را | تو میں نے سرور عالم سے پوچھا | کہ آئی کیوں ہنسی اسوقت تمکو | ہمیں بھی اس ہنسی کی کچھ خبر دو

کہا بس آپ نے ارشاد اسدم | کہ رب جز و کل خلاق عالم | بعین مرحمت ہوتا ہے خوشنود | کہ جسدم کوئی عبد رب معبود

نیاز و عجز سے کرتا ہے گفتار | کہ مجکو بخش دے اے رب غفار | خداوند جہان یہ جانتا ہے | کہ اس بندہ کو میرا آسرا ہے

کوئی میرے سوا اسکی خطا کو | نہ بخشے گا نہ بخشے گا کسی سے | غرض ہو جائے راضی رب عزت | ہنسا وے کیوں نہ مجکو فرحت

ح عن سعدٍ قال سعدٌ لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم ضحك يوم الخندق حتى بدت نواجذه قال قلت كيف كان قال كان رجلٌ معه ترسٌ وكان سعدٌ راميًا وكان يقول كذا وكذا بالترس يغطي جبهته فنزع له سعدٌ بسهمٍ فلما رفع رأسه رماه فلم يخطئ هذه منه يعني جبهته وانقلب وشال برجله فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه قلت من أي شيءٍ ضحك قال من فعله بالرجل

بیان راوی سعد باسعادت | بیان کرتا ہے یہ حال حقیقت | کہ روز جنگ خندق سرور دیں | ہوئے خندان بعنوان [illegible]

رسول اللہ کے اسوقت دندان | ہوئے شفاف موتی سے نمایاں | کہا پھر سعد سے عامر نے آیا | ہوئے کیوں خندہ زن سلطان عالم

کہا اسنے کہ تھا یہ اجمال | کہ آیا ایک کافر لیکے ڈھال | سر اپنا ڈہال سے کافر چھپا کر | رہا بکتا بڑی باتیں ستمگر

ادہر میں خادم خیر العباد تھا | کہ میرا تیر لگتا بے خطا تھا | اٹھایا اسنے جسدم فرق ناپاک | تو میں نے تیر مارا اسطرح تاک

[illegible] | گرا مردود فورا کھا کے چکر | قدم جو اٹھ گیا اس بے حیا کا | ستر مردود کافر کا ہوا وا

ہنسے اسدم رسول اللہ ایسا | کہ آئے تھے نظر دندان والا | دوبارہ سعد سے عامر نے پوچھا | کہ کیا باعث تھا حضرت کی ہنسی کا

کہا اس نے کہ تیر سعد کا کر | جگر وہ مرد جسکے میں نے | یہ فعل سعد کیا انکو خوش آیا | کہ جسنے آپکو اتنا ہنسایا

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مِزَاحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان مین ہنسی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوس باب مین ۵ حدیثین ہین

ح ١ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ يَعْنِي يُمَازِحُهُ

مزاح وطیب مین جو آپ فرماتے تھے یاروں سے | ہنساتے تھے انہین ہم کو بھی حیران رولاتا ہے

عجائب بات ہے یہ دل لگی کی | کہ حضرت نے بھی یاروں سے ہنسی کی | ولیکن وہ مزاح وطیب کے ساتھ | فضولی کی نفرماتے کبھی بات

انس کہتا ہے حضرت مصطفےٰ نے | کہا مجکو کہ اے دو کان والے | ابو عیسیٰ نے بیان تشریح کی ہے | کہ یہ حضرت کا انداز ہنسی ہے

ح ٢ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِاَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

انس کہتا ہے یہ خلق نبی تھا | کہ رہتے تھے بہت وہ ہمسے ملتا | باخلاق حسن تھے آپ موصوف | بعنوان مزاح وطیب معروف

عجب کچھ سرور عالم کا تھا حال | کہ تھا ہر طرح سے ایثار افضال | مرا تھا ایک بھائی مجھسے چھوٹا | کہ طائر ایک دن بچے نے پالا

نغیر اسکو تو کہتے ہین بتازی | وہ بچہ اوس سے تھا مشغول بازی | غرض جب مر گیا وہ طیر اسکا | تو وہ بچہ ہوا غمگین بہت سا

رسول اللہ نے اسوقت ایسا | زرا وطیب اس بچے سے پوچھا | نغیر اے بو عمیر اب کیا ہوا | وہ طائر ساتھ تیرے کر گیا کیا

ح ٣ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّي لَا اَقُولُ اِلَّا حَقًّا

بیان بوہریرہ ہے ہویدا | کہ تھا اصحاب نے حضرت سے پوچھا | کہ تم بھی یا رسول اللہ ہمسے | مزاح وطیب کرتے ہو کرم سے

کہا حضرت نے یہ خوبی نبی ہے | مزاح وطیب مین بھی راستی ہے | اگر کرتا ہون کچھ طیب کی بات | تو ہو کرتی ہے وہ تحقیق کے ساتھ

ح ٤ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوقُ

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا | کہ حضرت سے کسی نے تھا چاہا | کہ مجکو کچھ عنایت ہو سواری | کرون تا سفر کچھ یار داری

کیا ارشاد اس سائل سے ایسا | تجھے مین دونگا بچہ اونٹنی کا | چڑھا دونگا تجھے مین اسکے اوپر | کہا اسنے چڑھونگا آہ کیونکر

کہا پھر آپ نے اسکو ہویدا | کہ ہر اشتر ہے بچہ اونٹنی کا

ح ٥ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرًا وَكَانَ يُهْدِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ

اگر یہاں سے کوئی بوڑھا گیا ہے | وہاں وہ نوجوان سی سال کا ہے | خداوند تعالیٰ نے بھی اس کی | کلام پاک میں یہ خبر دی
زنان اہل جنت کی حقیقت | بیان کرتا ہے یہ رب عزت | کہ ہم انکو وہاں ایسا کرینگے | دوشیزہ خوبرو زیبا کریں گے
برعنائی کرینگے بکر ان کو | رہیں گی شوہروں کے ساتھ خوش خو | وہ شوہر دوست ہونگی با دل شاد | موافق سات انکی اور ہمزاد

باب ما جاء في صفة كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب صفت کلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں نو حدیثیں ہیں

(١) عن عائشة قالت قيل لها هل كان النبي صلى الله عليه وسلم يتمثل بشيء من الشعر قالت كان يتمثل بشعر ابن رواحة ويتمثل يقول ع ويأتيك بالأخبار من لم تزود

بتقریب سخن جو آپ نے موزوں کلامی کی | بیاں وہ حال بھی کافی بموزونی سناتا ہے

کسی سائل نے حضرت عائشہ سے | کیا تھا حال استفسار آکے | کہ ختم انبیاء نے شعر موزوں | کیا بھی تھا زباں سے اپنی مقرون
بوصف حال تمثیل و حکایت | کبھی اشعار بھی پڑھتے تھے حضرت | کہا اس سے یہ ام المومنین نے | پڑھا تھا شعر ختم المرسلین نے
وہ تھا ابن رواحہ کی زباں کا | بہ تمثیل ہاں اس کو پڑھا تھا | ستبدي لك الأيام ما كنت جاهلا | ويأتيك بالأخبار من لم تزود
سنو یہ ترجمہ اس شعر کا ہے | رسول اللہ نے جسکو پڑھا ہے | کرے اب اس کو ظاہر جلد ایام | کہ تو غافل رہا اس سے بنا کام
خبر لیکر کہ ہے وہ شخص آیا | نہیں تو نے جسے توشہ دیا تھا

(٢) عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد ع ألا كل شيء ما خلا الله باطل وكاد أمية بن أبي الصلت أن يسلم آخر وكل نعيم لا محالة زائل

بیاں ہے بو ہریرہ سے روایت | کہ وصف شعر میں کہتے تھے حضرت | کہ شاعر کا جو قول راستی ہے | لبید اس شعر کا شاعر مگر ہے
تحقیق بیاں اس نے کہا ہے | کہ جانو چیز جو غیر خدا ہے | وہ ہے بس فانی و بے اصل باطل | زوال نعمت دنیا ہے حاصل
کیا حضرت نے یہ بھی قول ظاہر | کہ ہے وہ جو امیہ ایک شاعر | اور اسکے باپ کا صلت ہے نام | بزودی وہ مشرف ہو باسلام

(٣) عن جندب بن سفيان البجلي قال أصاب حجر إصبع رسول الله صلى الله عليه وسلم فدميت فقال هل أنت إلا إصبع دميت وفي سبيل الله ما لقيت

بیان کرتا ہے یہ جندب صحابی | کہ زخمی جب ہوئی حضرت کی انگلی | احد کی جنگ کا ہنگامہ جب ہوا تھا | کہ پتھر ایک انگلی پر لگا تھا
ہوا انگشت سے جب خون جاری | تو فرمانے لگے حضرت یہ موزوں | کہ اے انگشت تو نوبت رسیدی | بہ دیدی در رہ حق آنچہ دیدی

(٤) عن البراء بن عازب قال قال له رجل أفررتم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

یا ابا عمارة فقال لا واللّٰہ ما ولّی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولکن ولّی سرعان الناس تلقتہم ہوازن بالنبل ورسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی بغلتہ وابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب اخذ بلجامہا ورسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول انا النبی لا کذب

براء کے پاس آیا ایک سائل	لگا اس طرح سے کہنے وہ قائل	کہ تم سب لوگ ہمراہِ نبی سے	بوقتِ جنگ تھے ایکبار بھاگے
براء عازب یارِ نبی کا	کلامِ معترض سے دل بھر آیا	لگا کہنے کہ سوگند خدا ہے	یہ تیرا اعتراض نارسا ہے
رسول اللہ بھاگے تھے نہ زنہار	ہزیمت سے انہیں تھا سخت انکار	صحابہ آپکے بھی پُر رضا تھے	نہایت جان نثار و دل فدا تھے
رہے وہ مستقل باصد جرأت	لڑے جسوقت کفاروں سے حضرت	مگر کچھ لوگ کرتے تھے شتابی	انہیں حاصل ہوئی ایسی خرابی
کہ جب تُکّے لگا تیروں کا باراں	ہوئے وہ لوگ آپس سے پریشاں	ولیکن اُس گھڑی ختمِ رسالت	سواری بغلہ تھی باشان و شوکت
ابو سفیان جو تھا حارث کا بیٹا	رسول اللہ کا وہ ابن عم تھا	عنانِ مرکبِ سردارِ عالم	وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے تھا اُس دم
رسول اللہ کرتے تھے ارادا	کہ ہو دیں حاملِ ادبارِ اعدا	مگر وہ ابن عم خیر الورا کا	زروئے مصلحت تھامے ہوئے تھا
عجب کچھ حال تھا محبوبِ رب کا	ہراس و خوف تھا انکو نہ اصلا	بعینِ جرأت و فرطِ شجاعت	رجز پڑھنے لگے اُسوقت حضرت
کہ میں ایسا نبی مصطفےٰ ہوں	کہ صدق و راستی ہی بولتا ہوں	بتحقیق بیاں کرتا ہوں ایسا	کہ عبد المطلب ہے میرا دادا

عن ثابت عن انس ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم دخل مکة فی عمرة القضاء وابن رواحة یمشی بین یدیہ وہو یقول

بیان کرتا ہے یہ احوال ثابت	کہ ہے قولِ انس ہر حال ثابت	کہ ہنگامِ قضائے عمرہ حضرت	ہوئے داخل میاں مکہ حضرت
تو وہاں ابن رواحہ نام شاعر	کہ تھا وہ شاعرِ زیبا منظر	یہ دو شعر پڑھتا آگے آگے	چلا آتا تھا حضرت مصطفےٰ کے

خلوا بنی الکفار عن سبیلہ	الیوم نضربکم علی تنزیلہ
ضربا یزیل الہام عن مقیلہ	ویذہل الخلیل عن خلیلہ

کہ وہاں ہوا حال قومِ کفار	کہ یہاں تک شعر لائے شاہ ابرار	باَمرِ محکمِ تنزیل اُس دن	کریں گے قتل تم لوگوں کو گن گن
ہمیں ہیں کہ ایسی ضرب تیغ	کرا او ردائی تمامی کا سر سے	پڑیگی تم پہ ایسی مار پر مار	کہ اُس شدت میں بھولے یار کو یار
کہا ابن رواحہ سے عمر نے	کہ اشعار تو حضرت کے آگے	میاں مکہ میں پڑھ رہا ہے	بھلا کب شعر پڑھنے کی یہ جا ہے
کہا ارشاد حضرت نے عمر کو	کہ کچھ رک سمت اسد حجر تو	کہ کفاروں کو اس کا شعر تو ہی	زیادہ تیر سے لگتا ہے

عن جابر بن سمرة قال جالست النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اکثر من مائة مرة وکان اصحابہ

یَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَیَتَذَاكَرُوْنَ اَشْیَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ۔

بیاں کرتا ہے جابر یہ حقیقت | کہ میں سو بار سے زیادہ بکثرت | ہوا ہوں ہم نشین بزم والا | وہاں اصحاب کا یہ حال دیکھا
کیا کرتے تھے وہ اشعار خوانی | اگر حضرت بلاتے تھے گرانی | مضامین زمان جاہلیت | ہوا کرتے تھے شعروں میں صنعت
کبھی خاموش رہتے آپ سنکے | کبھی کرتے تبسم سات انکے

ح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِیْدٍ اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

کہا ہے بوہریرہ مقتدا نے | کہ فرمایا نبی مصطفےٰ نے | کہ اشعار عرب سے قول پوچھا | بیاں ہے یہ لبید خوش زباں کا
الا کل شیء ما خلا اللہ باطل | و کل نعیم لا محالۃ زائل

ح عَنِ الشَّرِیْدِ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْشَدْتُهٗ مِائَةَ قَافِیَةٍ مِنْ قَوْلِ اُمَیَّةَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ كُلَّمَا اَنْشَدْتُهٗ بَیْتًا قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیْهِ حَتّٰی اَنْشَدْتُهٗ مِائَةً یَعْنِیْ بَیْتًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَادَ لَیُسْلِمُ

شرید خوش زباں کا یہ بیاں ہے | کہ میں نے یوں کیا تھا راہ کو طے | ردیف سرور کون و مکاں تھا | پس پشت نبی بیٹھا رواں تھا
بتقریب بیاں کرتا تھا اظہار | امیہ نام شاعر کے کچھ اشعار | غرض جب تک کہ چپ ہوتا تھا دلدار | تو فرماتے تھے حضرت اور بھی ہاں
بحکم سید کونین ہر بار | اسی صورت پڑھے جاتا تھا اشعار | برائے خاطر سردار عالم | پڑھے تھے اکسو اشعار پیہم
غرض میں پڑھ چکا جب سو اشعار | تو فرمایا یہ مجھ سے آخر کار | کہ شان شعر سے ہے یہ نمایاں | نزد ہے یہ امیہ ہو مسلماں

ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْهِ قَائِمًا یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ یُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا یُنَافِحُ اَوْ یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

جناب عائشہ کرتی ہیں ظاہر | کہ تھا حسان نامی وہ جو شاعر | جناب مصطفےٰ کا مدح خواں تھا | مدیح خاتم پیغمبراں تھا
تو اسکے واسطے مسجد کے اندر | رسول اللہ رکھدیتے تھے منبر | کھڑا ہو کر وہ اس منبر پہ ہر دم | بیاں کرتا تھا وصف فخر عالم
و یا کفار کی کرتا مذمت | کہ تھے وہ دشمن ختم نبوت | رسول اللہ فرماتے تھے ایسا | کہ ہے حسان جو ثابت کا
تو اسکے واسطے باری تعالیٰ | کہ جبریل امیں امداد کرتا | غرض اس کام میں جب تک ہے | مقرر اس پہ تائید ملک ہے

باب ما جاء في كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم في السمر

باب بیان کلام کرنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں بصورت افسانہ کے بیچ اردو حصہ شب ہیں

ح عن عائشة رضي الله عنها قالت حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة نساءه حديثا فقالت امرأة منهن كأن الحديث حديث خرافة فقال أتدرون ما خرافة إن خرافة كان رجلا من عذرة أسرته الجن في الجاهلية فمكث فيهم دهرا ثم ردوه إلى الإنس فكان يحدث الناس بما رأى فيهم من الأعاجيب فقال الناس حديث خرافة .

جناب شان رحمت صورت افسانہ جو باتیں | کیا کرتے تھے اب احوال وہ لکھنے میں آتا ہے

جناب عائشہ کرتی ہیں یاں بیاں | بیاں اس طرح سے افسانہ خواں ہیں | کہ حضرت نے میان اہل خانہ | سنایا ایک شب سب کو فسانہ
تمامی زوجہ خیر الورا سے | کہا تھا ایک نے یوں مصطفا سے | کہ یہ تو آپ کا ایسا بیاں ہے | خرافہ سے مگر دیتا نشاں ہے
لگی کہنے جناب نیک فرجام | خرافہ یہ بھلا کس چیز کا نام | پھر آپ نے انکو یہ پوچھے بتایا | خرافہ نام تھا ایک شخص ایسا
کیا جنات نے اس کو گرفتار | رہا مدت تلک انمیں ۔ چار | یہ ہے مذکور ایام جہالت | ہوا یہ سانحہ از قبل بعثت
پھر اسکے بعد جنات پریشاں | اسے پہونچا گئے با جنس انساں | وہ انمیں ایک مدت تک رہا تھا | وہاں کا حال جو دیکھا کیا تھا
بیاں کرتا تھا از روئے عجائب | مقالات عجب حکایات غرائب | غرض اچھے فسانہ ہو بندرت | خرافہ سے اسے دیتے ہیں نسبت

حدیث ام زرع

یعنے حدیث خرافہ ہے ۱۲

ح عن عائشة رضي الله عنها قالت جلست إحدى عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن ألا يكتمن من أخبار أزواجهن شيئا .

جناب عائشہ سے ہے یہ مروی | کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں اکٹھی | یقیں سے وہ جگہ رکھتی ہے نسبت | جہاں رہتی تھیں وہ جائے سکونت
کیا آپس میں ان سب نے یہ پیماں | کہ بھید اپنا کرے کوئی نہ پنہاں | جو اپنے شوہروں کی ہے حقیقت | کریں اظہار از روئے صداقت

قالت الأولى زوجي لحم جمل غث على رأس جبل لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل . .

کہا اس نے جو تھی وہ اول ایسا | کہ ہے میرا شوہر ایسا کہ دبلا | وہ اس صورت سے ہے لاغر سراسر | کہ جیسے ہو شتر کا گوشت لاغر
وہ دبلا گوشت بھی تو کوہ پہ ہے | نہ آسانی سے واں ہرگز گذر ہے | نہ موٹا ہے کہ کہیں اس میں نشاں ہو | کہ لایا جائے وہ واں سے بانجام
یہ تقارت کا مقصود شکایت | کہ ہے جیسے وہ مرد دنیت

قالت الثانية زوجي لا أبث خبره إني أخاف أن لا أذره إن أذكره أذكر عجره وبجره . .

یہ کی اُس دوسری عورت نے گفتار	کہ کر سکتی نہیں کچھ حال اظہار	مرے شوہر کا ایسا کچھ بیاں ہے	کہ جسکے وصف میں قاصر زباں ہے
مجھے یہ خوف ہے گر کچھ کہوں میں	تو اُسکے رازِ پنہاں کھول دوں میں	نہایت دور میرا ماجرا ہے	یہاں خاموش ہی رہنا بھلا ہے

قالت الثالثة زوجي العشنق إن أنطق أطلق وإن أسكت أعلق

کہی اُس تیسری نے یہ حکایت	کہ میرا مرد ہے بدخو نہایت	کہوں کیا کچھ کہا جاتا نہیں ہے	مگر چپ بھی رہا جاتا نہیں ہے
زباں گر سامنے اُسکے ہلاؤں	طلاقِ بائنہ فی الفور پاؤں	وگر خاموش بیٹھوں صبر کر کے	تو لٹکا دے نہ رنڈی میں نہ بیاہی

قالت الرابعة زوجي كليل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة

کہا اُس عورتِ چہارم نے یہ حال	کہ میں خاوند سے ہوں فارغ البال	وہ ہے اس طرز و انداز کی سات	اُسے گویا تہامہ کی کہوں رات
نہ گرمی اُس میں نہ سردی بھری ہے	ملال و بیم سے صافی بری ہے

قالت الخامسة زوجي إن دخل فهد وإن خرج أسد ولا يسأل عما عهد

کہی اُس پانچویں عورت نے یہ بات	کہ ہے خاوند کی میرے یہ اوقات	کہ آتا ہے اگر وہ گھر کے اندر	تو سوتا ہے بشکلِ یوز اکثر
نکلتا ہے اگر وہ گھر سے باہر	تو شکلِ شیر پھرتا ہے دلاور	نہیں ہے تا کسی حالت کا پرساں	خیال جیسے نہ گھر بیاں!

قالت السادسة زوجي إن أكل لف وإن شرب اشتف وإن اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم

چھٹی عورت کا یہ ماجرا ہے	کہوں کیا ماجرا عین بکا ہے	کہا اُس نے کہ میرا زوج عیار	وہ ایسا خود غرض ہے اور خودکار
سر اُسکے سامنے آوے جو کھانا	سبھی کھاوے نہ چھوڑے ایک دانا	اگر پینے کی کوئی چیز پاوے	وہ لاجرعہ میں دم میں چڑھا دے
اگر سووے تو ہے یہ عالمِ خواب	وہ کپڑے کو لپیٹے شکلِ گرداب	بر و دوش و سر و گردن چھپائے	نہ پھر وہ ہاتھ کو باہر نکالے
نہ پوچھے حال زوجہ کا وہ زنہار	نہ اُسکے رنج و راحت سے سروکار

قالت السابعة زوجي عياياء أو غياياء طباقاء كل داء له داء شجك أو فلك أو جمع كلا لك

اب اُس ساتویں نے وصفِ شوہر	کیا ظاہر کہ ہے درماندہ مضطر	نہایت ناتواں سستی بھرا ہے	کہوں کیا ہائے خاموشی کی جا ہے
وہ تاریکی میں ہے گمراہِ مطلق	بہنگامِ سخن درماندہ احمق	کوئی درد و الم ایسا نہیں ہے	کہ میرے زوج میں پیدا نہیں ہے
مجسم درد ہی رنجور تن ہے	گرفتارِ غم و رنج و محن ہے	بایں اطوار رکھتا ہے یہ بدخو	کہ ہاتھ آوے تو توڑے تیرے سر کو
فقط سر کیا وہ ہے بے مہر ایسا	کوئی ثابت نہ چھوڑے عضو تن کا

قالت الثامنة زوجي المس مس أرنب والريح ريح زرنب

زنِ ہشتم بیاں کرنے لگی صاف	کہ میرا زوج ہے گلزارِ اوصاف	کہوں کیا اُس کی رعنائی کا عالم	بخوبی حسن و زیبائی کا عا

	وہ اس کی بو خوش تر ہے کہ بولے کیوں جی کا اس کی حال کیا کیا	

قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ

نویں جورو نے یہ قصہ ہے سنایا یہ بخت پر کا عالم جس کو بھایا	کہ میرا زوج ہے ایوان والا کہ خاکستر کا انبار گراں ہے عمارت اس نے ہے ایسی اٹھائی	بلند و مرتفع اس کا ستون ہے وہ قد آور جوان خوش لقا ہے کہ ہے لوگوں کے وہاں اکثر سمائی	محل اس کا برفعت بستون ہے نہایت اس کا لمبا پرتلا ہے

قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ

وہاں دسویں کی باری جبکہ آئی بیاں کیا بجز اونٹوں کی کثرت انہیں رکھا ہے اتنی خس وگاہ تو اس مہمان کی خاطر وہ تنخو تو وہ جب شبان کی سنکے آوازا	لگی خاوند کی کرنے بڑائی کہ رکھتا ہے وہ باحد نہایت کہ ہے بس تنگ میدان چراگاہ وہیں مذبوح کرتا ہے شتر کو سمجھ لیتی ہیں اپنے دل میں یہ راز	کہ کیا اچھا مرے مالک کا دم ہے کچھ ایسی کثرت عنبر شتر ہے یہ ہے معمول اس عالی ہمم کا غرض اونٹوں کا یہ عالم ہوا ہے کہ آیا ہے کوئی مہمان مسافر	وہ مالک مالک خیر و کرم ہے کہ صحرا اور جنگل ان سے پر ہے کہ جس ہنگام ہے مہمان آتا کہ جب انکو شتربان ہانکتا ہے کہ ہونگی ذبح ہم کو اس کی خاطر

قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَمَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ •

کہا اس گیارھویں نے آخر کار	کہ بوزرع وہ شخص مروت دار	مرا وہ شوہر زینت فزا تھا	مرے کانوں کو زیور سے بھرا تھا

دیا اس طرح کا آرام مجھکو کہ آئی نہ کبھی پردونو بازو
رکھا اس نے مجھے خوش حال شاداں رہی آرام وراحت سے مری جاں

بیاں میں کیا کروں اپنا نسب کا ہوئی تھی بکریوں کی انھیں پیدا
کہ تھے وہ لوگ انہیں بربضاعت گذر کرتے تھے باتنگی وعسرت

مجھے وہاں سے یہ اپنے گھر میں لایا عروج نشہ دولت دکھایا
یہاں حاصل ہوئی یہ سرفرازی سنی بانگ شتر آواز تازی

سبھی خیل وحشم دیکھا مہیا بہت غلہ کا یہاں انبار پایا
ہوئی ایسی یہاں توقیر حاصل رہی باقی نہ کوئی حسرت دل

سحر تک بے ملال و بے کدورت بعیش وعیش کرتے استراحت
مجھے جسوقت ہوتی خواہش آب تو آب سرد پیکر ہوتی سیراب

ابی زرع کی وہ جو ایک ماں تھی وہ کیسی ماں بزرگ خانداں تھی
میسر تھا اسے سامان دولت تمامی خانہ وایوان بوسعت

ابی زرع کا کیا اچھا ہے بیٹا نہایت نازنیں زیبا مصفا
وہ اس کی خوابگاہ بے کدورت غلاف تیغ ہے گویا بصورت

وہاں وہ نازنیں آرام کرتا مصفا تیغ کی صورت بدن تھا
خورش درکار ہے جسوقت اسکو تو بزغالہ کا بس لے آئیں بازو

ابی زرع کی بیٹی مہ جبیں تھی گمر ماں باپ کی فرماں پذیر تھی
وہ تھی فربہ عجب انداز کی سات کہ جس کا رشک ہمسایہ کو دن رات

ابی زرع کی لونڈی گلبدن تھی امین راز وار بے ظن تھی
کہوں کیا اس سے آگے اب فسانہ ابو زرع گیا بیرون خانہ

جہاں وہ کارخانہ شیر کا تھا جدا کرتے تھے روغن اور اسکا
ہوا وارد وہاں جسوقت آکر تو دیکھی ایک عورت ماہ پیکر

کہ دو بچے لیے وہ نازنیں تھی نہایت نازک زیبا حسیں تھی
وہ چیتے کی طرح کرتی تھی بازی یہ تھی بچوں سے گرم دلنوازی

وہ اسکے جوانا تازہ تر تھے وہ ان سے کھیلتے دونوں پسر تھے
غرض دیکھا جو بوزرع نے اسکو ہوا بس عاشق ہر تار گیسو

اسے وہاں سے نکاح کر کے گھر میں لایا خوشی سے بازی خانہ بنایا
مجھے گھر سے وہیں باہر نکالا کہوں کیا سو نئے آکر نکالا

کیا پھر بعد اسکے میں نے شوہر کہ وہ بھی اپنے گھر سے تھا تو نگر
رئیس قوم تھا مرد سپاہی لیے نیزے کو گھوڑے پر سپاہی

مجھے وہ اپنے گھر جسوقت لایا سبھی سامان دولت کا دکھایا
کیا اس شوہر ثانی نے حاضر بزرگانہ شترکو میری خاطر

سوا اسکے سبھی سامان دولت عطا مجھ کو کیا اس نے بکثرت
کہا اے ام زرع اس کو تو آلے یہ وقت عیش ہے کھا اور کھلالے

کہوں کیا اس نے جو مجھ کو دیا ہے اکٹھا گر کروں جو کچھ ملا ہے
ابو زرع کا تھا جو ظرف ادنا یہ سب اسکے مقابل ہو سکا نا

جناب عائشہ باخوشش بیانی بیاں جب کر چکیں یہاں تک کہانی
کیا ارشاد ختم المرسلیں نے جناب شافع روز پسیں نے

کرام زرع کا جو ماجرا ہے ابی زرع نے جو اس کو دیا ہے
اسی صورت میں ہم بھی ہیں تمہارے خاطر بہر صورت ہوں دلداری کو حاضر

ہوئی لیکن جدائی ان میں پیدا مگر میں ہوں تری صورت کا شیدا
مجھ تو ساتھ تیرے ہے نہایت محبت اور محبت پر محبت

بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ نَوْمِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ

کقہ الیمنی تحت خدہ الایمن وقال رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک

بیان خواب وصف نوم وذکر استراحت میں
جناب سید ابرار کی یہ باب آیا ہے

کہا فرزند عازب نے کہ حضرت
بوقت عزم خواب استراحت
بجائے خوابگاہ پاک زیبا
ہوا کرتے جب تشریف فرما

کف دست یمین شاہ لولاک
رکھا کرتے تھے زیر عارض پاک
دعا اس طرح کرتے تھے ہر دم
کہ اے پروردگار رب عالم

عذاب حشر سے مجھ کو بچا لے
قیامت کے تزلزل سے اماں کر

۲۔ عن حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ قال اللھم باسمک اموت واحیا واذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ...

حذیفہ سے ہوئی مروی روایت
کہ تھی سرور عالم کی عادت
کہ جب تشریف لاتے سوئے بستر
تو لاتے یہ دعا اپنی زباں پر

کہ تیرا نام لے کر یا الٰہی
بسوئے موت میں جاتا ہوں ہی
حیات و زندگانی بار دیگر
مجھے ہے نام سے تیرے میسر

غرض وہ جب گھڑی پر جاگتے تھے
تو فوراً اس دعا کو آپ پڑھتے
کہ ہے شکر خداوند تعالےٰ
کہ جس نے بعد مرنے کے جلایا

سبھوں کو اسکی جانب لوٹنا ہے
وہی بس مالک روز جزا ہے

۳۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ فنفث فیہما فقرأ فیہما قل ھو اللہ احد وقل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ثم مسح بہما ما استطاع من جسدہ یبدأ بہما علی راسہ ووجہہ وما اقبل من جسدہ یصنع ذلک ثلاث مرات

ہوا ثابت کلام عائشہ سے
کہ حضرت جس گھڑی بستر پہ آتے
تو بس دونوں کف دست مکرم
ملا کر آپ کر لیتے تھے باہم

وہ پڑھ کر قل ہو اللہ احد کو
پھر آگے کی بھی پڑھتے سورتیں دو
جو پڑھ چکتے تو ان کو پھونک کر آپ
بس اپنے ہاتھ لاتے سوئے سر آپ

کف دست مبارک لیکے سر کو
ملاتے تھے تمامی دوش سے
جو تھا آگے کا اندام مبارک
بشکل سینہ و رخسار و تارک

پھراتے بازو تن سارے بدن پر
سر و اسکے ہر عضو تن پر
مکرر ایسا یا رسول حضرت
کہ کرتے اس عمل کو تین نوبت

۴۔ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام حتی نفخ وکان اذا نام نفخ فاتاہ بلال فآذنہ بالصلوۃ فقام وصلی ولم یتوضأ وفی الحدیث قصۃ .

کہا عباس کے بیٹے نے ایسا!
کہ دیکھا میں نے ایسا حال دیکھا
کہ تھے مصروف خواب استراحت
رسول مصطفےٰ دریائے رحمت

صفائی گلوی پاک سے تھی
گلوی صاحب لولاک سے تھی
کہ تھا آپ کے سونے کی آواز
لگے سونے میں آتی تھی آواز

پھر آکے وہاں بلال باصفا نے	اذاں دی خادم خیر الوری نے	اکثر حضرت مؤذن کی اذاں سے	نماز کو گر پڑھی اخلاص جاں سے
اگرچہ آپ سوتے سے اٹھے تھے	وضو لیکن نہ فرمایا نبی نے	کہ یہ بھی خاصۂ خیر الوری تھا	وضو ٹوٹتا نہ تھا سونے سے جاتا
روایت ہے یہ طویل حال کی سات			مگر آئی بیاں اجمال کی سات

۵ ح عن ثابت عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اوى الى فراشه قال الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافي له ولا مؤوي

بیاں کرتا ہے یہ احوال ثابت	کہ مجکو انس سے ملی ثابت	کہ جب ختم رسل محبوب وہاب	ادھر آتے سوئے جامۂ خواب
تو بطرز سپاس وحمد باری	کیا کرتے تھے یوں نعمت شماری	کہ وہ خلاق شایان ثنا ہے	کہ جس نے کھلانے پینے کو دیا ہے
دیئے مشکل کشا ہر مشکلوں کا	وہی دنیا ہے سونے کے لئے جا	ہمارے واسطے مسکن دیا ہے	ہمیں آرام وراحت سے رکھا ہے
بہت مخلوق ہیں دنیا میں ایسی	کہ ہے جائے سکونت کو ترستی	بہت ایسے بھی دنیا میں بشر ہیں	کہ وہ حیراں پریشاں دربدر ہیں
غرض یہ ہے کہ ہم پر رب عزت			کیا کرتا ہے کیا انعام ورحمت

۶ ح عن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عرس بليل اضطجع على شقه الايمن واذا عرس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع راسه على كفه

بیاں کرتا ہے ایسا بو قتادہ	کہ تھا آپ کا عزم وارادہ	کہ جو ہنگام شب آتی آرام	تو تھا اس طرح کے آرام کا کام
ہتھیلی ہاتھ سیدھی کی اٹھا کے	تکیہ وہ کہنی سیدھی کر رکھتے	کبھو ایسا اگر ان کو ہوتا تھا مطلب	کہ کرتے نوم حضرت آخر شب
تو سوتے اس طرح خیر البشر تھے	کہ رکھتے وہ ہتھیلی زیر سر تھے	ولیکن ساعد دست مکرم	کھڑے کرتے رسول اللہ اتم

باب ما جاء في عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان عبادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں [illegible] حدیثیں ہیں

۱ ح عن المغيرة بن شعبة قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتفخت قدماه فقيل له اتتكلف هذا وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال افلا اكون عبدا شكورا

کسے طاقت اٹھائے سختیاں راہ عبادت کی		رسول اللہ کا حوصلہ تھی اٹھاتا ہے

نماز مصطفائی کی حقیقت	ہوئی قول مغیرہ سے روایت	کہ تھی ایسی نماز اشرف ناس	کہ دونوں پاؤں آ گئے تھے آماس
بہنگام قیام ایسی مشقت	اٹھائی تھی کہ سوجے پائے حضرت	کہا لوگوں نے حضرت مصطفے سے	کہ ہیں کیوں آپ شدت اٹھاتے
قصوروں اول وآخر تمہارے	خدا نے پاک بخشے ہیں سارے	کہا حضرت نے لوگوں کو یہ اظہار	ادا کیوں کر نہ کیجئے شکر غفار
	وہ منعم جس نے نعمت عطا کی	اسی کی شکر یہ محنت ادا کی	

نماز شب لگے پڑھنے پھر اٹھ کر	کھڑا میں بھی ہوا انکی برابر	ہوئی دست چپ میں کھڑا تھا	تو سیدہا ہاتھ میرے سر پہ رکھا
وہ میرے کان دینے کو پکڑ کے	مجھے سیدھی طرف فی الحال لائے	ہوئے پھر آپ مصروف عبادت	ادا کرتے رہے دو دو ہی رکعت
دوگانہ وہ پڑھے۔ اس طرح پڑھ کے	لگے پھر وتر بھی پڑھنے برابر	پھر اسکے بعد سوئے آپ حضرت	یہاں تک آپ نے کی استراحت
کہ ہنگام سحر نزدیک تھا	موذن بھی اذاں دینے کو آیا	اٹھے سنکر اذاں فی الحال حضرت	ادا کی جلد ہلکی سی دو رکعت
بزودی پڑھ چکے جب وہ دوگانہ	ہوئے پھر جانب مسجد روانہ	وہاں پھر آکے محبوب الٰہی	لگے پڑھنے نماز صبحگاہی

ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

کیا عباس کے بیٹے نے مذکور	کہ تھا یہ آپکا معمول و دستور	کہ شب کو سوکے جب اٹھتے تھے حضرت	ادا کرتے تھے وہ تیرا ہی رکعت

ح عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ
أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

بیاں کی عائشہ نے یہ روایت	کہ تھی حضرت نبی کی یہ بھی عادت	کہ سو جاتے اگر وہ بسکے بیتاب	دیا آنکھوں نہیں ہوتا غلبہ خواب
تو پڑھتے تھے تہجد کو نہ اس شب	مگر دن کو ادا کرتے یہ مطلب	وہ بارہ رکعتیں پڑھتے تھے دن کو	تہجد کو ادا کرتے تھے دن کو

ح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ...

بیاں بو ہریرہ سے عیاں ہے	کہ یہ ارشاد ختم مرسلاں ہے	کہ جو کوئی تہجد کو کھڑا ہو	تو بس یہ بات بھی لازم ہے اسکو
کہ اول تو پڑھے اٹھکر دو رکعت	ادا کرلے بآسانی و سرعت	کہ ہے یعنی یہ آداب تہجد	کلید فتح باب تہجد

ح عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا
دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

یہاں اب زید راوی کا بیاں ہے	وہ اپنے حال کو کرتا عیاں ہے	کہ یہ شہرہ مجھے منظور جس دم	کہ دیکھوں میں نماز فخر عالم
تو میں نے عتبہ سردار عشر	بشوق دل بنایا تکیہ سر	دیا خیمہ جناب مصطفٰے کا	سر مشتاق کا تکیہ بنایا
فرض پڑھنے لگے جس وقت حضرت	نماز شب تو دیکھی یہ حقیقت	کہ پہلے پڑھ کے دو رکعت بزودی	طوالت پر نظر پھر آپکی کی
لگے پڑھنے پھر ایسی وہ دو رکعت	کہ تھی جس میں طوالت [illegible]	سوم بارہ پڑھا پھر جو دوگانا	تو وہ اس دوسری سے مختصر تھا
چہارم بار یا تجدید نیت	ہوئے مشغول پھر بہ دو رکعت	تو اس میں کی کمی بار سوم سے	جناب سرور دنیا و دیں نے

غرض جب پانچویں نیت باندھا ‏ چہارم کو بڑی دیر تھا گزارا ‏ چھٹی نیت پھر اسکے بعد کی تھی ‏ وہاں سب سے بآسانی پڑھی تھی
نماز وتر کو آخر پڑھا تھا ‏ غرض اس رات کا یہ ماجرا تھا ‏ ہوا ثابت مجھے جب سے لگا جب ‏ پڑھیں حضرت نے تیرہ رکعتیں سب

ح عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ

ابی سلمہ نے پوچھا عائشہ سے ‏ کہ کیا احوال ہاں مجھ کو بتائیے ‏ کہ روزوں کے مہینے میں پیمبر ‏ نماز شب پڑھا کرتے تھے کیونکر
کہا اُس سیدہ ام المومنین نے ‏ جناب زوجہ سرور دین نے ‏ کہ ای سائل نماز شب میں حضرت ‏ کمی بیشی کی رکھتے تھے نہ عادت
ہوا کرتا تھا رمضاں کا مہینا ‏ و یا اسکے سوا ہوتا مہینا ‏ پڑھا کرتے تھے وہ گیارہ ہی رکعت ‏ تو اُن گیارہ کی تھی ایسی حقیقت
کہ اول چار رکعت تھے پڑھتے ‏ رسول اللہ جس حسن ادب سے ‏ تو پوچھ اب مجھ سے انکی حسن کی بات ‏ کہ تھیں کیسی وہ حسن طول کی سات
پھر اُسکے بعد بھی وہ چار رکعت ‏ پڑھا کرتے تھے با حسن طوالت ‏ کہا جاتا نہیں مت پوچھ اصلا ‏ کہ تھا کیا حال چاروں رکعتوں کا
پڑھا کرتے تھے پھر وہ تین رکعت ‏ نماز وتر ہے جس سے عبادت ‏ غرض میں نے کبھی یہ بات اُنسے ‏ کہ سو رہتے ہو تم وتروں سے پہلے
کہا ای عائشہ یہ جان لے ‏ میرا دل خواب میں بھی جاگتا ہے ‏ اگرچہ آنکھ میں نیندکی ہے ‏ لیکن میرے دل کو آگہی ہے

ح عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ مِنْہَا بِوَاحِدَۃٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْہَا اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ

جناب عائشہ کرتی بیاں ہیں ‏ جو انکے بیاں میں دُر فشاں ہیں ‏ کہ تھی تحقیق یہ حضرت کی عادت ‏ پڑھا کرتے تھے وہ گیارہ ہی رکعت
تو اُن گیارہ کی تھی تفریق ایسی ‏ کہ ان میں ایک رکعت وتر کی تھی ‏ فراغت آپ جب پڑھنے سے ہوتے ‏ تو اپنی داہنی کروٹ پہ سوتے

ح عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ تِسْعَ رَکَعَاتٍ

بیاں یہ عائشہ کا اجلی ہے ‏ خلاف قول سابق بیگماں ہے ‏ کہ تھی ختم رسالت کی یہ عادت ‏ پڑھا کرتے تہجد نو ہی رکعت

ح عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ذُو الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ الْبَقَرَۃَ ثُمَّ رَکَعَ فَکَانَ رُکُوْعُہٗ نَحْوًا مِّنْ قِیَامِہٖ وَکَانَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَکَانَ قِیَامُہٗ نَحْوًا مِّنْ

رکوعہٖ وکان یقول لربی الحمد لربی الحمد ثم سجد وکان سجودہ نحوًا من قیامہٖ وکان یقول سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ ثم رفع راسہ فکان ما بین السجدتین نحوًا من السجود وکان یقول رب اغفرلی رب اغفرلی حتیٰ قرأ البقرۃ وآل عمران والنساء والمائدۃ او الانعام

حذیفہ نے یہ بات کہی جو کسی رات کہا جب آپ نے اللہ اکبر	نماز شب رسول اللہ کے ساتھ	تو وہ کرتا ہے ظاہر صورت حال	کہ دیکھے آپ کی میں نے افعال تو اسکو بھی لگے پڑھنے برابر

ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ

پڑھا پھر آپ نے الحمد پڑھ کر	بقرہ کو ابتدا سے تا بآخر	شنو حال رکوع مصطفائی	سہ بارہ جس میں یہ تسبیح کی تھی

سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم

پھر اسکو بعد جب سر کو اٹھایا	باندازِ رکوع قومہ کیا تھا	بوقت قومہ شایانِ اسرار	زبان پاک تھی اس طرح گویا

لربی الحمد لربی الحمد

پھر اسکے بعد جو سجدہ میں آئے	رہے واں دیر تک سر کو جھکائے	بیاں کرتے رہے عظمت خدا کی	ستائش کی جناب کبریا کی

سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ

غرض سجدہ سے جب سر کو اٹھایا	کیا واں بھی توقف سجدہ کا	پڑھا مابین سجدوں اس دعا کو	کہ یارب بخش دے میرے تئیں تو

رب اغفرلی رب اغفرلی

رسول اللہ نے یہ سورتیں چار ادا کی نماز چار رکعت کہ اس کو شک یہاں پیدا ہوا تھا	پڑھیں تھیں چار رکعت میں جناب رہا اس طرح سے مشغول حضرت	بقرہ اول پڑھی پھر آل عمران ولیکن سورۂ انعام کا نام	نسا کے بعد تو وہ مائدہ خوان لیا راوی نے بہر رفع ابہام کہ جانے مائدہ انعام ملایا

عن عائشۃ قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بآیۃ من القرآن لیلۃ

بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت کیا تھا ایک ہی آیت کو تکرار	کہ یعنی ایک شب تا بام حضرت	رہے مشغول یوں یاد خدا میں	عبادت کی جناب کبریا میں یہ آیت رات بھر پڑھ کر گزارا

ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم

عن عبد اللہ قال صلیت لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل قائمًا حتی ھممت بامر سوء قیل لہ وما ھممت بہ قال ھممت ان اقعد وادع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ عبداللہ ہے مرد صحابی ۔ حقیقت یوں اُس نے بیاں کی ۔ کہ میں جا ایک شب حضرت نبی کا ۔ یہ ہنگام تہجد مقتدی تھا
یہاں تک آپ نے کی تھی درازی ۔ کہ آئی تھی مرے جی میں بُرائی ۔ کہا لوگوں نے یہ احوال سُن کر ۔ کہ تو اپنی بُرائی کو بیاں کر
کہا اُس نے کہ یہ تھا خطرہ بد ۔ کہ جب محبوب حق حضرت محمد ۔ ہوئے مصروف و مشغول عبادت ۔ رہے محو قیام باطوالت
تو اُس دم میرے دل میں یہ سمائی ۔ کہ اب بس کیجئے اُس سے جدائی ۔ نبی کو چھوڑ کر میں بیٹھ جاؤں ۔ نہ تکلیف جماعت اب اٹھاؤں

۱۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَأُ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَائَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ ثَلٰثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَةً قَامَ فَقَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِکَ

کہا یہ عائشہ نے اور یہ حال ۔ کہ تھا حضرت نبی کا یہی احوال ۔ وہ پڑھتے تھے نماز اس طرح پر بھی ۔ ادا کرتے قراءت بیٹھ کر بھی
مگر تھیں جس دم آیتیں تیس ۔ و یا باقی رہا کرتی تھیں چالیس ۔ کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے حضرت ۔ اُن آیات کو تا اتمام رکعت
رکوع و سجدہ کر لیتے تھے جس دم ۔ تو پڑھتے دوسری رکعت بھی باہم ۔ وہ اس میں بھی کیا کرتے تھے ایسا ۔ کیا تھا رکعت اول میں جیسا

۱۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِہٖ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا وَلَیْلًا طَوِیْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَ وَھُوَ جَالِسٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ جَالِسٌ

یہ عبداللہ راوی نے جب کی ۔ جناب عائشہ سے اُس نے پوچھا ۔ کہ شاہ دیں قسیم حوض کوثر ۔ نوافل کو ادا کرتے تھے کیونکر
کہی مسئول نے سائل سے یہ بات ۔ کہ تھے راتوں کو یوں فانی اوقات ۔ انہیں تھی مشغلہ یہ باب حاصل ۔ کھڑے ہو کر پڑھا کرتے نوافل
رکوع میں با پشت بالا کو جھکتے ۔ وہ ہو جاتی تھی سجدہ سے فراغت ۔ تو ہوتے بس کھڑے فی الفور حضرت ۔ کبھی طرز دگر ان کا چلن تھا
کبھی طرز دگر ان کا چلن تھا ۔ نوافل میں کھڑے ہوتے نہ اصلا ۔ قراءت بھی وہ پڑھتے بیٹھ کر تھی ۔ رکوع و سجدہ بھی کرتے تھے بیٹھے

۱۶ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ سُبْحَتِہٖ قَاعِدًا وَیَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ وَیُرَتِّلُھَا حَتّٰی تَکُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْھَا

یہ حفصہ زوجہ خیر البشر ہیں ۔ بیاں کرتی روایت معتبر ہیں ۔ کہ تھی نبی کی یہی عادت ۔ کہ پڑھتے بیٹھ کر نفلی قراءت
ادا کرتے تھے وہ آیات قرآں ۔ بہ ترتیل حروف و حسن الحاں ۔ بہ تعدیل و ترتیل و مخارج ۔ ادا کرنے قراءت کے مدارج
غرض اس طور سے پڑھتے تھے سورت ۔ وہ ہو جاتی یہاں تک با طوالت ۔ جو اُس سورت سے بھی سورت بڑی تھی ۔ وہ اُس کے سامنے چھوٹی سی ہوتی

۱۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَخْبَرَتْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی

كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت	کہ جب نزدیک تھے ایام رحلت	تو آں روز شفیع روز محشر	نوافل بیٹھ کر پڑھتے تھے اکثر

٢٨ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ ۔

کہا نافع سے یہ ابن عمر نے	کہ میں نے ساتھ ختم المرسلین کے	پڑھی تھی ظہر کی پہلے دو رکعت	پڑھی پھر ظہر سے پیچھے دو رکعت
پس مغرب دو رکعت مصطفےٰ نے	پڑھی تھی گھر میں آں خیر الوریٰ نے	نماز فرض پڑھ کے بھی عشا کی	دو رکعت آپ نے گھر میں ادا کی

٢٩ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِيْ قَالَ اَيُّوْبُ اُرَاهُ قَالَ خَفِيْفَتَيْنِ ۔

ہوا حفصہ سے یہ مذکور و منقول	کہ تھا یہ آپ کا دستور و معمول	کہ ہنگام ظہور صبح حضرت	بزودی تھے پڑھا کرتے دو رکعت
موذن تھا اذاں جس وقت دیتا			اسی ہنگام شیوہ آپ کا تھا

٣٠ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ قَالَ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ قُلْنَا مَنْ اَطَاقَ مِنَّا ذٰلِكَ صَلّٰى فَقَالَ كَانَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ

یہ عاصم نام ہے ضمرہ کا بیٹا	علی مرتضےٰ سے اس نے پوچھا	کہ کچھ حال نماز روز حضرت	مجھے بتلائیے شاہ ولایت
کہ دن میں وہ بجا لاتے نوافل	رہا کرتے تھے کس کس وقت شاغل	کہا اس کو جناب بوالحسن نے	علی مرتضےٰ خیبر شکن نے
کہ تم میں سے نہیں طاقت کسی کو	ادا جو کر سکے فعل نبی کو	کہا عاصم نے سب کچھ بجا ہے	کروں کام سے یہ مدعا ہے
کہ گر ہم میں سے ہو طاقت کسی کو	بجا لاوے وہ افعال نبی کو	کہا تب اس سے یہ حضرت علی نے	کہ جس ہنگام میں سورج نکل کے
بلند ہوتا ہے مشرق سے تو اتنا	کہ وقت عصر جھک جاتا ہے جتنا	پڑھا کرتے تھے دو رکعت کو شہ دیں	جناب سرور سردار عالم

پھر اسکے بعد جب خورشید چڑھ کے	وہ اتنا دور ہوتا تھا افق سے	کہ وقت ظہر مغرب سے ہے وہ	تو اُس دم بھی جناب پاک منظور
غرض یہ ہے کہ پڑھتے چار رکعت	نماز چاشت ہی جس سے عبارت	پھر اسکے بعد قبل ظہر حضرت	علاوہ اس سے پڑھتے چار رکعت
نماز ظہر پڑھ لیتے جس ہنگام	تو بعد ظہر دو رکعت سے تھا کام	تھے قبل عصر پڑھتے رکعتیں چار	جناب شاہ دیں سلطان ابرار
مگر پڑھتے بھی چاروں رکعتوں کو	جناب مصطفےٰ کر کر کے دو دو	دوگانہ پڑھ کے جو تسلیم فاصل	کیا کرتے جناب عرش منزل
فرشتے جو مقرب ہیں خدا کے	سلام اُنپر بھی حضرت بھیجتے تھے	تمامی انبیا اور اُن کی اُمت	رہے بن داخل تسلیم حضرت

باب صلوٰۃ الضحیٰ

۶ باب ہے نماز چاشت میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

ح ۱ عن معاذة قالت قلت لعائشة أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى قالت نعم أربع ركعات ويزيد ما شاء الله

نماز چاشت کے احکام کو باب نوافل سے — لکھوں باہم ملا کر دل یہی رغبت دلاتا ہے

معاذہ نے یہ پوچھا عائشہ سے	نماز چاشت بھی حضرت پڑھتے	بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت	پڑھا کرتے تھے حضرت چار رکعت
	وہ پڑھ لیتے تھے اس سے بھی زیادہ	خدا کا جسقدر ہوتا ارادہ	

ح ۲ عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي الضحى ست ركعات

انس سے اسطرح آئی روایت	چھ رکعت چاشت کی پڑھتے تھے حضرت

ح ۳ عن ام هانئ انها قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل فسبح ثماني ركعات ما رأيته صلى صلاة قط أخف منها غير انه كان يتم الركوع والسجود

زبان ام ہانی کا بیاں ہے	کہ اس احوال کو کرتی عیاں ہے	کہ روز فتح مکہ آپ آنے	سے گھر خیر سے تشریف لائے
وہاں آکر نہا کے تن کو دھویا	پڑھا پھر آٹھ رکعت کو اسی جا	رکوع سجدہ کر کے جلد حضرت	بزودی ہو گئے پڑھ کے فراغت

ح ۴ عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى قالت لا إلا أن يجيء من مغيبه

بیاں کرتا ہے عبداللہ ایسا	کہ میں نے عائشہ سے یہ کہا تھا	کہ پڑھتے تھے نماز چاشت حضرت	کہا اسنے نہ تھی یہ انکی عادت
کہ جب وہ سفر سے پھر کے آتے	بوقت چاشت گھر تشریف لاتے	تو پڑھ لیتے تھے ہاں اس وقت آکر	نماز چاشت بھی حضرت پیمبر

ح ۵ عن ابي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى حتى نقول لا يدعها ويدعها حتى نقول لا يصليها

لکھا ہے بوسعید باخبر نے	کہ تھے حضرت نماز چاشت پڑھتے	باندازِ دوام و طرزِ دائم	رہا کرتے تھے اس عادت پہ قائم
کہا کرتے تھے ہم آپس میں گویا	نہ چھوڑیں گے کبھی اسکو زنہار	پھر اسکے بعد مخدوم دو عالم	یہاں تک اسکو کرتے ترک باہم
	کہ ہم کرتے تھے یہ آپس میں چرچا	کہ اب اسکو نہ پڑھینگے وہ اصلا	

(۶) عن ابی ایوب الانصاری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدمن اربع رکعات عند زوال الشمس فقلت یا رسول اللہ انک تدمن ھذہ الاربع الرکعات عند زوال الشمس فقال ان ابواب السماء تفتح عند زوال الشمس فلا ترتج حتی تصلی الظھر فاحب ان یصعد لی فی تلک الساعۃ خیر قلت افی کلھن قراءۃ قال نعم قلت ھل فیھن تسلیم فاصل قال لا

ابو ایوب انصاری کی تقریر	بعینہ اب یہاں ہوتی ہے تحریر	کہ ہنگام زوال شمس حضرت	پڑھا کرتے ہمیشہ چار رکعت
کیا یہ عرض میں نے مصطفیٰ کو	کہ جب ڈھلتا ہے سورج ہوتے ہی	پڑھا کرتے ہیں حضرت کیونکہ چار	ہمیشہ دائما اسوقت ہر بار
کہا حضرت نے ہر یہ وقت ایسا	ہوا کرتے ہیں در ہائے فلک وا	نہیں جبتک نماز ظہر پڑھتے	کھلے رہتے ہیں دروازے فلک کے
مجھے یہ بات ہے از بس مرغوب	کہ میرا کوئی فعل احسن و خوب	بسوئے آسمان جاوے زمیں سے	ملے درگاہ رب العالمیں سے
ابو ایوب انصاری نے پھر بھی	رسول اللہ سے یہ بات پوچھی	کہ پڑھتے آپ ہیں جو چار رکعت	پڑھا کرتے ہیں آپ ان میں قرأت
کیا ارشاد حضرت نے یہ سنکر	کہ ان سب میں قرأت ہے مقرر	ہوا پھر آپ سے اسکا بھی سائل	کہ ہے ان میں بھلا تسلیم فاصل
	کہا حضرت نے ہو اس جزا	سلام ان چار میں ہے ایک ہی بار	

(۷) عن علی کرم اللہ وجھہ انہ کان یصلی قبل الظھر اربعا وذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیھا عند الزوال

علی مرتضیٰ کی تھی یہ عادت	کہ قبل ظہر پڑھتے چار رکعت	کہا کرتے تھے وہ اصحاب سے بھی	کہ یہ عادت رسول اللہ کی تھی
کہ ان میں جسطرح ہو لیں یہ وقت پڑھنا	اسی صورت سے تھا معمول انکا	کہ با طول و درازی چار رکعت	پڑھا کرتے تھے قبل ظہر حضرت

(۸) عن عبد اللہ بن سعد قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی بیتی والصلوۃ فی المسجد قال قد تری ما اقرب بیتی من المسجد فلان اصلی فی بیتی احب الی من ان اصلی فی المسجد الا ان تکون صلوۃ مکتوبۃ

یہ عبد اللہ بیٹا سعد کا تھا	رسول اللہ سے اسنے کہا تھا	کہ میں ہنگام ادائے نوافل	رہوں گھر میں کہ ہوں مسجد میں داخل
کہا حضرت نے تو دیکھتا ہے	کہ میرا گھر تو مسجد سے لگا ہے	ولیکن مجھکو ہے محبوب یہ بات	نوافل کو پڑھا کیجے جس اوقات

تو پڑھے اسکو اپنے گھر میں آ کے	نماز فرض مسجد میں جا کے

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیچ بیان روزہ رکھنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں پندرہ حدیثیں ہیں

۱ ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ

رہا جو کچھ روبہ آپ	کا صوم نوافل میں	بتفصیل و بیاں یہاں	ترمذی اسکو بتاتا ہے
جناب عائشہ سے یہ خبر ہے	بیان روزہ خیر البشر ہے	کہ اکثر بیشتر صوم نوافل	رکھا کرتے تھے وہ بارغبت دل
رکھا کرتے تھے روزے یہاں تک	کہ ہوتا تھا ہمیں ایسا کا شک	کہ وہ روزہ پہ روزہ ہی رکھینگے	نہ انکو اب کبھی کھائیں پئیں گے
پھر اسکے بعد جو کرتے تھے افطار	تو روزے سے نہ تھا انکو سروکار	یہاں تک انکی روزہ چھوٹ جاتا	کہ ہمکو یہ ہوا کرتا گماں تھا
کہ اب صوم نوافل کا کبھی نام	نہ لیویں گے جناب نیک فرجام	حقیقت یہ تھی اس سے علاوہ	کہ آئے جب سے وہ سوئے مدینہ
نہ حضرت نے رکھا پیہم برابر	مہینے بھر تلک روزہ مقرر	ولیکن روزۂ ماہ مبارک	مہینے بھر تلک رکھتے تھے حضرت

۲ ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَرَى أَنْ لَا يُرِيدَ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا

کیا مسئول سائل نے انس کو	کہ حال روزۂ حضرت بتا تو	انس بولا یہ تھا انکا قرینہ	کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینہ
کہ جس میں صوم رکھتے یہاں تلک تھے	کہ دل میں ہم کیا کرتے یہ شک تھے	کہ اب روزہ نہ چھوڑیں گے کبھی وہ	رکھینگے بس زیادہ اس سے بھی وہ
پھر اسکے بعد روزہ چھوڑ دیتے	نہ ہرگز صوم کا وہ نام لیتے	یہاں تک چھوڑتے صوم نوافل	کہ ہمکو یہ گماں ہوتا تھا حاصل
کہ ہرگز آپ ہوویں گے نہ صائم	نہ حضرت ہونگے پھر روزے سے قائم	ہوا جس طرح حال صوم مذکور	ہوا حال نماز شب بھی مسطور
کہ وہ راتوں کو رہتے سب کے بیدار	پڑھا کرتے نوافل کو بتکرار	اگر تو دیکھتا ہنگام شب میں	تو پاتا آپ کو طاعات رب میں
پھر اسکے بعد جو کرتا گزارا	تو انکو رات بھر سوتا ہی پاتا	غرض عادت جناب مصطفےٰ کی	بانداز و طریق مختلف تھی
	کبھی آرام وہ دیتے تھے تن کو	ریاضت میں کبھی رکھتے بدن کو	

۳ ح عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ

عیاں ہے ام سلمہ کی زباں کا ۔ کہ میں نے تو کبھی دیکھا نہ ایسا ۔ کہ پیہم متصل دو دو مہینے ۔ رکھا ہو صوم بھی حضرت نبی نے
مگر شعباں کو رمضاں سے ملا کر ۔ رکھا کرتے تھے وہ روزہ ہمیشہ

ح عن عائشة قالت لم ار رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم في شهر اكثر من صيامه في شعبان كان يصوم شعبان الا قليلا بل كان يصوم كله

جناب عائشہ کہتی ہیں ایسا ۔ کہ میں نے آپکو ایسا نہ دیکھا ۔ کہ وہ روزہ رکھا کرتے ہوں کثرت ۔ کسی ایام میں باہم برابر
مگر شعبان میں ختم رسالت ۔ رکھا کرتے تھے روزوں کو بکثرت

ح عن زر عن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم من غرة كل شهر ثلثة ايام وقل ما كان يفطر يوم الجمعة

ہوئی منقول زر سے یہ روایت ۔ کہ عبد اللہ کہا تھا کہ حضرت ۔ رکھا کرتے تھے روزہ اول ماہ ۔ بکم سے تا سوم یا جان آگاہ
یہ عادت آپکی ہر ماہ میں تھی ۔ ریاضت یوں خدا کی راہ میں تھی ۔ بروز جمعہ بھی فرخندہ اوقات ۔ کم افطار کرتے تھے اکثر صوم کی بات

ح عن عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحرى صوم الاثنين والخميس

جناب عائشہ سے ہے روایت ۔ بیاں کرتی ہیں وہ احوال حضرت ۔ کہ روز پنجشنبہ ذات اطہر ۔ رہا کرتے تھے روزہ دار اکثر
اسی صورت سے روزہ پیر کے روز ۔ رکھا کرتے تھے با حال دلفروز

ح عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس فاحب ان تعرض عملي وانا صائم

کلام بو ہریرہ سے عیاں ہے ۔ کہ ختم المرسلیں کا یہ بیاں ہے ۔ کہ ہوتا ہے عیاں جو پیر کا دن ۔ تو اس دن میں سبھی اعمال گن گن
خداوند جہاں کے پاس لیجا ۔ حضور کبریا میں سب کے اعمال ۔ بروز پنجشنبہ بھی مقرر ۔ کریں اعمال حاضر پیش داور
غرض میرے تئیں روزہ کا رکھنا ۔ پسند آتا ہے ان روزوں میں جانا ۔ یہ ہے مقصود صوم و روزہ داری ۔ کہ جب اعمال جاویں پیش باری
تو ہے اپنے تئیں محبوب یہ بات ۔ کہ جاویں صوم بھی اعمال کے ساتھ

ح عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم من الشهر السبت والاحد والاثنين ومن الشهر الآخر الثلثاء والاربعاء والخميس

سنو یہ قول حضرت عائشہ کا ۔ کہ ام المومنین کہتی ہیں ایسا ۔ کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینا ۔ کہ جسمیں آپکا تھا یہ قرینا
کہ وہ روزہ سے ہوتے حضرت امجد ۔ سنیچر اتوار اور پیر کے روز ۔ کبھی حضرت رکھا کرتے تھے روزہ ۔ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ

۹ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ فِیْ شَہْرٍ اَکْثَرَ مِنْ صِیَامِہٖ فِیْ شَعْبَانَ

بیان عائشہ یہ دوسرا ہے	کیا مذکور ایسا ماجرا ہے	کہ وہ شعبان میں روزہ بکثرت	رکھا کرتے تھے باعین بات
	کسی ایام میں اس سے زیادہ	نہ رکھتے تھے رسول اللہ روزہ	

۱۰ ح عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَہْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَیِّہٖ کَانَ یَصُوْمُ قَالَتْ کَانَ لَا یُبَالِیْ مِنْ اَیِّہٖ صَامَ

معاذہ عائشہ کے پاس آکے	لگے کہنے یہ اُمّ مومناں سے	کہ یعنی تین روزے ہر مہینے	رکھے بھی تھے بھلا حضرت نبی نے
کہا اُس نے کہ ہاں ایسا ہوا ہے	رسول اللہ نے یوں بھی کیا ہے	معاذہ پھر لگے کہنے دوبارا	کہ کیجئے حال یہ بھی آشکارا
وہ کرتے ابتدا کس روز سے تھے	رکھا کرتے تھے کن روزوں میں نیکی	شروع ماہ سے یا اوسط ماہ	و یا آخر میں کرتے صوم کی چاہ
کہا اُسنے وہ اس دستور پہ تھے	بحال روزہ داری بے خطر تھے	نہ مطلب کچھ انھیں تخصیص سے تھا	رکھا روزہ غرض جس روز چاہا

۱۱ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ عَاشُوْرَاءُ یَوْمًا تَصُوْمُہُ قُرَیْشٌ فِی الْجَاہِلِیَّةِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُہُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ صَامَہُ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ کَانَ رَمَضَانُ ہُوَ الْفَرِیْضَةُ وَتُرِکَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ صَامَہُ وَمَنْ شَاءَ تَرَکَہُ

ہوئی مروی روایت عائشہ سے	سنا راوی نے حضرت عائشہ سے	کہ روزہ ہے جو عاشورے کا نیکو	پسند آیا قریشی قوم کو تھا
غرض یہ ہے کہ وقت جاہلیت	قریشی لوگ رکھتے تھے بکثرت	رسول اللہ کا جب وقت آیا	تو حضرت نے بھی اس روزہ کو رکھا
گئے مکہ سے جب سوئے مدینہ	وہاں بھی آپ نے رکھا یہ روزہ	کیا اصحاب کو بھی اس کا مامور	کہ یہ روزہ رکھا کیجے بدستور
مگر جب روزہ ماہِ مبارک	ہوا ہم سب کے اوپر فرض بیشک	تو روزہ روز عاشورے کا چھوٹا	مگر اب حکم یہاں وارد ہے ایسا
	رکھے یہ صوم جسکے جی میں آئے	نہیں خواہ جو اس روز کھاوے	

۱۲ ح عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْتَصُّ مِنَ الْاَیَّامِ شَیْئًا قَالَتْ کَانَ عَمَلُہُ دِیْمَةً وَاَیُّکُمْ یُطِیْقُ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطِیْقُ

ہوا ثابت کلام علقمہ سے	کہ وہ سائل ہوا تھا عائشہ سے	کہ کوئی روز مخصوص عبادت	کیا کرتے بھی تھے ختم رسالت
کہی مسئول نے سائل سے یہ بات	کہ تھے وہ اس طریق راہ یکسات	کیا کرتے تھے طاعات وہی	عبادت میں کئی اوقات سامی
	بھلا تم میں سے ہے کس میں یہ طاقت	کہ انکی طرح ہو مشغول عبادت	

۱۳ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ امْرَاَةٌ فَقَالَ

ان هذا قلت فلانة لا تنام الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم من الاعمال ما تطيقون فوالله لا يمل الله حتى تملوا وكان احب ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي يدوم عليه صاحبه

روایت ہے یہ حضرت عائشہ سے	کہ میرے یہاں رسول اللہ آئے	کوئی عورت جو بیٹھی تھی قریب آں	تو فرمانے لگے یوں اشرف الناس
کہ ہے یہ کون کچھ اسکا بیاں کر	مفصل حال کو اسکے عیاں کر	کہا میں نے یہ عورت زاہدہ ہے	غرض ایسی چلن کی عابدہ ہے
نہیں سوتی ہے یہ زنہار شب میں	سحر کرتی ہے شب کو یاد رب میں	کیا ارشاد حضرت نے یہ سنکر	کہ جو کہتا ہوں وہ لازم ہے تم پر
وہاں تک تم کرو طاعت عبادت	کہ یاد آپ میں طاعت کی ہمت	قسم کھاتا ہوں میں نام خدا کی	سنو تم بات یہ راہ صفا کی
نہیں لاتا ملالت رب عزت	تمہیں جبتک نہیں آتی ملالت	غرض یہ ہے کلام مصطفےٰ کی	کہ رکھنا تنگ کچھ طاعت خدا کی
جہاں تک حوصلہ دلکا اٹھاوے	گراں باری نہ کچھ خاطر میں آوے	بیاں کی عائشہ نے یہ بھی حالت	کہ تھی حضرت کو اس طاعت سے الفت
	کہ جس طاعت میں عامل اس عمل کا	بطور دائمی شاغل ہو رہتا	

(١٤) عن ابي صالح قال سألت عائشة وام سلمة اي العمل كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالتا ما ديم عليه وان قل

ابی صالح نے پوچھا تھا یہ آکے	جناب ام سلمہ عائشہ سے	کہ مجھ کو اس عمل کا تم بتا دو	کہ جو محبوب تھا محبوب رب کو
جناب ام سلمہ عائشہ بھی	ابی صالح سے بولیں بات یہ تھی	خوش آتا تھا نبی کو کام ایسا	ہمیشہ جسپہ ہو انسان رہتا
	بظاہر گرچہ چھوٹا سا عمل ہو	ولیکن دائما کرتا ہو اس کو	

(١٥) عن عوف بن مالك يقول كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فاستاك ثم توضأ ثم قام يصلي فقمت معه فبدأ فاستفتح البقرة فلا يمر بآية رحمة الا وقف فسأل ولا يمر بآية عذاب الا وقف فتعوذ ثم ركع فمكث راكعا بقدر قيامه ويقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم سجد بقدر ركوعه ويقول في سجوده سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم قرأ آل عمران ثم سورة سورة يفعل مثل ذلك

بیاں کی عوف نے ایسی حقیقت	کہ تھا اک شب میں ہمراہ حضرت	جناب فخر انبیا نے	کیا مسواک کو اول وضو سے
فراغت جو ہوئی جب کر کے مسواک	وضو بھی کر اٹھے شاہان لولاک	کھڑے بس ہو گئے با عین تمکین	لگے پڑھنے نماز اسدم شہ دین
اٹھا میں بھی جناب پاک کے ساتھ	جناب حبیب لولاک کے ساتھ	نماز احمدی کا حال ظاہر	بیاں کرتا ہوں ہے جو [illegible]
کہ فارغ آپ اپنے [illegible] سے ہو	کیا آغاز پھر سورہ بقر کو	کہوں کیا آپکا طرز قرأت	کہ آتی تھی جہاں رحمت کی آیت

پھر جاتے تھے اسجا پڑھتے پڑھتے | طلب کرتے تھے رحمت کو خدا سے | کوئی ایسی اگر آتی تھی آیت | عذاب حق کی تھی جسمیں حقیقت
ٹھہر جاتے وہاں بھی پڑھتے پڑھتے | پناہ حق تعالیٰ مانگتے تھے | رکوع سید و سلطان ابرار | قیام پاک سے کم تھا نہ زنہار
غرض اسقدر جھکائی پشت والا | رہے حضرت باین الفاظ گویا

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

پھر اسکے بعد جب سجدہ میں آئے | رہے وہ دیر تک سر کو جھکائے | تو اسدم بھی حضور رب باری | زباں پر یہ رہی تسبیح جاری

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

اٹھے سجدوں سے فارغ جب ہوا | پڑھی پھر دوسری رکعت ابرار | پڑھی وہاں آل عمران کی قراءت | پڑھی پھر تیسری میں اور سورت
چہارم جس گھڑی رکعت ادا کی | تو اسمیں اور ہی سورت ادا کی

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان قراءت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

قراءت میں رسول اللہ کی حافظ ابو عیسیٰ | تصریح بیاں کیا | کیا حدیثیں اب سناتا ہے
جناب ام سلمہ سے کہا ہے | کہ یوں قرآن حضرت پڑھا ہے | قراءت کا یہ آپکی ماجرا تھا | کہ ایک ایک حرف انکا سب سے جدا تھا

(۲) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا

قتادہ نے انس سے آکے پوچھا | کہ یہ حال مفصل مجھ کو بتلا | کہ فخر انبیا ختم رسالت | ادا کسطرح کرتے تھے قراءت
انس بولا کہ تھی اسطور کی بات | پڑھا کرتے تھے حضرت آیت آیات

(۳) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

جناب ام سلمہ سے روایت | ہوئی وارد باحوال قراءت | بیاں کرتی ہیں حال شہ دیں | کہ قرآن یوں پڑھا کرتے تھے شہ دیں
یہ دیکھا انکا انداز قراءت | پڑھا کرتے جدا ایک ایک آیت

(۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ
يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً

کہا سائل نے حضرت عائشہ کو | کیا اب سیر شہ سے آگاہ مجھکو | کہ پڑھتے تھے آپ کیسی قراءت | بلندی یا کہ پستی کی قراءت

کہی بس عائشہ نے اُنسے یہ بات | کہ پڑھتے آپ کس طور سے تھے | کبھی پڑھنے میں وہ اسرار کرتے | کبھی آواز کو اظہار کرتے

غرض طرز بلندی اور پستی | قبول خاطر خیر الوریٰ تھی | کہا سائل نے حمد کبریا ہے | کہ امر دین میں گنجائش رکھی ہے

۵ عن اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي

یہاں راوی ہوئی ہیں ام ہانی | بیاں کرتی ہیں باشیریں زبانی | کہ میں نے آپکا پڑھنا سنا ہے | قرأت سے جو قرآن کو پڑھا ہے

بوقت شب جو کرتے تھے تلاوت | تو میں سنتی تھی اپنے گھر قرأت

۶ عن مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَقْرَأُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ فَقَرَأَ وَرَجَّعَ قَالَ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيَّ لَأَخَذْتُ لَكُمْ فِي ذٰلِكَ الصَّوْتِ أَوْ قَالَ اللَّحْنِ

بیاں قرہ کی بیٹی نے کیا ہے | کہ عبد اللہ سے میں نے سنا ہے | بیاں کرتا ہے عبد اللہ ایسا | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا

کہ تھے بیٹھے ہوئے بالائے ناقہ | رسول اللہ روز فتح مکہ | وہ اسدم پڑھ رہے تھے باخوشی کے | عجب لہجہ سے یہ آیات قرآں

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ إِلَى آخِرِهِ

پڑھی جاتی تھی اس ہنگام اوقات | نہایت خوش ادا ترصیع کیسات | کہا راوی نے جو تجھ نے پڑھو | تو میں ویسی قرأت پڑھ سناؤں

ولیکن ہے یہاں اس بات کا ڈر | کہ مجھ کو گھیر لیں گے لوگ آکر

۷ عن قَتَادَةَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ نَبِيُّكُمْ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ لَا يُرَجِّعُ

قتادہ سے ہوئی مروی روایت | بیاں کرتا ہے خلاق رسالت | کہ جو پیغامبر دنیا میں آیا | خوش آوازی ڈلپنے ساتھ لایا

بحسن صورت و صوت آل آرا | ہوئے پیغامبر دنیا میں پیدا | تمہارے بھی نبی خیر البشر کو | ہوئی حاصل تمامی خوبی رو

ملی انکو خوش آوازی کی دولت | نہ پڑھتے پر مرصع وہ قرأت | بروز فتح جو ترصیع کی تھی | تو وہ ناقہ کے اوپر عارضی تھی

۸ عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا يَسْمَعُهَا مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ

کہی عباس کے بیٹے نے یہ بات | کہ پڑھتے آپ اس طور کیسات | سنا کرتے قرأت کو وہ ہمیشہ | کہ رہتے تھے قریب خانہ خاص

بَابُ مَا جَاءَ فِي بُكَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے رونے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

۱ عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وهو يصلي ولجوفه ازيز كازيز المرجل من البكاء

ہوا ثابت بجائے شافع محشر سے یہ کافی
کہ رونا آپ کا ہم عاصیوں کو بخشواتا ہے

کیا جاتا ہے وہ احوال تحریر
کہ میں حضرت نبی کے پاس آیا

کہ مادی جب کہ ہے فرزند شخیر
تو وہاں مشغول طاعت انکو پایا
درون سینہ کو من سے دواں

کہا اس نے سنو میری حقیقت
زمانا اس وقت جو پڑھتے تھے حضرت
صدا آتی تھی مشکل دیگ جوشاں

کہ گذری ایک دن ایسی حقیقت
تو تھی بس جوش رقت یہ حالت

٣ عن عبد الله بن مسعود قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ علي فقلت يا رسول الله
أأقرأ عليك وعليك أنزل قال إني أحب أن أسمعه من غيري فقرأت سورة النساء
حتى بلغت وجئنا بك على هؤلاء شهيدا قال فرأيت عيني النبي صلى الله عليه وسلم ھذا

کہا مسعود کے دانا پسر نے
کیا معروض جب پیش حضرت
پڑھوں میں آپ کے آگے قرأت
کہ میں آیات قرآنی کا سننا

کہ مجھے یوں کہا میرے پیدا نے
کہ میرے واسطے کب ہے یہ لیاقت
مجھے بھی نہیں ایسی لیاقت
زبان غیر سے ہوں دوست رکھتا
غرض جب پڑھتے پڑھتے پیش حضرت
وجئنا بك على هؤلاء شهيدا
تو میں نے اس گھڑی دیکھا یہ عالم

کہ تو آیات وحی آسمانی
کلام حق ہوا ہے تم پہ نازل
کیا ارشاد پھر خیر الورا نے
جو سمجھا آپ کے میں مدعا کو
زباں پہ آ گئی میری یہ آیت
کہ روتے تھے رسول اللہ ہیہم

بیاں کر سامنے میرے زبانی
قرأت کی حقیقت تم کو حاصل
رسول اللہ ختم انبیا نے
وہیں پڑھنے لگا سورہ نساء کو

٤ عن عبد الله بن عمرو قال انكسفت الشمس يوما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي حتى لم يكد يركع رأسه ثم رفع رأسه فلم
يكد أن يسجد ثم سجد فلم يكد أن يرفع رأسه فلم يكد أن يسجد ثم سجد فلم يكد
أن يرفع رأسه فجعل ينفخ ويبكي ويقول رب ألم تعدني أن لا تعذبهم وأنا فيهم
رب ألم تعدني أن لا تعذبهم وهم يستغفرون ونحن نستغفرك فلما صلى
ركعتين انجلت الشمس فقام فحمد الله تعالى وأثنى عليه ثم قال إن الشمس والقمر
آيتان من آيات الله فإذا انكسفا فافزعوا إلى ذكر الله تعالى

بیان عمرو عبداللہ کرتا
وہ ہے اس بات کو مذکور کرتا
کہ یعنی ایک دن سورج گہا تھا
زمانہ وہ رسول اللہ کا تھا

غرض یہ دیکھ کے سورج کی بات لگے پڑھنے نماز اس وقت حضرت
قیام ایسا کیا اس طول کے ساتھ کہ سمجھے لوگ وہاں سب طول کی بات

کہ اب شاید کھڑے ہی رہینگے رکوع و سجدہ کا ہیکو کرینگے
جھکے حضرت جو پھر زانو پہ رکھ ہاتھ رہے اتنا خشوع و عجز کے ساتھ

کہ یہ اس دم گماں تھا ہر بشر کا کہ اب تو سر میں آوینگے نہ اٹھا
بحال قومہ جس دم آپ آئے تو وہاں اتنا رہے سر کو اٹھائے

کہ وقت قومہ پیدا تھی یہ حالت کہ سجدہ کو نہیں جائینگے حضرت
غرض وہ آگئے سجدہ میں جس دم جھکائے سر رہے با دیدۂ نم

گماں تھا دیکھکر حال طوالت نہیں ہوئے کی سجدہ سے فراغت
غرض اس وقت حضرت اوبکرا کے جاتے تھے یوں با دیدہ تر

رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِیْهِمْ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُ

وہیں ہنگام اتمام دو رکعت عیاں ہونے لگے آثار رحمت
گہن خورشید کی صورت سے چھوٹا جہاں تاریکی و ظلمت سے چھوٹا

اٹھے پھر حضرت محبوب سبحاں ہوئے مشغول حمد شکر یزداں
فراغت ہوکے حمد کبریا سے کہی یہ بات مخلوق خدا سے

کہ ہر جو دیکھتے شمس و قمر کو نشان قدرت از رہے جا لو
یہ دونوں جب گرفتار گہن ہوں اسیر پنجۂ رنج و محن ہوں

تمہیں اس وقت میں لازم ہے یہ بات رہاں جا ہو خدا کی یاد کے ساتھ

۴ ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةً لَّهٗ تَقْضِیْ فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَمَاتَتْ وَهِیَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَصَاحَتْ اُمُّ اَیْمَنَ فَقَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَبْكِیْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَلَسْتُ اَرَاكَ تَبْكِیْ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ اَبْكِیْ اِنَّمَا هِیَ رَحْمَةٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَیْرٍ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِنَّ نَفْسَهٗ تُنْزَعُ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْهِ وَهُوَ یَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰى

پسر عباس کا راوی اخبار یہاں کرتا ہے یہ احوال اظہار
کہ تھی حضرت نبی کے ایک دختر بعمر خرد ضعیف تن سے لاغر

مرض سے وہ گرفتار محن تھی قریب مرگ وہ پاکیزہ تن تھی
جو دیکھا آپ نے یہ حال دختر بغل میں لے لیا اس کو اٹھا کر

پھر اس کے بعد جو خاطر میں آیا نبی نے سامنے اپنے لٹایا
غرض اس دختر حضرت کی رحلت ہوئی پیش جناب شان رحمت

وہاں جو ام ایمن نے یہ دیکھا لگی رونے کہ وا دردا و دریغا
کہا تب آپ نے اس نیک زن کو کہ تو روتی جو ہے رنج و محن سے

رسول اللہ کے نزدیک سب کو نہیں لازم کرے نوحہ گری کو
کہا تب ام ایمن نے کہ حضرت تمہیں بھی دیکھتی ہوں اشکبار

کہا حضرت نے رقت مجھکو کب ہے یہ رونا عین رحمت کا سبب ہے
کہ ہے مومن کو حاصل خیر کی بات بہر صورت تمامی حال کے ساتھ

بوقت مرگ جب پہلو سے اسکی بنہایت بیکلی سے جان نکلے
تو اس دم بھی نہیں کرتا وہ زاری ادا کرتا ہے حمد شکر باری

۵ ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ

مظعون وهو ميت وهو يبكي أو قال عيناه تهراقان

کہی ہے عائشہ نے یہ حقیقت | کہ خیر المرسلیں ختم نبوت | بوقت رحلت عثمان مظعون | ہوئے غمگیں نہایت اور محزوں
وہ عثمان جو پسر مظعون کا تھا | قضائے ایزدی سے جب موا تھا | رسول اللہ نے اس وقت آکر | دیا بوسہ رخ عثمان کے اوپر
جبھی اس یار کے مرنے پہ گریاں | مگر راوی نے لفظ شک لکھا یاں | کہ آنکھیں یا جناب مصطفی کی | ہوئی تھیں شدت رقت سے جاری

۶ عن انس بن مالك قال شهدنا ابنة لرسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس على القبر فرأيت عينيه تدمعان فقال أفيكم رجل لم يقارف الليلة قال أبو طلحة أنا قال انزل فنزل في قبرها

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا | کہ میں بھی اس جگہ حاضر ہوا تھا | یہاں ختم رسل سردار عالم | جلیس قبر تھے با دیدۂ نم
جنازہ دختر خیر الورا کا | برائے دفن وہاں لا کر رکھا تھا | رسول اللہ تھے با عین رقت | نہایت اشک ریزاں چشم حضرت
کیا ارشاد ایسا شاہ دیں نے | جناب پاک ختم المرسلیں نے | کہ ہے ایسا کوئی جو آج کی شب | ہوا ہو وے نہ وہ خواہان مطلب
با اہل خود ملی ہو یعنی قربت | اسے حاصل ہو اس معنی سے عزت | ابو طلحہ ہوا اس وقت گویا | کہ میں ہوں یا رسول اللہ ایسا
ہوا اس کے لیے پھر حکم حضرت | کہ بو طلحہ برائے دفن میت | شتابی قبر میں یعنی اتر آ | ابو طلحہ وہیں مرقد میں اترا

باب ما جاء في فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیچ بیان بستر شریف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں

۱ عن عائشة رضي الله عنها قالت إنما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي ينام عليه من أدم حشوه ليف

بیان بستر و فرش جناب سرور عالم | جہاں کے خفتگاں کو خواب غفلت سے جگاتا ہے
جناب عائشہ نے یہ خبر ہے | بیان بستر خیر البشر ہے | کہا اس محرم راز نبی نے | وہ بستر جس پہ سوتے آپ یعنی
بنا تھا چرم ہی سے وہ بستر | بھرا تھا لیف خرما اسکے اندر

۲ عن جعفر بن محمد عن أبيه قال سئلت عائشة ما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتك قالت من أدم حشوه ليف وسئلت حفصة ما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتك قالت مسحا نثنيه ثنيتين فينام عليه فلما كان ذات ليلة قلت لو ثنيته أربع ثنيات كان أوطأ له فثنيناه له بأربع ثنيات فلما أصبح قال ما فرشتموني الليلة قالت قلنا هو فراشك إلا أنا ثنيناه بأربع ثنيات قلنا هو أوطأ لك قال ردوه لحالته الأولى فإنه منعتني وطاءته صلاتي الليلة

کلام جعفر صادق زباں ہے
کہ بستر سرور کونین مکاں کا
کہ تھا ہاں جنس چرمی کا وہ بستر
کہ ام المومنین حضرت نبی کا
وہ بستر واسطے خیر البشر کے
کیا میں نے یہ اندیشہ کسی رات
غرض جب چار تہہ کرکے بچھایا
کہا حضرت نبی سے میں نے ایسا
تو میں نے واسطے بستر تمہارا
بچھایا کر اسے دوہرا ہی کرکے

کہ میرا باپ یوں کرتا بیاں ہے
تمہارے گھر میں کیسی طرح کا تھا
بھرا تھا لیف خرما سے سراسر
تمہارے گھر میں فرش جو بچھا تھا
بچھا دیتی تھی دوہرا ٹاٹ کرکے
کہ لیٹ سویا کریں آرام کے ساتھ
انہوں نے صبح تک آرام پایا
وہی فرش قدیمی آپ کا تھا
بنا کر چار تہہ شب کو بچھایا
کہ بیدار ایسا نہ پھر مجھکو ضرر ہے

کہ کیفیت فراش احمدی کی
کہا سائل سے ام مومناں نے
اسی صورت سے کوئی سائل حال
کہا حفصہ نے یہ احوال سنکر
بوقت شب جناب نیک انجام
یہ بستر چار تہہ کرکے بچھاؤں
کہی وقت سحر حضرت نے یہ بات
مگر دل میں یہ آئی تھی یہ بات
جواب ایسا دیا حضرت نے سنکر
کہ جیسے نرمی بستر نے یہ بات

کسی نے عائشہ سے جاکے پوچھی
رسول اللہ کی آرام جاں نے
گیا تھا پوچھنے حفصہ سے احوال
کہ وہ تسمہ ٹاٹ تھا حضرت کا بستر
کیا کرتے تھے اس بستر پہ آرام
انہیں ملا بستر راحت سلاؤں
بچھایا فرش کیسا آج کی رات
کہ سو دیں آپ کچھ آرام کے ساتھ
کہ ہے یہ ٹاٹ کا میرا جو بستر
تہجد سے مجھے روکا اسی رات نے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان فروتنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں بارہ حدیثیں ہیں ۱۲

ح عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ

بیاں کس طرح کیجے آپکے حلم و تواضع کو
کہ یہاں خامہ بعین عاجزی سر کو جھکاتا ہے

کہا خطاب کے بیٹے عمر نے
کہ جیسی عیسی مریم کی بابت
محمد بندہ درگاہ رب ہے

کہ مجھسے یوں کہا خیر البشر نے
نصاریٰ نے کہا ہے بے نہایت
خدا کی بندگی میں روز و شب ہے

کہ میرے واسطے ہنگام تعریف
یہاں تک ان کے درجہ کو بڑھایا
کہو بندہ مجھے تم اس خدا کا

نہ اس درجہ کرو اظہار توصیف
کہ آخر کہدیا بیٹا خدا کا
کہ جس نے مجھکو پیغمبر بنایا

۲ ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ امْرَاَۃً جَاءَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃً فَقَالَ اجْلِسِیْ فِیْ اَیِّ طَرِیْقِ الْمَدِیْنَۃِ شِئْتِ اَجْلِسْ اِلَیْکِ

انس راوی بیاں کرتا ہے کہ ایک
مجھے لاحق ہوا ہے اب کوئی کام

رسول اللہ کے خلق حسن کا
وہ لیکن آپ سے ہو ویگا انجام
تیری خاطر سے میں بیٹھا رہونگا

کہ آئی کوئی عورت پیش حضرت
کہا حضرت نے اس عورت سے ایسا
کہیگی مجھسے جو حاجت سنونگا

لگی کہنے کہ اے ختم رسالت
مدینہ میں جہاں چاہے بٹھا جا

۲ ح عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعود المريض ويشهد الجنازة ويركب الحمار ويجيب دعوة العبد وكان يوم بني قريظة على حمار مخطوم بحبل من ليف عليه اكاف من ليف

انس راوی جو ہے مالک کا بیٹا	بیاں کرتا ہے عادات نبی کا	کہ کرتے تھے مریضوں کی عیادت	جنازوں کے بھی جاتے ساتھ حضرت
سنائی کی یہ طرز انکساری	حمر کی پشت پر کرتے سواری	اگر کوئی غلام بے بضاعت	رسول اللہ کی کرتا تھا دعوت
تو وہ اقبال کر لیتے تھے اس کا	کہ عاجز پروری سے مدعا تھا	ہوئی قوم قریظہ سے لڑائی	تو مسلمں بھی یہ انکی طرز دیکھی
حمار برق پیکر زیر راں تھا	خیال رزم قوم کا فراں تھا	کہوں کیا بات ان کی سادگی کی	زمام لیف خرما ہاتھ میں تھی
	بجائے زین جو پالاں کسا تھا	تو وہ بھی لیف خرما کا بنا تھا	

۳ ح عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعى الى خبز الشعير والاهالة السنخة فيجيب ولقد كانت له درع عند يهودي فما وجد ما يفكها حتى مات

انس یہ اور جو کرتا بیاں ہے	بیان علم ختم مرسلاں ہے	کہ تھا دستور یہ خیر الورا کا	کہ جو دعوت کوئی حضرت کی کرتا
اگر ہوتی وہ دعوت اطعمہ کی	کہ ہوتی جو کی روٹی اور چربی	بعین رحمت تشریف لاتے	زروئے حلم نان جو کو کھاتے
بیاں یہ اور بھی کرتا ہے راوی	کہ تھی وہ جو زرہ حضرت نبی کی	یہودی سے قرض کچھ لیا تھا	زرہ کو پاس اسکے رکھ دیا تھا
	رہی لاحق یہاں تک تنگی عسرت	نہ چھوٹی وہ زرہ تا وقت رحلت	

۵ ح عن انس بن مالك قال حج رسول الله صلى الله عليه وسلم على رحل رث وعليه قطيفة لا تساوي اربعة دراهم فقال اللهم اجعله حجا لا رياء فيه ولا سمعة

ہوا معلوم یہ قول انس سے	کہ بہر حج رسول اللہ آئے	سواری کا یہ ان کی ماجرا تھا	جہاز کہنہ اشتر پر کسا تھا
وہ جاتا تھا جو اونٹ پہ بیٹھے تھے	تو یہ ہوتا تھا ثابت دیکھنے سے	کہ یہ جو چادر شاہ امم ہے	بہا میں چار درہم سے بھی کم ہے
یہاں بعضوں کی ہے یہ بھی گفتا	نہ تھی اوڑھی وہ چادر شاہ ابرا	پڑی تھی اونٹ پر وہ چادر پاک	کہ بیٹھے جس پہ تھے شاہان لولاک
غرض اس دم جناب مصطفیٰ نے	دعا اس طرح کی خیر الوریٰ نے	اللهم اجعله حجا لا رياء فيه ولا سمعة	

۶ ح عن انس بن مالك قال لم يكن شخص احب اليهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وكانوا اذا راوه لم يقوموا لما يعلمون من كراهيته لذلك

انس کہتا ہوا ایسی حقیقت	کہ تھی یاران حضرت کی یہ حالت	نہ رکھتے تھے کسی کو دوست ایسا	بجز ذات محب رب وہاب

فدا تھے آپ پر سو جان سے بھی	مگر باہر نہ تھے انکی خوشی سے ادا ہی سے وہ پہچانتے تھے	غرض یہ ہے کہ با آں حب و الفت کہ ناخوش آپ ہوں ایسی ادا سے	نہ اٹھتے تھے پئے تعظیم حضرت

ح عن الحسن بن علي رضي الله عنهما قال سألت خالي هند بن أبي هالة وكان وصافا
عن حلية رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أشتهي أن يصف لي منها شيئا فقال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم فخما مفخما يتلألأ وجهه تلألؤ القمر ليلة البدر فذكر
الحديث بطوله قال الحسن فكتمها الحسين زمانا ثم حدثته فوجدته قد سبقني إليه فسأله
عما سألته عنه ووجدته قد سأل أباه عن مدخله ومخرجه وشكله فلم يدع منه شيئا
قال الحسن فسألت أبي عن دخول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان إذا أوى
إلى منزله جزأ دخوله ثلثة أجزاء جزأ لله عز وجل وجزأ لأهله وجزأ لنفسه ثم جزأ جزأه بينه
وبين الناس فرد ذلك بالخاصة على العامة ولا يدخر عنهم شيئا وكان من سيرته في جزء الأمة
إيثار أهل الفضل بإذنه وقسمه على قدر فضلهم في الدين فمنهم ذو الحاجة ومنهم ذو الحاجتين و
منهم ذو الحوائج فيتشاغل بهم ويشغلهم فيما يصلحهم والأمة من مسألتهم عنه وإخبارهم
بالذي ينبغي لهم ويقول ليبلغ الشاهد منكم الغائب وأبلغوني حاجة من لا يستطيع إبلاغها
فإنه من أبلغ سلطانا حاجة من لا يستطيع إبلاغها ثبت الله قدميه يوم القيمة لا يذكر
عنده إلا ذلك ولا يقبل من أحد غيره يدخلون روادا ولا يفترقون إلا عن ذواق
ويخرجون أدلة يعني على الخير قال فسألته عن مخرجه كيف كان يصنع فيه قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يخزن لسانه إلا فيما يعنيه ويؤلفهم ولا ينفرهم و
يكرم كريم كل قوم ويوليه عليهم ويحذر الناس ويحترس منهم من غير أن يطوي على
أحد منهم بشره ولا خلقه ويتفقد أصحابه ويسأل الناس عما في الناس ويحسن
الحسن ويقويه ويقبح القبيح ويوهيه معتدل الأمر غير مختلف لا يغفل مخافة أن يغفلوا
أو يملوا لكل حال عنده عتاد لا يقصر عن الحق ولا يجاوزه الذين يلونه من الناس خيارهم
أفضلهم عنده أعمهم نصيحة وأعظمهم عنده منزلة أحسنهم مواساة وموازرة قال فسألته
عن مجلسه فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقوم ولا يجلس إلا على ذكر الله

وَإِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَأْمُرُ بِذٰلِكَ يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبِهِ لَا يَحْسَبُ جَلِيسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهُ فَاوَصَلَهُ فِي حَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفُ عَنْهُ وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا أَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ عِلْمٍ وَحِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ وَلَا تُنْثَى فَلَتَاتُهُ مُتَعَادِلِينَ يَتَفَاضَلُونَ فِيهِ بِالتَّقْوَى مُتَوَاضِعِينَ يُوَقِّرُونَ فِيهِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمُونَ فِيهِ الصَّغِيرَ وَيُؤْثِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ

روایت ہے امام متقی سے — حسن ابن علی سبط نبی سے
کہ میں نے ہند سے اک بار پوچھا — کہ وہ مداح ختم المرسلیں تھا
کہ حضرت مصطفیٰ کو وصف ثنا — بیاں کیجے ہمارے سامنے ثنا
سمجھ اس بات کی مجھ کو تھی چاہت — سنائے مجھکو کچھ تو نعت حضرت
کہا اس نے کہ تھے فخر دو عالم — بزرگ و نامور محمود و اکرم
یہ تھا چہرہ کو ان کے نور حاصل — کہ ہو جیسے فروغ ماہ کامل
طولانی حسن سے اس خبر کو — کہا تھا ہند نے با طرز نیکو
حسن کہتے ہیں یہ اخبار میں نے — چھپائی تھی حسین اپنے اخی سے
پس از عرصہ غرض میں نے یہ اخبار — حسین ابن علی سے کی جو اظہار
تو پایا اس طرح کو میں نے احوال — کہ ہند ابن ابی ہالہ سے یہ حال
برادر نے مرے مجھ سے بھی آگے — سنا ہی تھا جو پوچھا شوق دل سے
حقیقت اور بھی میں نے یہ پائی — کہ میرے باپ سے بھی میرے بھائی
سبھی باتوں کا سائل ہو چکا تھا — اُسے سب حال حاصل ہو چکا تھا
کہ تھے کس طرح وہ گھر میں آتے — وہ کس انداز سے باہر تھے جاتے
سبھی شکل و شمائل مصطفیٰ کے — پدر نے میرے بھائی کو بتائے
کہا شبیر سے میں نے کہ بھائی — بتا مجھکو وہ حال مصطفائی
کہ جو کچھ باپ سے تو نے سنا ہے — سنوں میں بھی بھلا وہ حال کیا ہے
کہا شبیر نے ہاں اے برادر — ہوئی تھی یہ حقیقت اسطرح پر
ہوا تھا باپ سے میرے جو سائل — کہ گھر میں جب نبی آتے تھے داخل
تو اس جا کیا کیا کرتے تھے حضرت — وہاں تھی آپکی کیا رسم و عادت
کہا میرے پدر نے مجھ سے ایسا — کہ یہ معمول تھا حضرت نبی کا
وہ کرتے تین حصے اپنے اوقات — کہ تھے خوگر وہ اس اخلاق کے سات
غرض اس حصہ اول میں بکثرت — خدائے پاک کی کرتے عبادت
دوم حصہ کے اندر جا درانہ — ادا کرتے حقوق اہل خانہ
بآخر وہ جو حصہ تیسرا تھا — مقرر تھا برائے ذات والا
مگر اس تیسرے حصہ کے اوقات — ہوئے تھے منقسم اس طور کے سات
کہ تھے وہ جو نہایت خاص اصحاب — حضور پاک میں آکر باطلاب
مشرف ہو کے فیض احمدی سے — عوام الناس کو تعلیم کرتے
خواص و عام سے حضرت نے اولا — فیوض ظاہر و باطن ندوکا
رسول اللہ کی تھی یہ بھی سیرت — کہ وہ جو وقت تھا مخصوص صحبت
تو سب اہل فضل و علم اکثر — باذن شاہ دیں آتے وہاں پر
غرض ان پر بقدر فضل اسلام — رسول اللہ فرماتے تھے انعام
وہاں آتے تھے جو اہل حاجت — کوئی رکھتا تھا اک حاجت
کوئی دو حاجتوں کا تھا طلبگار — کسی کے واسطے حاجات بسیار
جناب صاحب عالم سے جب — انہیں کے فکر میں مشغول رہتے
ہوا کرتی تھی جو اصلاح کی بات — رکھا کرتے انہیں اس شغل کے سات

کسی سے آن کے جو بات پوچھی
انہیں لازم ہو جو کچھ سکے بتائیں
نہ ہووے گر کسی میں اتنی طاقت
سنو یہاں درپے تحقیق کی بات
تو اُس بندہ کی حاجت کوئی لاکر
قیامت میں خداوند تعالیٰ
غرض جو حاجتوں کا مبتلا تھا
نہ ہوتے تھے جدا محروم سبب سے
کیا شبیر نے بھی مذکور ایسا
کیا شبیر پدر نے تب یہ مذکور
کیا کرتے تھے وہ یاروں کو باہم
شریف قوم جو ہوتے تھے اشخاص
سبھی لوگوں کو تھے حضرت ڈراتے
نہ ہوتے وہ کسی سے بیمروت
کیا کرتے سبھوں کی پرسش حال
کلام احسن و بہتر کو حضرت
کلام زشت کی ختم رسالت
مخالف تھا نہ انکا طور و دستور
اگر ڈر تھا انہیں اس بات کا تھا
رسول اللہ رہتے تھے بہر حال
نہ وہ تقصیر ہر ہر یاں کرتے
کہ جو لوگوں کو کرتے تھے نصیحت
مواسات و کرم سے پیش آتے

بتاتے بات اُسکے فائدہ کی
وہ ان لوگوں کو ہدایت بتائیں
کہ لاوے مجھ تلک وہ اپنی حاجت
کہ گر ہووے کوئی حاجت کے ساتھ
سناوے خدمت سلطان میں جاکر
رکھے ثابت قدم حاجت رسا کا
قبول خاطر خیر الوریٰ تھا
مگر وہ کھانے پینے کے سبب سے
کہ اپنے باپ سے پھر میں نے پوچھا
کہ تھا یہ آپ کا معمول و دستور
کہ الفت سے رہیں باہم فراہم
باکرام رسول اللہ تھے خاص
عذاب کبریا قہر خدا سے
بحسن خلق فرماتے تھے شفقت
کہ ہے کس طرح یعنی حال و احوال
بتائید سخن دیتے تھے قوت
کیا کرتے تھے سستی و حقارت
امور اختلافی سے رہے دور
کہ یہ غافل نہ ہو جاویں مبادا
امور ہادی سے فارغ البال
حد حق سے قدم باہر نہ دہرتے
نہ رہ کہتے تھے امر میں سے غفلت
بنقل رحمت و امداد لاوے

کہا کرتے تھے یہ بھی اشرف الکل
کہ محفل سے مری جو لوگ ہیں دور
تو ہے لازم یہاں جو شخص آیا
غرض ہووے وہ حاجتمند ایسا
یہ اُسکا مرتبہ نزد خدا ہے
نہ ہوتا ذکر کچھ نزدیک حضرت
حضور پاک میں ہوتے تھے داخل
نکلتے وہاں سے وہ اہل سعادت
کہ جب آتے تھے حضرت گھر سے اپنے
زبان پاک کو وہ بے ضرورت
نہ تھی یہ بات حضرت کو گوارا
شریف قوم کو کرتے تھے والی
وہ اپنی ذات پاک با صفا کے
تفقد آپ کا اصحاب پر تھا
اگر سنتے کسی سے خیر کی بات
ہوا کرتی قبیح و زشت جو بات
طریق اوسط و امر میانہ
نہ ہوتے تھے کبھی امت سے غافل
امور دین سے یعنی بغفلت
غرض اسباب جو جس کام کا تھا
بہ نزدیک شفیع روز محشر
بزرگ نامور وہ شخص تھا وہاں
کہا پھر یوں حسین ابن علی نے

کہ جو اشخاص آتے ہیں مرے پاس
رہے مجبور وہ ہو کر کے معذور
مجھے حاجات ہماری سب خبر دیں
کہ سلطان تک ہوا اُسکا گذارا
کہ وہ ثابت قدم روز جزا ہے
بجز ذکر و بیان اہل حاجت
تمامی طالبان علم و فاضل
تو ہوتے راہی راہ ہدایت
کیا کرتے تھے کیا باہر نکل کر
تکلم کی کبھی دیتے نہ رخصت
کہ انمیں صورت نفرت ہو پیدا
بابذال عنایات توالی
نگہبان و امین و پاسبان تھے
بہت لطف و کرم اصحاب پر تھا
تو آتے پیش وہ تحسین کے ساتھ
نہ ہوتے ملتفت اُس بات کے ساتھ
وہ رکھتے تھے پسند و جا بجا
لگا رہتا بہت اُسکی طرف دل
نہ اپنے دل میں لاویں یہ ملالت
وہاں رہتا تھا موجود و مہیا
وہی اشخاص تھے بہتر سراسر
کہ جو لوگوں سے ہو مشفق و احسان
کہ میں نے پھر یہ پوچھا تھا پدر سے

کہ تھا کیا مجلس حضرت کا دستور
لیا کرتے تھے وہ اللہ کا نام
صفت آخر میں وہ لیتے تھے آرام
کسی کی تم اگر محفل میں آؤ
شنو یہ اور بھی اعجاز کی بات
بہ نزدیک قسیم حوض کوثر
وہ ایسا شخص حاجتمند آتا
کہ وہ اہل غرض اہل تمنا
دیا اس سائل حاجت سے حضرت
سبھوں کے ساتھ تھے یوں مہربان
کہوں مجلس خیر الوریٰ تھی
یہ تھا بزم امانت کا تقاضا
اگر اس اہل بزم باصفا سے
برابر تھے سبھی واں مثل حضرت
وہ اہل بزم احباب تواضع
جو آتا کوئی طفل خرد و اصغر
اگر ہوتا وہاں وارد مسافر

کہ اس ذکر سے بھی مجکو مسرور
باآغاز و بانجام و باتمام
نشست صدر محفل شی تھا کام
جہاں پاؤ جگہ وہاں بیٹھ جاؤ
انہیں تھا یہ کرم ہر شخص کے ساتھ
گرامی کون ہے میری برابر
کہ لے کر آپ کو ہمراہ جاتا
وہاں سے آپ ہی تھا پھر کے آتا
کیا کرتے کلام مہر و شفقت
کہ ہو بیٹے پہ جیسے مہربان باپ
مقام علم دین جائے حیا تھی
کسی کا عیب وہاں ظاہر نہ ہوتا
کوئی تقصیر کرتا تھا خطا سے
مگر وہ شخص رکھتے تھے فضیلت
بہم رکھتے تھے پیش ادب تواضع
وہ کرتے رحم و شفقت اسکے اوپر

جواب ایسا پڑے سی میں نے پایا
اگر حضرت کسی محفل میں آتے
کیا کرتے تھے امت کو بھی ارشاد
جو مجلس میں حضرت کی گذر تھا
کہ کرتا ہر بشر ایسا گمان تھا
جناب سرور دنیا و دیں کا
اٹھاتا تو ہنگام حضور اہل حاجت
سوال اُنسے کیا جس شخص نے جو
یہ حسن خلق یہ صافی بیان تھا
بانعام شفیع روز محشر
بیاں صبر و سکونت کا کروں کیا
حرام و فحش سے زنہار زنہار
تو اس تقصیر کا چرچا زباں پر
کہ جو پرہیز و تقویٰ میں علم تھے
کہ گر آتا بزرگ و پیر صورت
وہ اہل حاجت اہل غرض کی

کہ بزم پاک کا دستور یہ تھا
جہاں پاتے جگہ وہاں بیٹھ جاتے
کہ یعنی تم رکھو اس بات کو یاد
نصیب اپنے سے ہوتا بہرہ ور تھا
کہ مجھ پر خاص ہے اکرام اُن کا
جلیس و ہمنشیں جو شخص ہوتا
یہانتک صبر فرماتے تھے حضرت
نہ خالی پھیرتے تھے آپ اُس کو
فصاحت جس سے کی لوگوں میں پیدا
سبھی آپس میں تھے یکساں برابر
بلند آواز وہاں کوئی نہ کرتا
نہ اُس مجلس میں کرتا کوئی گفتار
نہ لاتا تھا کوئی باہر نکل کر
وہ خاص امت خیر الامم تھی
کیا کرتے بہت توقیر و عزت
تمنائے دلی کرتے تھے پوری
کیا کرتے تھے اُس کی پاس خاطر

۸ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ

انس ہیں رہبر راہ ہدایت
کہ ہدیہ گر کوئی دے لا کے مجکو
و یا وہ پایہ بز کو پکا دے

بیاں کرتا ہوں اب ایسی روایت
وہ ہدیہ مختصر گر پائے بز ہو
کھلانے کے لیے مجکو بلاوے

کہ فرمایا سہ بیچ کرم نے
تو میں اسکے تئیں کر لوں محبت
تو وہ دعوت بھی کرونگا اجابت

جناب مصطفیٰ عالی ہمم نے
نہ پھیروں بیٹے زراہ مروت
بلا جاؤنگا بیٹے سو کر دعوت

۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ

یہ عبداللہ کا بیٹا ہے جابر ؓ بیاں کرتا ہے یہ احوال ظاہر کہ میری بیماں رسول اللہ آئے بعین مرحمت تشریف لائے
یہ تھا حضرت نبی کا طور سادہ کہ آئے بے تکلف پا پیادہ نہ خچر کی سب انکے زیر ران تھا سواری میں اسپ ترکی وتازی کہاں تھا

۱۰ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ سَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوسُفَ وَاَقْعَدَنِي فِي حَجْرِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى رَأْسِي

بیاں کرتا ہے یوسف حال اپنا کہ حضرت نے رکھا تھا نام میرا کنار پاک میں مجھ کو بٹھا کر پھرایا دست الا میرے سر پہ
غرض یہ ہے کہ ایسی مہر و شفقت کیا کرتے تھے ہم لوگوں پہ حضرت

۱۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَهٗ ثَرِيْدًا عَلَيْهِ دُبَّاءٌ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ الدُّبَّاءَ وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ اَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُصْنَعَ فِيْهِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ ۔۔

انس کہتا ہے تھا وہ مرد درزی کہ کی تھی جس نے دعوت مصطفےٰ کی یہ نزدیک جناب سرور دین رکھا لا کر ثرید اس نے بہ تمکیں
ثرید اس طرح سے اس نے رکھا تھا کہ اسپر کچھ کدو بھی چن دیا تھا کدو سے بسکہ تھی حضرت کو رغبت تو کرتے نوش با خواہش ہو کے حضرت
انس کہتا ہے اب اپنا سا نانا کہ پکتا ہے مرے گھر جو کہ کھانا اگر ممکن ہے آمیزش کدو کی تو اس میں ڈالدیتا ہوں میں بھی
مری اس بات پر یعنی نظر ہے کہ حضرت کو کدو مرغوب تر ہے

۱۲ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قِيْلَ لِعَائِشَةَ مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهٗ وَيَحْلُبُ شَاتَهٗ وَيَخْدُمُ نَفْسَهٗ

کسی مشتاق حال مصطفےٰ نے کہا تھا یہ جناب عائشہ سے کہ گھر میں آپ جس جس وقت رہا کرتے تھے وہاں کس شغل کی شان
کہا صدیقہ صادق زباں نے کہ او سائل کہوں کیا حال تجھ کو جناب مصطفےٰ کیا ہی بشر تھے بعادات بشر ہر طرح پر تھے
جنا کرتے تھی جامہ و پشش کو غرض یہ ہے نہ تھی نخوت کی وہاں بو وہ اکثر شیر بز کا کھینچتے تھے غرض ہر کام کو انجام دیتے
بیاں جو واقف حال خبر ہے رہ تحقیق کو کرتا ہے یوں طے کہ پوشاک تن حضرت بہر حال پشش ہوتے نہ تھے پیدا ہوا
ولیکن عادت محبوب باری کہ تھی عین نیاز و خاکساری تو فرط عجز سلطان معراج لباس اطیب تو بانداز
بدست پاک لیکر صاف کرتے اگر بد خارو آسیب پشش سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا

أحادیث رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ماذا أحدثکم کنت جاره فکان إذا نزل علیه الوحی بعث إلي فکتبته له فکنا إذا ذکرنا الدنیا ذکرها معنا وإذا ذکرنا الآخرة ذکرها معنا وإذا ذکرنا الطعام ذکره معنا فکل هذا أحدثکم عن النبي صلی الله علیه وسلم

جناب مستطاب پیشوائے مرسلاں کا اب | بیان عظمت اشفاق و حسن خلق آتا ہے

کہا ہے زید کے بیٹے نے ایسا | کہ فرماتا تھا مجھ سے باپ میرا | کہ کچھ اشخاص میرے پاس آئے | کہ دے ہم کو خبر حال نبی سے
کبھی میں نے یہ بات اس قوم کے سن | بھلا تم کو سناؤں کونسی بات | کہ میں ہمسایہ خیر البشر میں | رہا کرتا تھا یعنی اپنے گھر میں
ہوا کرتا نزول وحی جس دم | تو بلواتے مجھے سردار عالم | لکھا کرتا تھا میں آیات قرآں | رسول اللہ فرماتے جو تھے واں
کہوں کیا حسن خلق مصطفائی | کہ تھا کیا حوصلہ کیسی سمائی | اگر ہم لوگ کرتے ذکر دنیا | تو کرتے آپ بھی ویسا ہی چرچا
اگر ہم ذکر کرتے آخرت سے | تو وہ بھی آخرت کا ذکر کرتے | اگر کھانے کا کرتے تھے بیاں ہم | یہی مذکور کرتے وہ بھی باہم
اسی صورت غرض ہر حال رکھا | ہماری ساتھ تھے معروف اوقات | نہایت لطف عین مرحمت سے | ہماری ساتھ تھے مشغول رہتے

۲ عن عمرو بن العاص قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبل بوجهه وحدیثه علی أشر القوم یتألفهم بذلك فکان یقبل بوجهه وحدیثه علی حتی ظننت أني خیر القوم فقلت یا رسول الله أنا خیر أو أبو بکر فقال أبو بکر فقلت یا رسول الله أنا خیر أم عمر فقال عمر فقلت یا رسول الله أنا خیر أم عثمان فقال عثمان فلما سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم فصدقني فلوددت أني

بیاں کرتا ہے ایسا عمرو بن عاص | کہ تھا آپ کا انداز اخلاص | شریر قوم تھے جو لوگ مشہور | غرض تالیف تھی ان کی بھی منظور
وہ سب سے تھا با شیریں زبانی | کیا کرتے تھے بیحد مہربانی | کہ مجھ کو یہ گماں رہتا تھا اکثر | کہ ہوں سب قوم کے لوگوں سے بہتر
یہاں تک کہ گماں نے مجھ کو گھیرا | کہ میں نے ایک دن حضرت سے پوچھا | بتاؤ اب مجھے یعنی یہ تحقیق | کہ میں بہتر ہوں یا بوبکر صدیق
کہا مجھ سے جناب شاہ دیں نے | کہ ہاں بوبکر ہی بہتر ہے تجھ سے | کہا پھر میں نے یہ خیر البشر سے | کہ میں بہتر ہوں درجہ میں عمر سے
کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا | کہ ہے تجھ سے بڑا درجہ عمر کا | کہا بار سوم پھر آپ سے میں نے | کہ میں بہتر ہوں یا عثمان مجھ سے
کہا حضرت نے ہے عثمان بہتر | ترے درجے سے اور سائل سراسر | عمرو بن عاص کہتا ہے کہ جس بار | یہ مجھ سے کہہ چکے سردار عالم
یقیں آیا مجھے باصدق ایماں | ہوا پر قول سے اپنے پشیماں | کہ بیجا کس لیے پوچھی تھی یہ بات | نہ اُن سے پوچھتا اے کاش ایسا

۳ عن أنس بن مالك قال خدمت رسول الله صلی الله علیه وسلم عشر سنین فما قال لي أف

وما قال لشيء صنعته لم صنعته ولا لشيء تركته لم تركته وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم من احسن الناس خلقا ولا مسست خزا قط ولا حريرا قط ولا شيئا كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا شممت مسكا قط ولا عطرا كان اطيب من عرق رسول الله صلى الله عليه وسلم

انس کہتا ہے میں تو دس برس تک | رہا ہوں خدمت حضرت میں بیشک | کہوں میں خلق کیا حضرت نبیؐ کا | مجھے اُف تک نہیں فرمایا اصلا!
وہاں جس چیز کو میں نے بنایا | نہ فرمایا کہ تو نے یہ کیا کیا | جو مجھ سے ترک ہوتا تھا کوئی کام | نہ لیتے آپ بھی اس کام کا نام
کہوں کیا حسن خلق سرور دیں | سزاے حمد ہے شایان تحسیں! | وہ حسن خلق میں کیا ہی حسیں تھے | کہ فخر اولین و آخریں تھے
ملائم جو ہتھیلی تھی نبیؐ کی | خز و دیبا میں وہ نرمی نہ پائی | کف دست جناب مصطفیٰ کو | کہو نسبت بھلا کس چیز سے ہو
پسینے کا یہ تھا حضرت کے عالم | کہ بوے عطر تھی اس سے بہت کم | نہ بوے مشک و عنبر رکھتی تھی نسبت | نہ بوے گلستاں رکھتی تھی نسبت

ح عن انس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان عنده رجل به اثر صفرة قال وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكاد يواجه احدا بشيء يكرهه فلما قام قال للقوم لو قلتم له يدع هذه الصـ

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا | کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا | ہوا جس دم وہ ملبس نعم والا | تو حضرت نے یہ اس کا حال دیکھا
کہ وہ آیا جو کپڑا پہن کر | اثر زردی کا ہے کچھ اسکے اوپر | تقاضا تھا یہ خلق احمدی کا | کہ جو معیوب کوئی شخص ہوتا
نہ کہتے اسکے آگے عیب کی بات | نہ کرتے اسکو شرمندہ اس وقت | غرض جب اٹھ گیا وہ شخص والا | کیا ارشاد حضرت نے زباں سے
اے لوگو اگر تم میں سے کوئی | بیاں کرتا یہ احوال نکوئی | تو یہ جب یہاں سے اٹھ گیا مرد | پہنتا پھر نہ شاید جامہ زرد

ح عن عائشة انها قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا صخابا في الاسواق ولا يجزي بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح

جناب عائشہ شایان توصیف | بیاں کرتی ہیں حضرت کی تعریف | کہ وہ معصوم و رحمت گستری تھے | کلام فحش سے صافی بری تھے
کہوں کیا میں تکلف سے بھی زنہار | وہ بدگوئی کی کرتے تھے نہ گفتار | اگر بازار میں تشریف لاتے | بلند آواز واں کرتے [illegible]
بدگوئی جو انکے ساتھ کرتا | نہ دیتے تھے بدی کے ساتھ بدلا | وہ کیا ہی عفو و بخشش میں علم تھے | سراپا رحمت و فیض کرم تھے

ح عن عائشة قالت ما ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده شيئا قط الا ان يجاهد في سبيل الله ولا ضرب خادما ولا امرأة

کلام عائشہ یہ دوسرا ہے | مناقب صاحب معراج کا ہے | کہ تھی نام خدا کیا آپ کی خو | نہ مارا اپنے ہاتھوں سے کسی کو
اگر مارا تو مارا امر سے ہے | بہ ہنگام غزا میں غضب ہے | کسی خادم کو خدمت سے نہ مارا | کسی عورت کو عبرت پر مارا

۷ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلَمَۃٍ ظُلِمَہَا قَطُّ مَا لَمْ یُنْتَہَکْ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ تَعَالٰی شَیْءٌ فَاِذَا انْتُہِکَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ تَعَالٰی شَیْءٌ کَانَ مِنْ اَشَدِّہِمْ فِیْ ذٰلِکَ غَضَبًا وَمَا خُیِّرَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَیْسَرَہُمَا مَا لَمْ یَکُنْ مَاْثَمًا

روایت عائشہ کی تیسری ہے	بیان حسن خلق احمدی ہے	وہ کہتی ہیں نہ دیکھا میں نے اصلا	کہ لیتے ہوں کسی کا آپ بدلا
کوئی کیسا ہی ظلم و جور کرتا	عوض لیتے نہ حضرت اس خطا کا	مگر جب دم کوئی فحشا ر بدخو	روا رکھتا حرام و ناروا کو
تو ہوتی آپ پر شدت غضب کی	کیا کرتے تبعیت امر رب کی	اگر حضرت بحکم رب غفار	کیے جاتے تھے دو چیزوں میں مختار
تو یہی آپ کی فرخندہ عادت	پسند اس چیز کو کرتے تھے حضرت	کہ جو دونوں میں آسان تر ہو	گناہ و جرم سے خالی مگر ہو

۸ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِیْرَۃِ وَاَخُو الْعَشِیْرَۃِ ثُمَّ اَذِنَ لَہٗ فَاَلَانَ لَہُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَہُ الْقَوْلَ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَکَہُ النَّاسُ وَوَدَعَہُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِہٖ

یہ نزدیک جناب سرور دیں	جناب عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں	کہ دروازہ پر کوئی شخص آ کے	طلب گار اجازت تھا نبی سے
کہا حضرت نے یہ کیا مرد بد ہے	بدی کے بیچ یعنے مستند ہے	پھر اسکے بعد فرمائی اجازت	ہوا وہ مرد داخل پیش حضرت
تکلم بات کے اس سے شہ ابرار	لگے کرنے بحسن خلق گفتار	وہاں سے جب گیا وہ مرد اٹھ کے	کہا حضرت سے حضرت عائشہ نے
کہ تھا یہ مرد جب تک یاں نہ آیا	غرض تم نے کہا جو کچھ کہ تھا	جو یہ آیا تو حضرت پیش آئے	ملائم گفتگو و خلق حسن سے
کہا حضرت نے ہاں ای عائشہ تو	بخوبی یاد رکھنا یہ اسکو	کہ دنیا میں وہ شخص بدتریں ہے	ملائم گفتگو جس میں نہیں ہے
سبھی لوگوں سے بد وہ شخص ہے تر	کہ جسکو چھوڑ دیں بدخو سمجھ کر	کلام فحش ہو جس کی زباں پر	کریں پرہیز اس سے لوگ اکثر

۹ عَنِ الْحُسَیْنِ قَالَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ سَاَلْتُ اَبِیْ عَنْ سِیْرَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جُلَسَائِہٖ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْبِشْرِ سَہْلَ الْخُلُقِ لَیِّنَ الْجَانِبِ لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ وَلَا صَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَیَّابٍ وَلَا مُشَاحٍ یَتَغَافَلُ عَمَّا لَا یَشْتَہِیْ لَا یُؤْیِسُ مِنْہُ وَلَا یُخَیِّبُ فِیْہِ قَدْ تَرَکَ نَفْسَہٗ مِنْ ثَلٰثٍ الْمِرَاءِ وَالْاِکْبَارِ وَمَا لَا یَعْنِیْہِ وَتَرَکَ النَّاسَ مِنْ ثَلٰثٍ کَانَ لَا یَذُمُّ اَحَدًا وَلَا یَعِیْبُہٗ وَلَا یَطْلُبُ عَوْرَتَہٗ وَلَا یَتَکَلَّمُ اِلَّا فِیْمَا رَجَا ثَوَابَہٗ وَاِذَا تَکَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَاؤُہٗ کَاَنَّمَا عَلٰی رُءُوْسِہِمُ الطَّیْرُ فَاِذَا سَکَتَ تَکَلَّمُوْا لَا یَتَنَازَعُوْنَ عِنْدَہُ الْحَدِیْثَ وَمَنْ تَکَلَّمَ عِنْدَہٗ اَنْصَتُوْا لَہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ حَدِیْثُہُمْ عِنْدَہٗ حَدِیْثُ اَوَّلِہِمْ یَضْحَکُ مِمَّا یَضْحَکُوْنَ مِنْہُ وَیَتَعَجَّبُ مِمَّا

يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُونَهُمْ وَيَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَأَرْفِدُوهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتَّى يَجُوزَ فَيَقْطَعَهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ

روایت کی شہید کربلا نے	حسین ابن علی مرتضیٰ نے	کہ میں نے سیرت خیر البشر سی	کیا تھا یہ سوال اپنے پدر سے
کہ بیٹھے جو کوئی مجلس میں آتا	نبی کا حال اُسکے ساتھ کیا تھا	کہا مجھسے علی حیدر پدر نے	ندیم محفل خیر البشر نے
کہ تھے با زمرۂ احباب حضرت	کشادہ رو ملائم خو نہایت	درشت و زشت خو حضرت نہیں تھے	بحسن خلق ختم المرسلیں تھے
نکرتے تھے بلند آواز حضرت	رہا کرتے تھے با صبر و سکونت	نہ تھی جس چیز کی جانب کو رغبت	کیا کرتے تھے اس سے آپ غفلت
طبیعت تھی سخاوت پر یہ مانوس	کہ ہوتا تھا نہ اُنسے کوئی مانوس	وہاں جس چیز کا آتا تھا سائل	نہ ہوتی ناامیدی اسکو حاصل
رہا دکبر دلا یعنے سخن سے	مبرا ہی رہا ایسے چلن سے	نکرتے تھے مذمت عیب گوئی	نہ کی ہرگز کسی کی عیب جوئی
سخن جو کچھ زباں سے تہا نکلتا	بامید ثواب آخرت تھا	کلام پاک فرماتے تھے جس دم	تو ہوتا ہمنشینوں کا یہ عالم
کہ گویا جانور ہیں اُنکے سر پہ	ہلاتے ہی نہیں جو مطلقًا سر	یہ اُنکا حال تھا وقت سماعت	کہ ہو جاتے غریق بحر حیرت
مگر خاموش ہوتے آپ جس دم	تو باتیں سب کیا کرتے تھے باہم	ولیکن زمرۂ اصحاب زنہار	نکرتے تھے لئے حضرت کے تکرار
کوئی جو آپ سے کچھ عرض کرتا	تو اُس ہنگام کا دستور یہ تھا	کہ جب تک وہ بیاں کرتا تہا احوال	تو رہتے سُننے والے ساکت و لال
غرض خورد و کلاں کا تھا جو مذکور	بعین لطف وُہاں ہوتا تھا منظور	رسول اللہ ہنستے تھے بفرحت	ہنسا کرتے تھے جب اصحاب حضرت
اگر کوئی عجائب حال ہوتا	تعجب جانتے اصحاب جس کا	تو حضرت بھی تعجب جانتے تھے	عجائب چیز وہ پہچانتے تھے
اگر آتا وہاں ایک مسافر	کہ کرتا وہ کلام زشت ظاہر	غریب اہل حاجت کے محابا	بگفتار درشتی پیش آتا
تو اُس جا صبر فرماتے تھے حضرت	کہ ہیں معذور یعنی اہل حاجت	مگر اصحاب حضرت اُس مکاں سے	مسافر کے تئیں باہر کو لاتے
بحسن خلق عادت آپ کی تھی	کیا کرتے نبی ارشاد یہ بھی	کہ تم گر دیکھ پاؤ اہل حاجت	کرو حاجت روائی پر اعانت
اگر ہوتا کوئی مرد مسلماں	رسول اللہ کا اُس جا ثنا خواں	تو وہ حمد مسلماں پیش حضرت	ہوا کرتی بہر صورت اجابت
جو کوئی شخص اُن سے بات کرتا	کلام اُس کا نہ کرتے قطع اصلا	اگر وہ بات ہوتی دور حق سے	تو ایسی بات کو وہ کاٹ دیتے
بہ نہی و امر منکر قطع کرتے			دیا حکم قیام امر حق سے

١٣ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

یہ ہے تقریر جابر کی زباں کی	کہ جو سائل نے اُنسے چیز مانگی	لب والا پہ حرف لا نہ آیا	دیا اُس چیز کو بادلِ زیبا

۱۱۳ عَنْ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَاْتِيْهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

ہوا مروی بقول ابن عباسؓ	کہ تھے ختم رسالت اجود الناس	یہ تھی بہترین مردمان سے	بجود و فضل فیاضِ جہاں تھے
ہمیشہ تھی با بذال سخاوت	مگر ماہِ مبارک میں بکثرت	وہ ماہِ صوم میں آغاز و انجام	کیا کرتے نہایت خیر و انعام
اسی ایام میں جبریل آتے	کلام اللہ کو حضرت سناتے	غرض جس وقت با خیر و کرامات	نبی جبریل سے کرتے ملاقات
تو ان روزوں عطا جود و سخاوت	رسول اللہ کرتے بے نہایت	بشکل آمد بادِ بہاری	فیوضِ احمدی ہوتی تھی جاری

۱۱۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

انس کہتا ہوا احوال توکل	کہ تھا یہ آپ کا حال توکل	خیال جمع تھا نہ فکر انبار	رہا دینے دلانے سے سروکار
رسول اللہ کوئی چیز اصلا			نہ رکھتے تھے برائے روز فردا

۱۱۵ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ اَنْ يُّعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِىْ شَىْءٌ وَّلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَىَّ فَاِذَا جَاءَنِىْ شَىْءٌ قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِى الْعَرْشِ اِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِىْ وَجْهِهٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِىِّ ثُمَّ قَالَ...

کہا حضرت عمرؓ نے حال ایسا	کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا	کیا یوں عرض بحرِ عطا سے	کہ کچھ دلوائیں مجھ سے
کیا سائل سے حضرت نے یہ ظاہر	نہیں اس وقت کوئی چیز حاضر	و لیکن ہے تجھے جو کچھ تمنا	غرض اس چیز کو تو مول لا آ
روا اس وقت تو کر لے غرض کو	کرونگا میں ادا تیری قرض	عمر نے تب کیا حضرت سے معروض	کہ تم کس واسطے ہوتے ہو مقروض
اٹھاتے آپ کیوں رنج باری	نہیں جس چیز پر قدرت تمہاری	نہیں تکلیف دیتا رب عزت	کہ تم ایسی کرو جود و سخاوت
سنا جب آپ نے کہنا عمرؓ کا	تو ایسی بات کو مکروہ جانا	وہاں حاضر تھا کوئی شخص انصار	لگا کہنے کہ اے سلطان ابرار
دیئے جاؤ کیے جاؤ سخاوت	نہ چھوڑو اپنی بخشش کی عادت	نہ کیجے خوف خطرہ مفلسی کا	کہ رب عرش ہے مالک سبھی کا
رسول اللہ یہ سنکر مسکرائے	کہ ان کا خوشی چہرہ پہ لائے	کہا اس مرد انصاری سے ایسا	کہ میں مامور ہوں اسی عمل کا

۱۱۶ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا

ہوا ہے عائشہ سے قول منقول | کہ ہدیہ آپ کر لیتے تھے مقبول
مگر یہ حال بھی تو آپ کا تھا | کہ اُس ہدیہ کا وہ دیتے تھے بدلا

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَيَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے شرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اُس میں دو حدیثیں ہیں

۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ ؎

حیا و شرم سن کر انتہا آفرینش کی | حیا مندان عالم کا کلیجا کانپ جاتا ہے

بیاں ہے بو سعید متقی کا | کہ اندازہ تھا شرم نبی کا | کہ جیسی دختر ناکتخدا ہو | بعینہٖ شرمگیں با حیا ہو
زیادہ اُس سے بھی خیر الورا تھی | کمال شرم سے عین حیا تھی | اگر ناخوش کوئی شی جانتے تھے | تو ہم اُس طرح سے پہچانتے تھے
کہ ہو جاتا روئے مصطفےٰ پر | تغیر کا اثر ظاہر سراسر | اگر شرم و حیا کے اقتضا سے | وہ حرف ناخوشی لب تک نہ لاتے

۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ إِلَى فَرْجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات | کہ تھی حضرت نبی کی شرم کی ذات | یہ بس عین حیا کا تھا تقاضا | کہ میں نے بھی ستر اُن کا نہ دیکھا

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِجَامَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے کھینچی لگانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اُس میں چھ حدیثیں ہیں

۱ عَنْ أَنَسٍ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ أَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةُ

ہوا معلوم ہے مسنون لینا خون فاسد کا | کہ اکثر یہ عمل امراض جسمی سے بچاتا ہے

انس سے کسی سائل نے پوچھا | کہ ہاں کسب حجامت ہے یہ کیسا | انس بولا باظہار حقیقت | کہ سن او سائل حال حجامت
جناب سرور دنیا و دیں کی | ابو طیبہ نے تھی کھینچی لگائی | اُسی حضرت نے ازراہ عنایت | دیا دو صاع بہر غلہ باجرت
سفارش اور کی مالک سے اُسکے | کہ تو لیتا ہے جو محصول اس سے | تو اُس محصول سے اب کم لیا کر | یہ اُس مملوک پر احسان کیا کر
پھر اُسکے بعد فرمانے لگے یوں | کہ ہے اچھی دوا لینا یہ ہو خوں | حجامت کر کے خوں لینا بجا ہے | کہ تمہارے واسطے اچھی دوا ہے

۲ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ ؎

ہوا منقول حیدر کی زباں سے | کہ تھی حضرت نے جب کھنچی لگائی | تو مجھکو حکم فرمایا اُس ہنگام | کہ دی حجام کو اب حقِ حجام
سنی جب بات یہ حضرت نبی کی | تو میں نے اُجرتِ حجام دیدی

۲ عن ابن عباس رضی الله عنهما قال ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم فی الاخدعین وبین الکتفین واعطی الحجام اجره ولو کان حراما لم یعطه

یہ عباس ابن عم حضرت | بیاں کرتے ہیں یوں حال حجامت | کہ تھی جب آپ نے کھنچی لگائی | لیا تھا خون فاسد دو جگہ سے
رگِ گردن کا حضرت نے لیا خون | میانِ شانہ سے بھی لیا خون | ہوئی جب خون لینے سے فراغت | عطا حجام کو کی اُس کی اُجرت
اگر ہوتا حرام نا روا کام | نہ دیتے آپ ہرگز مزدِ حجام

۳ عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم دعا حجاما فحجمه وسأله کم خراجک فقال ثلاثة صاع فوضع عنه صاعا واعطاه اجره

کیا ابن عمرؓ نے ذکر اس کا | کہ ایک حجام حضرت نے بلایا | حجامت کر چکا جس وقت حجام | تو حضرت نے یہ فرمایا اُس ہنگام
کہ تیرے واسطے از روئے معمول | مقرر کس قدر ٹھہرا ہے محصول | کہا اُس نے کہ مجھ پہ ہے مرا مولا | خراج تین صاع ہے روز لیتا
کہا حجام سے حضرت نے ہاں تو | دیا کر آج سے دو صاع اُسکو | پھر اُسکے بعد از روئے عنایت | عطا کی پاس سے اپنے بھی اُجرت،

۴ عن انس بن مالک قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاهل وکان یحتجم لسبع عشرة وتسع عشرة واحدی وعشرین ۔

انس کہتا تھا حضرت کی عادت | کہ کرتے دونوں شانوں میں حجامت | رگ گردن کی بھی لیتے لہو تھے | جناب مصطفےٰ محبوب رب کے،
کیا کرتے شفیع روز محشر | حجامت تین تاریخوں کے اندر | وہ سترہویں ہو یا انیسویں ہو | پھر اُسکے بعد یا اکیسویں ہو،

۵ عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم احتجم وهو محرم بملل علی ظهر القدم

انس یہ بولا کہتا ہے حقیقت | کہ تھے در حالت احرام حضرت | فرض کچھ عارضہ لاحق ہوا تھا | کہ پشت پا سے اپنے خوں لیا تھا
ملل ہے اُس جگہ کا نام مشہور | وہاں کل میں سناتا ہوں یہ کوہ | کہ اُس منزل میں جب آئے تو حضرت | ہوئی تھی آپ معروف حجامت

باب ما جاء فی اسماء رسول الله صلی الله علیه وسلم

یہ باب بیان اسمائے مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

عن جبیر بن مطعم عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو الله بی الکفر وانا الحاشر الذی

يحشر الناس على قدمي وانا العاقب والعاقب الذي ليس بعده نبي ٭

درود رحمت وصلوات پڑھنا اب مناسب ہے ‏— کہ اسمائے مبارک کا شمار وصف آچکا ہے

جبیر ابن مطعم نے کہا ہے ‏— زبان پاک سے جو کچھ سنا ہے ‏— کہ کہتے تھے قسیم حوض کوثر ‏— کہ میری واسطے ہیں نام اکثر

محمد نام میرا اور احمد ‏— کہ ہیں میری لئے اوصاف بیحد ‏— ہوا موسوم میں باسم ماحی ‏— کہ جسے کفر کی تھی جو سیاہی

تو وہ ظلمت سبھی میری سے آئی ‏— مٹائی حق تعالے نے جہاں سے ‏— مرا جو نام ہے حاشر مقرر ‏— اٹھیں گے لوگ سب میرے قدم پر

یہ میرا نام عاقب اسلیئے ہے ‏— کہ اب دور رسالت ہوچکا ہے ‏— مرے پیچھے نبی کوئی نہیں ہے ‏— یہ منصب ہاں ملا میرے تئیں ہے

ح عن حذيفة قال لقيت النبي صلى الله عليه وسلم في بعض طريق المدينة فقال انا محمد وانا احمد وانا نبي الرحمة ونبي التوبة وانا المقفي وانا الحاشر ونبي الملاحم ٭ ٭ ٭

حذیفہ بن یمان کہتا ہے یہ بات ‏— کہ حضرت سے ہوئی میری ملاقات ‏— بہنگامے کہ در راہ مدینہ ‏— چلے جاتے تھے وہ شاہ مدینہ

کہا یہ آپ نے مجھ سے اس ہنگام ‏— محمد اور احمد ہے مرا نام ‏— نبی رحمت کونین ہوں میں ‏— نبی توبہ ثقلین ہوں میں

کہ ہے توبہ مری امت کی مقبول ‏— بدرگاہ خدائے پاک موصول ‏— مقفی اس لیے ہے نام میرا ‏— کہ مجھ سے بعد پیغمبر نہ ہوگا

نبی حاشر روز جزا ہوں ‏— سبھوں کا حشر کے دن پیشوا ہوں ‏— نبی الملحمہ توصیف آئی ‏— کہ کفاروں سے کرتا ہوں لڑائی

بوقت جنگ با اہل شقاوت ‏— اٹھاتا ہوں بہت سختی و شدت

باب ما جاء في عيش رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

بیاد عیش خیر المرسلیں اب کافی سکیں ‏— ہوس عیش فنا کی اپنی خاطر سے مٹاتا ہوں

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات ‏— رہی کیا عسرت اوقات و نات ‏— کہ تھے جو اہلبیت مصطفے ہم ‏— تو ہم پر یہ رہا تنگی کا عالم

مہینے بھر تلک ہوتا تھا یہ حال ‏— کہ رہتے آگ سے ہم فارغ البال ‏— نہ اپنے گھر میں کچھ کھانا پکاتے ‏— کہ جس کے واسطے آتش جلاتے

یہ ہم پر شدت عسرت گذرتی ‏— چھوہاروں اور پانی پر گذرتی

ح عن ابي طلحة قال شكونا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بطنه عن حجرين ٭

ابی طلحہ بیاں کرتا ہے ایسا ‏— کہ ہم نے آپ سے شکوہ کیا تھا ‏— کہ مارے بھوک کے ہم نے شکم پر ‏— رکھا باندھ کر ایک ایک پتھر

شکم سے ہم نے جامہ بھی اٹھایا ‏— رسول اللہ کو پتھر دکھایا ‏— جناب سید کونین نے ‏— شفیق و دستگیر بیکسانے

٣٣ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَاعَةٍ لَا یَخْرُجُ فِیْهَا وَلَا یَلْقَاهُ فِیْهَا اَحَدٌ
فَاَتَاهُ اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِکَ یَا اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَاَنْظُرُ فِیْ وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِیْمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِکَ یَا عُمَرُ قَالَ الْجُوْعُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِکَ فَانْطَلَقُوْا
اِلٰی مَنْزِلِ اَبِی الْهَیْثَمِ بْنِ التَّیِّهَانِ الْاَنْصَارِیِّ وَکَانَ رَجُلًا کَثِیْرَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ وَالشَّاءِ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ
خَدَمٌ فَلَمْ یَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِامْرَاَتِهٖ اَیْنَ صَاحِبُکِ فَقَالَتْ اِنْطَلَقَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ یَلْبَثُوْا
اَنْ جَاءَ اَبُو الْهَیْثَمِ بِقِرْبَةٍ یَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ یَلْتَزِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ
یُفَدِّیْهِ بِاَبِیْهِ وَاُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰی حَدِیْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰی نَخْلَةٍ فَجَاءَ
بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّیْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّیْ اَرَدْتُ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْ تَخَیَّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَکَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مِنَ النَّعِیْمِ الَّذِیْ تُسْئَلُوْنَ عَنْهُ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَیِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَیْثَمِ لِیَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ لَنَا ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْ جَدْیًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَکَلُوْا فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَکَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْیٌ فَاْتِنَا فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَیْنِ لَیْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَیْثَمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّیْ رَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَیْثَمِ
اِلَی امْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ مَا اَنْتَ
بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تُعْتِقَهٗ قَالَ فَهُوَ عَتِیْقٌ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمْ یَبْعَثْ نَبِیًّا وَّلَا خَلِیْفَةً اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ
تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْکَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا وَمَنْ یُّوْقَ
بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِیَ

کہا ہی بوہریرہ نے یہ احوال
کہ ختم المرسلیں فرخندہ افعال

نکل آئے یکایک گھر سے باہر
نہ تھا وہ وقت آنیکا مقرر

کہوں کیا میں کہ اس ہنگام و اوقات
کوئی ان سے نہ کر سکتا ملاقات

غرض باہر وہ جب تشریف لائے
تو انکے سامنے بوبکر آئے

کہا بوبکر سے حضرت نے ایسا
کہ اس دم کیوں ہوا آنا تمہارا

کہا اس نے کہ میں اب آگیا ہوں
کہ روئے اطہر و اقدس کو دیکھوں

مجھے منظور تھا تسلیم کرنا
فقط اس واسطے حاضر ہوا تھا

پھر اسکے بعد کچھ عرصہ نہ گذرا
کہ وہاں آنا ہوا حضرت عمر کا

عمر سے بھی کہی حضرت نے یہ بات
کہ تم آئے ہو اب کس کام کے سات

عمر بولے مجھے اے فخر عالم
تمہارے پاس لائی بھوک اسدم

غرض یہ گفتگو جب ہو چکی تو
گئے باہم ابی ہیثم کے گھر کو

ابی ہیثم وہ مرد بہرہ ور تھا
بخوبی صاحب باغ و شجر تھا

وہ گلہ بکریوں کا اسکے یہاں تھا
کہ عین مالداری کا نشاں تھا

اگرچہ وہ غنی تھا مال و زر میں
نہ تھا خادم ولیکن اسکے گھر میں

سخن کوتاہ وہاں آکر جو دیکھا
ابی ہیثم کو اسکے گھر نہ پایا

کہی یہ بات اس کی اہلیہ سے
کہاں خاوند ہی تیرا بتا دے

کہا اسنے کہ ایسا ماجرا ہی
کہ وہ پانی کے لینے کو گیا ہے

نہ گذری تھی انہیں کچھ دیر باہر
کہ آیا اہل خانہ مشک لیکر

وہ لایا اس طرح سے مشک آب
کہ اسکے بوجھ سے تھا سخت بیتاب

رکھی جب مشک اسنے دوش پر سے
تو یوں کہنے لگا خیر البشر سے

فدا ہوں آپ پر سے میری ماں باپ
زہے قسمت کہ یعنی آگئے یہاں آپ

غرض از راہ تعظیم و مدارات
ملایا اسنے انکے ہاتھ سے ہات

چلا پھر بعد اسکے ان کو لیکر
بسوئے باغ وہ فرخندہ اختر

وہ نخلستان میں جس وقت آیا
بچھونا واسطے انکے بچھایا

گیا پھر وہ بسوئے نخل خرما
وہاں سے خوشہ تر لیکے آیا

رکھا انکو حضور مصطفیٰ میں
حضور شافع روز جزا میں

کیا ارشاد حضرت نے اس ہنگام
کہ لایا توڑ کر تو پختہ و خام

مناسب تھا تجھے اس طرح لاتا
کہ کر لیتا جدا اچھے سے کچا

کہا اس نے کہ محبوب الٰہی
تیری خاطر میں ایسی بات آئی

کہ یہ خرما کے ہیں جو خوشہ تر
کچھ اک پختہ ہوئی ہیں کچھ ہیں گدر

تمہارے واسطے میں توڑ لایا
کہ جس طرح کا مرغوب خرما

تو ان خوشوں سے چن چن آپ کھاویں
مذاق دل سے کیفیت اٹھاویں

غرض کھائے انہوں نے خوشہ تر
پیا وہ آب شیریں اسکا دیگر

پسند آئی جو یہ نعمت نہایت
تو فرمانے لگے اسوقت حضرت

کہ میں کھاتا قسم ہوں اس خدا کی
یہ قدرت میں ہیں جس کی جان میری

کہ تم نے آج یہ نعمت جو کھائی
مزے سے اس کی کیفیت اٹھائی

سوال اس کا بروز حشر ہوگا
یہاں جو کچھ مزا تم نے اٹھایا

یہ سایہ سرد میٹھے جس کے نیچے
یہ پانی خوش ہوئے تم جسکو پیکے

یہ شیریں اور پاکیزہ چھوہارے
کہ آئے آج کھانے میں تمہارے

غرض پوچھیں گے تم سے حشر کو ان
سبھی اس نعمتوں کو تم گن گن

ابو ہیثم ہوا وہاں سے روانہ
کہ تا انکے لیے پکوائے کھانا

کیا اسوقت حضرت نے یہ ارشاد
کہ رکھنا چاہیے اس بات کو یاد

نہ ہرگز ذبح اس بکری کو کیجیو
ترے گھر میں جو بکری دودھ کی ہو

کیا بس ذبح بزغالہ کو لیکر
نہیں معلوم وہ مادہ تھی یا نر

پکا کر سامنے حضرت کے لایا
انہوں نے اس کی خاطر وہ کیا تھا

ابو ہیثم سے پھر حضرت نے پوچھا
کہ خادم بھی ترے گھر کوئی ہوگا

کیا اس ذہنیں کوئی پرستار
تو اُس ہنگام میری پاس آتا
نہ اُنکے ساتھ بردہ تیسرا تہا
ابوہیثم نے کی یہ عرض ان سے
کہا پھر آپنے اس سے کچھ بولی
کہ جس بردہ کا دیکھا تہے چال
ابوہیثم پھر اپنے گھر کو آیا
نہیں ممکن بجالاوے اُسے تو
کہ یہاں حق نے نبی ایسا ہی بہیجا
تو اُن دو میں سے یہ ایک کو لے جا
غرض جس شخص کو اُسکو خدا نے
رسول اللہ کا مقصود ارشاد
کبھی کیا بات بی بی نے میاں سے

کہا حضرت نے اب ہنا خبردار
تجہ میں ایک خادم بخش دونگا
ابوہیثم یہ چرچا سنکے آیا
کہ جو بہتر ہو انہیں سے وہ دیکھے
کہ مجہہ سے اب جو تونے مشورہ کی
کہ پڑہتا تہا نماز رب تعال
یہ سارا حال بی بی کو سنایا
یہ بہتر ہے کہ کر آزاد اسکو
خلیفہ بھی کوئی ایسا نہ آیا
سکہاتا ہے اُسے نیکی کے افعال
بچایا اُس شریر نا سزا سے
دلاتا ہے یہاں اس بات کو یاد

کہ تو جسوقت یہ احوال سن لے
پھر اُسکے بعد تھوڑی روز گذرے
کیا حضرت نے یہ ارشاد اُسکو
پسند خاطر والا جو آوے
امین موتمن جو مجہ کو سمجہا
ولیکن تجہہ سے کرتا ہوں نصیحت
ابوہیثم سے بولی اُس کی عورت
کیا فی الفور ابوہیثم نے آزاد
کہ جسکے واسطے وہ صاحب راز
وہ ہوگا دوسرا جو صاحب ناز
رہا محفوظ وہ بند جہاں میں
کہ تھی وہ جو ابوہیثم کی بی بی

کہ آوے میری یہاں قیدی کہیں سے
کہ دو بردہ کسی جانب سے آئے
کہ ان دو میں سے لیجا ایک تو
ابوہیثم اسی کو لیکو جاوے
تو میں کہتا ہوں اُسکو لیجا
کہ رہنا اس سے مصروف رعایت
کہ جو کچھ آپنے کی ہے نصیحت
وہ بردہ تو کیا حضرت نے ارشاد
برائے مشورت ہووین دستان
بتاتا ہے اُسے اطوار ناساز
بُری کاموں سے از رہ کی ناں میں
وہ تھی اُس کی مشیر راہ نیکی
کہ بردہ کر دیا آزاد اُس نے

عن سعد بن ابی وقاص یقول انی لاول رجل اہراق دما فی سبیل اللہ وانی لاول رجل رمی بسہم فی سبیل اللہ لقد رأیتنی اغزو فی العصابۃ من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما ناکل الا ورق الشجر والحبلۃ حتی ان احدنا لیضع کما تضع الشاۃ والبعیر واصبحت بنو اسد یعزروننی فی الدین لقد خلت اذا وضل عملی

ابی وقاص کا بیٹا ہے جو سعد
خدا میں جس نے اول تیر پھینکا
بحکم شاہ دیں کرتے غزا تھے
وہ یا حبلہ نہیں کہانے کو ملتا
کہ وقت دفع حاجات ضروری
یا بخواب یہ کیسا ماجرا ہے

بیاں کرتا ہے یہ احوال روداد
وہ تیر انداز پہلے سب سے میں تہا
کہ عسرت میں ایسی مبتلا تھے
کہ وہ میوہ درخت خار کا تہا
بشکل پشک بزیا پشک نکلتی
ہمیں قوم اسد کہتی بُرا ہے

کہ میں اسلام میں ایسا بشر ہوں
بیاں کرتا ہوں میں اسکا احوال
نہیں کہانا میسر تہا نہ کچھ نان
یہاں تک بات پتی کی خورش تھی
ہوا کرتا تہا ایسی فضلہ حاجت
کیئے میں نے راہ دیں میں افعال

کیا اول خدا کی راہ میں خون
کہ جب تھی سے اصحاب خوش افعال
مگر کہاتے ہر برگ درختاں
کہ ہم سب کی حالت ہو گئی تھی
رہی اس طرح کی لاحق صعوبت
گئی برباد کیا میری وہ افعال

ح عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَشُوَيْسٍ اَبَا الرُّقَادِ قَالَا بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ قَالَ انْطَلِقْ اَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِيْ اَقْصٰى اَرْضِ الْعَرَبِ وَاَدْنٰى بِلَادِ اَرْضِ الْعَجَمِ فَاَقْبَلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوْا هٰذَا الْكَذَّانَ فَقَالُوْا مَا هٰذِهٖ هٰذِهِ الْبَصْرَةُ فَسَارُوْا حَتّٰى اِذَا بَلَغُوْا حِيَالَ الْجِسْرِ الصَّغِيْرِ فَقَالُوْا هٰهُنَا اُمِرْتُمْ فَنَزَلُوْا فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا مِنْ اُولٰٓئِكَ السَّبْعَةِ اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ اَمِيْرُ مِصْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ وَسَتُجَرِّبُوْنَ الْاُمَرَاءَ

شویس و خالد بن عمیر راوی	ہوی گویا یہ تقریر مساوی	کہ عتبہ وہ جو تھا غزواں کا بیٹا	عمر نے اُنکو نائب کرکے بھیجا
کہی ہنگام رخصت اُس سے یہ بات	کہ جا ہمراہیوں کو لیکے تو سات	کیئے سرعت چلے جاؤ وہاں تک	عرب کی حد کشور ہے جہاں تک
عجم کے شہر جب نزدیک پاؤ	وہاں سے بڑھ کے تم آگے نہ جاؤ	غرض عتبہ ہوا واں سے روانہ	لیئے وہ سات سارا کارخانہ
کیا مربد تلک لوگوں نے آہنگ	نظر آیا انہیں ایک تودہ سنگ	ہم کہنے لگے یہ چیز ہے کیا	کوئی اُن میں سے بولا ہے یہ بصرا
پھر آگے کو چلے واں سے بھی بڑھکر	ہوئے وارد غرض چھوٹے پل پر	وہاں کرنے لگے آپس میں کو	ہوئے تھے ہم اسی منزل کو مامور
انہوں نے کی غرض اُس جا اقامت	وہاں کا حال رکھتا ہے طوالت	کیا راوی نے یہاں قصہ تمام	کہ تھا اُسکے تئیں اس راہ سے کام
کہ عتبہ نے وہاں اگلی حقیقت	بیاں اس طرح کی اپنی حقیقت	کہ تھا کیسا وہ عسرت کا زمانہ	بہت تنگی و قلت کا زمانہ
کہ میں جسوقت ہمراہ نبی تھا	کہوں کیا کس طرح کا حال دیکھا	ہمراہ نبی ہم آدمی سات	بسر اس طرح کرتے تھے اوقات
کوئی کھانا نہ وہاں پر لیے تھا	میسر تھا مگر تو تنکا کب تھا	یہاں تک ہم نے کھائے برگ اشجار	کہ باچھیں ہو گئیں تھیں ریش افگار
وہیں میں نے پائی ایک چادر	کیا تقسیم اُس چادر کو لیکر	رکھی کچھ میں نے کچھ وہ سعد کو دی	شریک اُس میں ہوئے تو ہم دو ساتھی
یہ تھا عتبہ کا مقصود حکایت	کہ اُن روز و شب تھی عسرت بہت	پھر آیا جو کشایش کا زمانہ	تو دیکھا اس طرح کا کارخانہ
کہ تھے جو اُس جگہ وہ سات اشخاص	تو اُن ساتوں میں اب ایک ایک ہے خاص	امیر شہر ہے صاحب خدم ہے	بسامان امارت محتشم ہے
رہے میں اور جو اشخاص باقی	ہماری بعد دیکھو گے کہ وہ بھی	ریاست میں امیر شہر ہونگے	امارت میں کبھی رئیس ہر ہونگے

ح عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ

انس کہتا ہے حضرت نے کہا ہے	کہ میرا تو کچھ ایسا ماجرا ہے	خدا کی راہ میں جو میں نے سختی	اٹھائی ہے اٹھا دیگا نہ کوئی
ملی اس راہ میں جو مجھکو ایذا	نہ پاوے گا کوئی یہ رنج اصلا	گئے یوں مجھ پر اور تیس ان رات	کہ کہا نیکو نہ آیا اس قدر بات
کرے کھانکوئی جاندار کہا کے	خیال بھوک کو جیسے بھلا دے	بلال اسوقت تھا ہمراہ میرے	یہی تکلیف تھی اس کو بھی گھیرے
اگر تھوڑا سا کہاتا بات آتا	بلال اپنی بغل میں تہا چھپاتا	وہ ایسی چیز ہوتی مختصر تھی	بغل میں اس کی جو جاتی بخوبی

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهُ غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ مِنْ
خُبْزٍ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ

انس اظہار کرتا ہے حقیقت	کہ تھا یہ آپکا حال معیشت	کہ انکے پاس کہانا رات دن کا	رہا کرتا نہ تھا ہرگز اکٹھا
نہ نان ولحم کو آتا وہ پلتے	کہ دونوں وقت بھر کر پیٹ کہاتے	ولیکن شافع روز قیامت	یہ صورت دیکھتے وقت ضیافت

ح عَنْ نَوْفَلِ بْنِ اِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَنَا جَلِيْسًا وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِيْسُ وَاِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ وَدَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَاُتِيْنَا بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ هَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَاَهْلُ بَيْتِهٖ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَلَا اَرَانَا اُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا

ہوئی منقول یہ گفتار نوفل	کہ تھا جو عبد رحمٰن یار نوفل	وہ کیسا یار یار ہمنشیں تہا	وہ کیسا ہمنشیں ہمدم دین تہا
بیان کرتے ہے قصہ ایکدن کا	کہ اپنے گھر ہمیں وہ لیکے آیا	گیا اندر ہمیں باہر بٹھا کے	پھر آیا گھر سے وہ باہر نہا کے
دکہا پھر اس نے کاسہ ایک لاکر	کہ نان ولحم تہا کاسے کے اندر	غرض جب رکھ چکا لاکر یہ کہانا	تو وہ یار نبی پھر خوب رویا
سوال اس سے کیا ہم نے اس وقت	کہ تم کو ہے رلاتی کونسی بات	کہا اس نے کہ ہے اس بات کا غم	کہ دنیا سے گئے سردار عالم
ولیکن آپنے تا وقت رحلت	اٹھائی آہ کیا سختی صعوبت	نہ کھائی نان جو بھی سیر ہو کر	انہوں نے اپنے اہلبیت کے ساتھ
گمان اس کا نہیں مجکو کبھی ہے	کہ دنیا میں جو یہ مہلت ملی ہے	بھلا میرے لئے ہے کونسا کام	مجھے ہے کون سا بہتر بھلا کام

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سِنِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب بیان عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں۔

ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ اِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ
عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

مسلمین عمر کی تعداد محبوب الٰہی کی		باختلاف روایت اب بیان راوی بتاتا ہے

کہا عباس کے بیٹے نے یہ حال
گئے فردوس کو جب اس جہاں سے
رہے مکہ میں حضرت سیزدہ سال
غرض تیرہ برس تک اس کے اوپر
نزول وحی تھا مکہ کے اندر
تریسٹھ سال کے حضرت نبی تھے

۲ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً وَّاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ

جریر راوی احوال حضرت
کہ جب دنیا سے فرمائی تھی رحلت
تریسٹھ سال کا اب میں بھی ہوں
بیاں کرتا ہے ایسا حال حضرت
تریسٹھ سال کی تھی عمر حضرت
کہ بوسفیاں کے بیٹے سے سنا ہے
تریسٹھ سال کی بوبکر تھی بھی
بوقت خطبہ یہ اس نے کہا ہے
تریسٹھ سال کی عمر عمر بھی تھی
امید موت یعنی کر رہا ہوں

۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

روایت ہے یہ حضرت عائشہ سے
کہ جس دن آپ دنیا سے سدھارے
تریسٹھ سال کی عمر نبی تھی
کہ جس ہنگام میں رحلت ہوئی تھی

۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ

کہا عباس کے دانا پسر نے
کہ تھے حضرت نبی پینسٹھ برس کے

۵ عَنْ دَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

کہا دغفل نے بھی مذکور ایسا
[illegible]
کہ تھی پینسٹھ برس کی عمر والا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَةٍ نَّظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشْفُ السِّتَارَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ اِلٰى وَجْهِهٖ كَاَنَّهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَّالنَّاسُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَشَارَ اِلَى النَّاسِ اَنِ اثْبُتُوْا وَاَبُوْ بَكْرٍ يَّؤُمُّهُمْ وَاَلْقَى السَّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

قیامت سے نہیں کم انتقال سرور عالم
کہ جس کا یاد کرنا آج تک ہم کو رلاتا ہے

جہاں کا باغ تاراج خزاں ہے
رسول اللہ گر مانع نہ ہوتے
محبت آپ کے ماتم میں رو لو
انس نے یہ خبر کیسی سنائی
انس کرتا ہے یہ تقریر ہر دم
ولیکن آخری میری نظر تھی
اجڑتا ہے صفیر و گلستاں ہے
سراپا پیٹ کر ہم جان کھوتے
مژہ میں اشک کے موتی پرو لو
کہ فوج غم نے کی ہم پر چڑھائی
کہ میری کی نظر حضرت پہ اس دم
لبوں پر وہ رخ خیر البشر تھی
جناب سرور عالم کی رحلت
کہیں کیا بندگی بیچارگی ہے
اگر کچھ الفت خیر الوریٰ ہے
نظر میں چھا گیا سامان غم کا
کہ جس دم در کا پردہ اٹھ گیا تھا
کہ پڑا تھا آہ کیسی در کے مقابل
قیامت ہے قیامت کا قیامت
فقط رونی ہی کی رخصت ملی ہے
مقام گریہ ہے رونے کی جا ہے
مژہ پر آ گیا دامان الم کا
جو ایک رو سامنے کھلا ہوا تھا
نبی کی رضا اطہر کے مقابل

کیوں کیا مصحف خدا کا حال	قبل صوم مصحف ہوا حال	عجب اک نور روئے پاک تھا	ہدایت کا نمونہ سر بسر تھا
رقم کرتا ہے راوی اور یہ بات	کہ اکثر لوگ تھے بوبکر کے ساتھ	سمجھ کر انکو سرخیل صحابہ	ہوا تھا جمع ہر خیل صحابہ
کیا پھر سب کو حضرت نے اشارہ	کہ جاؤ نہیں تم ثابت ہی رہنا	پھر اسکے بعد بھی بوبکر صدیق	امامت انکی کرتے تھے یہ تحقیق
اب آگے کیا لکھوں ہے جا رقت	کہ جب نزدیک آیا وقت رحلت	مقابل در کے اس پردے کو چھوڑا	کہ جس کو پیشتر اٹھوا دیا تھا
	یہ ہے روز دوشنبہ کی حقیقت	اسی دن آپ نے فرمائی رحلت	

۲ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِيْ اَوْ قَالَتْ اِلٰى حِجْرِيْ فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُوْلَ فِيْهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ

جناب عائشہ با جان غمگین	بیاں کرتی ہیں یہ حال دین	کہ جب ہنگام رحلت سر پہ آیا	مرے سینہ کا تھا تکیہ لگایا
دیا اسوقت کا یہ ماجرا تھا	کہ میری گود کا تکیہ کیا تھا	منگا کر طشت پھر خیر الورا نے	فراغت بول کی مصطفیٰ نے
	پھر اسکے بعد چھوڑا اس جہاں کو	گئے گلگشت گلزار جناں کو	

۳ ح عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ قَالَ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات	نہایت حسرت و اندوہ کیسا	کہ دیکھا میں نے فخر انبیا کو	بحال قرب رحلت مصطفیٰ
دھرا تھا پاس انکے کاسۂ آب	کہ ہوتے جب وہ نا تاب بے چین	تو اس پانی سے کر کے ہاتھ کو تر	پھراتے تھے رسول اللہ منہ پر
پھر اسکے بعد کہتے تھے خدایا	غرض نا بخت ہے تیری مدد کا	مدد کر منکرات موت پر تو	شدائد کے تئیں آسان کر تو
دیا حضرت نے فرمانے اس اوقات	بجائے منکرات موت سکرات	یہاں راوی جو دونوں لفظ لایا	سماعت میں گئے شک ہو گیا تھا

۴ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب عائشہ با دیدہ نم	بیاں کرتی ہیں یہ احوال پر غم	کہ میں نے موت کی شدت جو دیکھا	بظاہر جو نبی کی جان پہ تھی
	تو مجھ کو رشک پھر اسپر نہ آیا	کہ جسکا دم بہ آسانی ہو نکلا	

۵ ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهُ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ اُدْفُنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهِ

جناب عائشہ نے آہ پیہم	اٹھائے دل پہ کیا صدمۂ غم	مصیبت کا عجب احوال دیکھا	نہیں جو رد کیا کیا حال دیکھا

وہ کہتی ہیں کہ محبوب الٰہی ۔ ہوئے فردوس کو جس وقت راہی ۔ رہی تکرار یہ خورد و کلاں میں ۔ کہ کیجئے دفن انکو کس مکاں میں
کہا بوبکر نے پیر و جواں سے ۔ سنا ہے میں نے حضرت کی زباں سے ۔ کہ جو کوئی نبی یہاں سے گیا ہے ۔ تو اس جائیکا ایسا ماجرا ہے
بوقتِ انتقالِ دارِ محنت ۔ وہ اس مسکن سے رکھتا ہے محبت ۔ کہ جسمیں چاہتا ہے دفن ہونا ۔ قیامت تک بعین عیش سونا
غرض یہ ہے جنابِ نیک فرجام ۔ جہاں کرتے ہیں اس ہنگام آرام ۔ وہیں پر چاہئیے مدفن بنانا ۔ وہیں ختمِ رسالت کو سلانا

ح ۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا مَاتَ

کہا عباس کے بیٹے نے ایسا ۔ کہا ہے عائشہ نے یہ بھی چرچا ۔ کہ جسدن آپ نے فرمائی رحلت ۔ تو بوبکر نے باعینِ الفت
لیا بوسہ جبینِ مصطفےٰ کا ۔ جبینِ افتخارِ انبیا کا

ح ۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَوَضَعَ فَمَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى سَاعِدَيْهِ وَقَالَ وَا نَبِيَّاهُ وَا صَفِيَّاهُ وَا خَلِيْلَاهُ

عجب پُر درد قولِ عائشہ ہے ۔ اگر پوچھو تو سچا مرثیہ ہے ۔ کہ جب رحلت ہوئی حضرت کی تحقیق ۔ تو اُسدم آئے تھے بوبکر صدیق
میانِ چشمِ حضرت رکھ دہن کو ۔ رکھے ساعد پہ انکے ہاتھ دونوں ۔ کہا پھر وا انبیا وا صفیا ۔ کہا پھر بعد اسکے وا خلیلا
برائے سید و سردارِ ثقلین ۔ یہ کئے صدیق نے اسطرح کے بین

ح ۸ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا الْاَيْدِيَ عَنِ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا

کہا راوی انس نے آپ جس روز ۔ مدینہ میں ہوئے تھے رونق افروز ۔ عجائب رنگ سے وہ زینت فزا تھا ۔ مدینہ مطلعِ نور و ضیا تھا
بیاں کیا کیجئے اُسدن کی حالت ۔ کہ جسدن آپ نے فرمائی رحلت ۔ شبِ غم کا اندھیرا ہو گیا تھا ۔ مگر بخت مدینہ سو گیا تھا
اُداسی تیرگی کا تھا یہ عالم ۔ دلوں پہ چھا گئی تھی ظلمتِ غم ۔ ابھی ہم تھے بدفنِ شاہِ لولاک ۔ ابھی چھوٹی نہیں تھی ہاتھ سے خاک
کہ آپس میں تغیری آگئی تھی ۔ دلوں پر تیرگی سی چھا گئی تھی

ح ۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ

یہ قولِ عائشہ ہے کیا جگر سوز ۔ کہ حضرت نے قضا کی پیر کے روز

ح ۱۰ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَمَكَثَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَيْلَةَ الثُّلَثَاءِ وَيَوْمَ الثُّلَثَاءِ وَدُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهُ يُسْمَعُ صَوْتُ الْمَسَاحِيْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ

امام جعفر صادق بیاں سے	روایت کی ہے یوں انکے اپنے	کہ وہ دن تو مقرر پیر کا تھا	کہ جسدن آپنے دنیا کو چھوڑا
توقف دفن میں اسدن ہوا تھا	سہ شنبہ کی بھی شب نفہ کیا تھا	نہ مرقد میں رکھا گئے تک ذکی کا	ولیکن چارشنبہ کی جو شب تھی
تو اس شب میں ہوئے تھے دفن حضرت	جناب شافع روز قیامت	کہی سفیان نے اوروں کی یہ بات	کہ جسدم چارشنبہ کی ڈھلی رات
تو اسدم کان میں آنے لگی تھی	صدا آواز کسی پھاوڑے کی	لحد یعنی وہاں ہوتی تھی تیار	برائے خوابگاہ شاہ ابرار

ح ١٠ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَدُفِنَ یَوْمَ الثُّلَثَاءِ

ابی سلمہ سے یوں آئی روایت	ہوئی روز دوشنبہ موت حضرت	ولیکن دفن منگل کو ہوئے تھے	اسی دن قبر میں رکھے گئے تھے

ح ١١ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ وَکَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ لِلنَّاسِ اَوْ قَالَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُغْمِیَ عَلَیْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ اَبِیْ رَجُلٌ اَسِیْفٌ اِذَا قَامَ ذٰلِکَ الْمَقَامَ بَکٰی فَلَا یَسْتَطِیْعُ فَلَوْ اَمَرْتَ غَیْرَهٗ قَالَ ثُمَّ اُغْمِیَ عَلَیْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ اَوْ صَوَاحِبَاتُ یُوْسُفَ قَالَ فَاُمِرَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ وَاُمِرَ اَبُوْ بَکْرٍ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَّةً فَقَالَ انْظُرُوْا لِیْ مَنْ اَتَّکِئُ عَلَیْهِ فَجَاءَتْ بَرِیْرَةُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَاتَّکَاَ عَلَیْهِمَا فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَکْرٍ ذَهَبَ لِیَنْکُصَ فَاَوْمَاَ اِلَیْهِ اَنْ یَّثْبُتَ مَکَانَهٗ حَتّٰی قَضٰی اَبُوْ بَکْرٍ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا یَّذْکُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَیْفِیْ هٰذَا قَالَ وَکَانَ النَّاسُ اُمِّیِّیْنَ لَمْ یَکُنْ فِیْهِمْ نَبِیٌّ قَبْلَهٗ فَاَمْسَکَ النَّاسُ فَقَالُوْا یَا سَالِمُ انْطَلِقْ اِلٰی صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُهٗ فَاَتَیْتُ اَبَا بَکْرٍ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَتَیْتُهٗ اَبْکِیْ دَهِشًا فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ اَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنَّ عُمَرَ یَقُوْلُ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا یَّذْکُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَیْفِیْ

هٰذا فقال لي انطلق فانطلقت معه فجاء هو والناس قد دخلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا ايها الناس افرجوا لي فافرجوا له فجاء حتى اكب عليه ومسه فقال انك ميت وانهم ميتون ثم قالوا يا صاحب رسول الله اقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم فعلموا ان قد صدق قالوا يا صاحب رسول الله انصلي على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قالوا وكيف قال يدخل قوم فيكبرون ويدعون ويصلون ثم يخرجون ثم يدخل قوم فيكبرون ويصلون ويدعون ثم يخرجون حتى يدخل الناس قالوا يا صاحب رسول الله اين يدفن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قالوا اين قال في المكان الذي قبض الله فيه روحه فان الله لم يقبض روحه الا في مكان طيب فعلموا انه قد صدق ثم امرهم ان يغسله بنو ابيه واجتمع المهاجرون يتشاورون فقالوا انطلق بنا الى اخواننا من الانصار ندخلهم معنا في هذا الامر فقالت الانصار منا امير ومنكم امير فقال عمر بن الخطاب من له مثل هذه الثلث ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا من هما قال ثم بسط يده فبايعه وبايعه الناس بيعة حسنة جميلة

ہوا منقول سالم کی زبانی
کہ ہے حضرت نبی کا وہ صحابی
کہ آئی جب مرض کی آنپہ شدت
ہوئے بیہوش کچھ اُسوقت حضرت

افاقت جبکہ بیہوشی سے پائی
تو یہ بات آپنے لوگوں سے پوچھی
کہ کیا وقت نماز آیا ہی سرور
کہا لوگوں نے ہاں اے فخر محشر

کہا کہدو بلال اسدم اذان کی
نماز آکر ابوبکر اب پڑھاوے
کرے بوبکر لوگوں کی امامت
بجے یعنی بجا قید جماعت

پھر اسکے بعد آئی کچھ غشی سی
ہوئی پھر انکو لاحق بیہوشی سی
ہوئے جب آپ اس حالت سے بیدار
کیا ارشاد ویسا ہی بتکرار

سنا جب عائشہ نے حکم انکا
کہا بس نرم دل ہے باپ میرا
وہ ہوگا جب کھڑا بہر امامت
نہ دیکھیگا وہاں پھر تمکو حضرت

نہ ہوگا اسکے دل پر یہ گوارا
نہایت درد سے رونے لگیگا
اگر یہ حکم کرتے اور کو آپ
تو بہتر تھا کہ ہے محزون باپ

غشی کی سی پھر اسکے بعد حالت
ہوئی لاحق بحال پاک حضرت
ہوئی جو پھر افاقت تیسری بار
تو کی پھر آپنے ویسی ہی گفتار

کوئی یعنی کہو بوبکر آوے
نماز آکر وہ لوگوں کو پڑھاوے
سبھی عائشہ کرکے اشارا
کیا ارشاد یہ بھی آشکارا

کہ تم جواب یہ باتیں کر رہی ہو
مثال صاحبات یوسفی ہو
کہ یعنی دل میں ہے وہ بات محجوب
بظاہر جسکو کہتے ہو نہیں خوب

غرض پہنچا موذن کو جو ارشاد
اذان لگنے کہی با جان ناشاد
سنا صدیق نے جو حکم حضرت
بپاس امر حضرت کی امامت

پھر اسکے بعد ایسا ماجرا تھا   مرض میں کچھ ہوئی تخفیف پیدا
تو فرمایا کہ دیکھو اس بشر کو   کہ تکیہ آج میرے واسطے ہو
شنیدہ آپکا جو قول ظاہر   بریدہ وھاں ہوئی فی الفور حاضر
وہیں پھر دوسرا بھی شخص آیا   کہ تکیہ آپ نے انپر لگایا
ہوئے اسطور سے باہر برآمد   جناب شاہ دیں حضرت محمد
ہوئے صدیق جب آگاہ اس سے   ارادہ یہ کیا پیچھے کو پھر لے
کیا بس آپنے انکو اشارا   کہ تم ثابت رہو پیچھے نہ ہٹنا
غرض صدیق غمگیں نے بناکام   نماز اپنی کو پہنچایا باتمام
پھر اس کے بعد یہ کہتا ہے راوی   ہوئی رحلت جناب مصطفیٰ کی
کہوں کیا ماجرا حضرت عمر کا   کہ تھے وہ آپ پر کیسے جو فدا
یہ انکو جوشش الفت کی آئی   کہ سوگند خدائے پاک کھائی
کہ گر کوئی کہے گا یہ زباں سے   کہ کی رحلت نبی نے اس جہاں سے
تو میں کھینچے ہوئے ہوں آج تلوار   کرونگا مار کر اسکو نگونسار
جو تھے موجود اشخاص و اصحاب   تحیر ہو گیا انکو سراپا
کہ حضرت کے سوا کوئی پیمبر   نہ دیکھا تھا نہ آیا تھا وہانپر
تو وہ اسواسطے فوت نبی سے   بہت حیران تھے ششدر کھڑے تھے
کہا سالم سے پھر لوگوں نے ایسا   کہ تو یار نبی کو جا بلا لا
بیاں کرتا ہے سالم اب حقیقت   کہیں آیا بنزد یار حضرت
تو وہ بوبکر جو یار نبی تھے   وہ اس ہنگام تھی مسجد میں بیٹھے
گیا میں پاس انکے زار گریاں   نہایت مضطرب حیراں پریشاں
مجھے صدیق نے جس وقت دیکھا   کہا حضرت کو جنت لے گیا کیا
کہا میں نے کہ ایسا ماجرا ہے   عمر تلوار کھینچے کہہ رہا ہے
کہ گر کوئی کریگا یہ حکایت   کہ دنیا سے ہوئی حضرت کی رحلت
تو میں فی الفور قتل اسکو کرونگا   امان دم لینے کی ہرگز نہ دونگا
اٹھے صدیق سنکر حال ناگاہ   کہا سالم سے چل تو میرے ہمراہ
وہاں آئے تو یہ احوال دیکھا   ہجوم و ازدحام مرداں تھا
کہا صدیق نے سنتے ہی لوگو   ذرا آپکا مجھ کو راستا دو
ملا رستہ تو وہ یار پیمبر   گیا نزد شفیع روز محشر
بعین بیقراری گر پڑا وہاں   پریشاں حال حیراں چشم گریاں
چھوا پھر تن جناب شاہ دیں کا   لیا بوسہ جبین نازنین کا
سنبھلکر پھر پڑھی تسکین امت   ثنائی پڑھ کے یہ مصحف کی آیت

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ

کہا لوگوں نے تب وہ یار حضرت   ہوئی کیا آپ کی تحقیق رحلت
کہا صدیق نے لوگوں سے سن لو   سدھارے آپ فردوس بریں کو
یہ سنکر مناسب لوگوں نے جانا   کہ جنت کو سدھارے حضرت [illegible]
یقیں اس بات کا جب انکو آیا   تو یہ صدیق سے احوال پوچھا
کہ کیا ہم سب نماز میت اس دم   پڑھیں با قلب محزوں چشم پرنم
کہا صدیق نے لوگوں سے پڑھ لو   نماز میت ختم رسل کو
کہا لوگوں نے کیفیت بتا دو   پڑھیں کس طرح سے اسکا پتا دو
کہا صدیق نے ان سب کو ارشاد   کہ یہ انداز پڑھنے کا رکھو یاد
کہ تم سب میں سے اک اک قوم آوے   نماز اسطرح سے پڑھ کے جاوے
شروع ابتدا تکبیر سے ہو   پڑھیں پھر وہ درود با صفا کو
دعا اسکے جگہ جو چاہو دعوت   تو باہر کو نکل آوے وہ میت
غرض پھر دوسرے جو لوگ آویں   اسی صورت سے وہی پڑھ کے جاویں

کہا بوبکر نے خیر الورا کو	کریں گے دفن دیں کے پیشوا کو	کہا لوگوں نے اب یہ بھی بتا دو	کریں گے کس مکاں میں دفن انکو
کہا صدیق نے وہ جو مکاں ہے	کہ جائے فوت ختم مرسلاں ہے	خدا نے روح اطہر کو بدن سے	نکالا ہے جہاں پاکیزہ تن سے
بخوبی ہے وہ جا طیب پاک	وہیں ہوگا مزار شاہ لولاک	غرض بوبکر کا یہ جو بیاں تھا	بصدق دل یقیں لوگوں کو آیا
ہوئی موقوف جب تکرار گفتار	ہوئے مشغول غسل شاہ ابرار	غرض مصروف غسل مصطفےٰ تھے	چچا حضرت کے اور بیٹے چچا کے
لکھا ہے شارح غسل نبی نے	دیا تھا غسل عباس و علی نے	ہوا تھا فضل نہلانے میں شامل	قثم بھی تھا بکار غسل داخل
کہ یہ دونوں ہیں فرزندان عباس	قرابت میں قریب اشرف الناس	اسامہ اور صالح بھی وہاں پر	معاون تھے بغسل ذات اطہر
یہاں اجمال تھا راوی کو منظور	کہ اب کرتا نگا کچھ اور مذکور	کہ تھے وہ جو مہاجر لوگ حیران	ہوئے آپس میں گرم مشورت وہ
کہا صدیق سے بہتر ہے یہ بات	چلو انصار کے یہاں تم ابی تات	کہ تا انصار کو ہم مشورت میں	کریں اپنا شریک اس مصلحت میں
کہ ہو قائم مگر امر خلافت	سبھی اشخاص آویں زیر بیعت	غرض انصار سے جب مشورت کی	تو ان لوگوں نے ایسی مصلحت دی
کہ ہم میں سے ہمارا ہو خلیفہ	مگر تم میں تمہارا ہو خلیفہ	جواب انکو دیا حضرت عمر نے	نبی کے یار مخلص باخبر نے
کہ ہے کسکے لئے یہ بات حاصل	کہ ہو ان تین خصلت میں فاضل	خدا نے کس طرح کس کو کہا ہے	کہ ہمراہ نبی وہ دوسرا ہے
گئے تھے غار میں حضرت جس اوقات	بجز بوبکر تھا کب دوسرا سات	فضیلت دوسری یہ برملا ہے	کہ اسکو امر لاتحزن کیا ہے
کہا تھا غار میں بلے یار ہمدم	نکر اسوقت میں زنہار تو غم	فضیلت تیسری ہے یہ ہویدا	کہا بوبکر سے حضرت نے اس جا
کہ یعنی غم نہ کھا ہرگز اس اوقات	کہ بس اللہ ہم دونوں کے ہے سات	ہوئی جب آپکی ثابت یہ فضیلت	تو ہے صدیق شایان خلافت
عمر نے پھر تو ہاتھ اپنا بڑھایا	کف صدیق پر بیعت کو لایا	ہوئی صدیق سے تقدیم بیعت	پھر اسکے بعد تھی تعمیم بیعت
کہ جو اشخاص تھے حاضر وہاں پر	سبھی داخل ہوئے بیعت کے اندر	کہ کی صدیق سے اُن سبکی بیعت	باخلاص دل و حسن عقیدت

٣ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيْكِ بَعْدَ يَوْمِ اِنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ اَبِيْكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ اَحَدًا اَلْمُوَافَاةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

انس کہتا ہے یہ با دیدہ نم	کہ یعنی شدت و سختی کا عالم	رسول اللہ پر دردا دریغا	بیاں کیا کیجئے گزرا سو گزرا
جناب فاطمہ بنت شہ دین	نہایت مضطرب محزون و غمگین	یہ کہتی تھیں کہ کیا ہے کرب و محنت	ہوئی لاحق بجان پاک حضرت
یہ سنکر انسے بولے شاہ معراج	کہ ہے سختی جو تیرے باپ کو آج	پھر اسکے بعد یہ شدت نہ ہوگی	یہ کرب و سختی و محنت نہ ہوگی
وہ ہے لاحق ترے بابا نبی کو	نہیں جس چیز سے چارا کسیکو	قیامت تک کوئی بندہ نہیں ہے	کہ جسپر موت کا صدمہ نہیں ہے

ح۱۴ عن ابن عباس يحدث انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان له فرطان من امتي ادخله الله بهما الجنة فقالت له عائشة فمن كان له فرط من امتك قال ومن كان له فرط يا موفقة فقالت فمن لم يكن له فرط من امتك قال فانا فرط لامتي لن يصابوا بمثلي

کہا فرزند نے عباس کے حال | کہ حضرت سے سنا میں نے یہ احوال | زبان اطہر و اقدس نبی کی | بایں گفتار یعنی درفشاں تھی

کہ امت میں ہو میری جس کسی کا | مریں دو بچے آگے باپ ماں کے | خدا مادر پدر کو اسکے جنت | کریگا انکے باعث عنایت

کہا تب عائشہ نے بھی کہ جسکا | کہ جسکا ایک ہی بچہ موا ہو | فرط وہ ایک بھی ہوئیگا کیونکر | کہا حضرت نے او توفیق والی

وہ بچہ ایک جسکا مر گیا ہے | غرض ماں باپ کا وہ پیشرو ہے | جناب عائشہ نے پھر یہ پوچھا | کہ ہو جو امتی ایسا تمہارا

کہ جس نے ایک بھی فرزند کا غم | نہ دیکھا ہو بھلا اے سردار عالم | تو اسکا حال کیا ہوگا وہاں پر | وسیلہ کونسا ہے روز محشر

کہا حضرت نے میں اسکا فرط ہوں | دل امت میری غم سے ہو لہو | اٹھائی میری فرقت کی مصیبت | کہاں ہے دوسری ایسی مصیبت

جہاں میں شور محشر گھر بگھر ہے | **غزل** | قیامت رحلت خیر البشر ہے

ملک جن و بشر ہیں آہ و نالاں | زمین و آسماں بھی نوحہ گر ہے | رسول اللہ کا نظروں سے چھپنا | اگر سمجھو بڑا داغ جگر ہے

وفات سید کون و مکاں سے | سر شوریدہ عین درد سر ہے | اندھیرا کیوں نہ ہو سارے جہاں میں | چھپا پردہ میں وہ رشک قمر ہے

نہیں گر سامنے وہ رشک گلشن | رگ گل چشم تر میں نیشتر ہے | کسی کے روئے اطہر کا تصور | ہمیں تو رات دن آٹھوں پہر ہے

کہاں تک صدمہ فرقت اٹھاؤں | کدھر او جذبہ آہ سحر ہے | تڑپتا ہے تپ فرقت سے کاملی | کوئی واں تک نہیں کرتا خبر ہے

باب ما جاء في ميراث رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان میراث نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

ح۱ عن عمرو بن الحارث اخي جويرية له صحبة قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم الا سلاحه وبغلته وارضا جعلها صدقة

رسول اللہ کی میراث | عین ترک دنیا ہے | مجنوں کو یہ حرص چاہت | دنیا سے چھڑاتا ہے

بیاں کرتا ہے عمرو لیا ہوا تھا | کہ حضرت نے نہ کچھ اسباب چھوڑا | مگر وہ تھے جو انکے پاس ہتھیار | کہ ہوتے تھے بوقت جنگ دیں کا

و یا بغلہ کہ ہنگام سواری | کہ جاتا تھا بعین راہواری | و یا کچھ وہ جو مزروعہ زمیں تھی | کہ وہ صدقہ بحکم شاہ دیں تھی

ح۲ عن ابي هريرة قال جاءت فاطمة الى ابي بكر رضي الله عنهما فقالت من يرثك فقال اهلي وولدي فقالت ما لي لا ارث ابي فقال ابو بكر سمعت رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا نورث ولکنی اعول من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعولہ وانفق علی من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینفق علیہ

بیان بوہریرہ ہے بتحقیق — کہ آئیں فاطمہ نزدیک صدیق — کہا اُس نائب خیرالورٰی سے — جناب فاطمہ خیرالنسا نے
کہ ہو دنیا سے جب جانا تمہارا — بھلا ترکہ کا وارث کون ہوگا — کہا صدیق نے بنت نبی سے — مرے فرزند و زن وارث ہیں میرے
کہا یہ بات سن کے فاطمہ نے — جناب نور چشم مصطفےٰ نے — کہ اے صدیق ہو اسکا سبب کیا — کہ لوں ترکہ نہ میں اپنے پدر کا
کہا صدیق نے خیرالنسا سے — کہ میں نے یوں سنا ہے مصطفےٰ سے — کہ ہم سے جو رہے باقی کوئی شے — تو ہرگز حق وارث تو نہیں ہے
وہی یعنی فقط صدقہ و خیرات — نہیں ہو اس میں کچھ تشکیک کی بات — ولیکن میں جو ہوں نائب نبی کا — خبرگیراں ہونگا اُس کسی کا
کہ وہ کرتے تھے جسکی غمگساری — کرونگا اُسکی میں تیمارداری — دیا کرتے تھے جسکو نفقہ و نان — کرونگا میں بھی حاضر اسکا سامان

۳ عن ابی البختری ان العباس وعلیا جاءا الی عمر یختصمان یقول کل واحد منہما لصاحبہ انت کذا انت کذا فقال عمر لطلحۃ والزبیر وعبدالرحمن بن عوف وسعد نشدتکم باللہ اسمعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مال نبی صدقۃ الا ما اطعمہ انا لا نورث وفی الحدیث قصۃ

یہاں راوی پدر ہے بختری کا — کہ اس قصہ کو ہے مذکور کرتا — کہ یعنی ایک دن عباس و حیدر — ہوئے حاضر عمر کے پاس آکر
ہوا تھا اس لیئے وہاں انکا آنا — کہ قصہ تھا بھتیجے سے چچا کا — ہم آئیں کچھ ایسی گفتگو تھی — کہ آئی رنجش خاطر کی بو بھی
جو آئے مرتضےٰ ہمراہ عباس — تو اُس ہنگام میں حضرت عمر پاس — زبیر و طلحہ و سعد عبدرحمان — یہ چاروں جنتی اصحاب تھے وہاں
عمر نے انکے ایسی التجا کی — کہ ہے تجھکو قسم اپنے خدا کی — کہ تمنے یہ سنا ہے مصطفےٰ سے — کہ رہتا ہے جو ترکہ انبیا سے
وہ ترکہ صدقہ راہ خدا ہے — وہ ترکہ وارثوں کو نا روا ہے — مگر اُس مال سے جو کچھ کھلاؤ — مری ازواج کو جائز ہے تمکو
دیا جو کچھ کہ حق عالم ملاں ہے — سوا اس مال سے دینا وہاں ہے — ہمارے مال میں لیکن وراثت — کرے کوئی نہ ہرگز بعد رحلت
غرض یہاں ہی جو راوی روایت — بیاں کرتا ہے وہ ایسی حقیقت — کہ ہے مذکور کچھ آگے کو قصہ — نہ کی تقریر یہاں لیکن زیادہ

۴ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا فھو صدقۃ

زبان عائشہ سے ہی یہ مذکور — کہ حضرت نے کہا تھا یہ دستور — کہ ہم سے جو کہ رہجاتا ہی ترکہ — نہ سمجھو اُس کو ورثہ ہے وہ صدقہ

۵ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتسم ورثتی دینارا ولا درھما ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ

بیاں ہے بوہریرہ متقی کا	کہا کرتا تھا وہ خادم نبی کا	کہ فرماتے تھے یوں سردار عالم	کہ مجھ سے جو بچے دینار و درہم
مرے وارث انکو مال ورثہ	نہ ٹھہراویں کریں ہرگز نہ قسمت	مگر نفقہ مری ازواج کو دیں	حقوق اپنی مرے عامل بھی لیں
	جو ان خرچ سے رہجاوے زیادہ	بہر صورت وہ ہے خیرات و صدقہ	

(۶) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ وَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ أَنْشُدُكُمْ بِالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

یہ ہے جو مالک ابن اوس راوی	روایت اس نے کچھ ایسی بیاں کی	کہ میں آیا عمر کے پاس جدم	تو سعد و عبد رحمٰن طلحہ باہم
وہیں حضرت عمر کے پاس آئے	علی عباس بھی تشریف لائے	کہ اس ہنگام عباس علی میں	ہم تکرار تھی مال نبی میں
ہوئے وارد جو وہاں عباس حیدر	عمر اس بات کو لائے زباں پر	کہ ان طلحہ سعد و عبد رحماں	قسم اسکی دلاتا ہوں تمہیں یہاں
کہ جسکے حکم سے قائم سما ہے	زمیں بھی امر سے اسکے بجا ہے	کہ تم تینوں کو ہے یہ بات معلوم	کہ کہتے تھے رسول پاک معصوم
کہ ہم چھوڑے سے ہیں جاتے جو شی	وہ صدقہ ہے مگر ورثہ نہیں ہے	لیا تینوں نے نام ایزد پاک	کہ جسکے حکم میں ہر دور افلاک
کہ یعنی تو عمر کہتا بجا ہے	رسول اللہ نے یہ بھی کہا ہے	حدیثوں کی کتابوں میں یہ مذکور	طوالت سے ہوا مرقوم و مسطور

(۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا قَالَ وَأَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ

زبان عائشہ سے ہے یہ اخبار	کہ چھوڑا آپ نے درہم نہ دینا	کوئی بکری نہ کوئی اونٹ چھوڑا	گئے ایسے مجرد بیش مولا
کہا راوی نے حضرت عائشہ سے	مجھے شک ہے سنا تھا یہ بھی کیا	کہ حضرت نے بوقت ترک دنیا	غلام و چھوکری تک بھی نہ چھوڑا

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

یہ باب ہے بیان خواب میں دیکھنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي

مدد کرتا ہے جس کی طالع بیدار اسے کافی		رسول اللہ کا وہ خواب میں دیدار پاتا ہے	
بیان روایت حضرت نبی ہے	یہ حالت طالب بیدار کی ہے	ہوا جاتا ہے فضل عمر دوبارہ	کہ تھا ممکن کسی کا یہاں نظارہ

ولیکن بخت ایسا سو گیا ہے ۔ ہمیں دیدار مشکل ہو گیا ہے
کہوں کیا آہ مایوسی کی یہ بات ۔ گئی یہ عمر یوں برباد ہیہات
مگر اُسکے رُخِ اقدس کو نہ دیکھا ۔ اگرچہ آپکے مقدس کو نہ دیکھا
یہ خوبی طالعِ ناساز کی تھی ۔ نہ دیکھا رُخِ اطہر خواب میں بھی
تسلی بھی کوئی کرتا نہیں ہے ۔ کہ یہ جو بیکلی تیرے تئیں ہے
خدائے مصطفیٰ وہاب و جواد ۔ عجب کیا ہے اگر مجھ کو کرے شاد
کہ اُس رُوئے مبارک کو دکھائے ۔ غمِ حرمانِ ہجراں سے چھڑائے
بس اب اسکا فی کرم کر دے مقصود ۔ کہ لکھنی ہے حدیثِ ابنِ مسعود
بیاں کرتا ہے وہ راویِ اُسناد ۔ کہ یوں حضرت نے فرمایا ہے ارشاد
کہ دیکھی جس کسی نے میری صورت ۔ مجھے گو اُس نے دیکھا بالحقیقت
کہ یعنی خواب میں ابلیسِ مردود ۔ نہیں ہوتا مری صورت میں موجود

ح عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ
فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَصَوَّرُ اَوْ قَالَ لَا يَتَشَبَّهُ بِیْ

کلامِ بوہریرہ معتمد ہے ۔ زبانِ پاک سے اُسکو سند ہے
وہ کہتا تھا کہ حضرت نے کہا تھا ۔ کہ جسنے خواب میں ہو مجھ کو دیکھا
مجھی کو اُسنے دیکھا ہے بتحقیق ۔ کہ شیطاں کو نہیں حاصل یہ توفیق
کہ میری شکل کی تصویر لاوے ۔ و یا تشبیہ میری سی بناوے

ح وَعَنْ كُلَيْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِیْ
الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُنِیْ قَالَ اَبِیْ فَحَدَّثْتُ بِهٖ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ قَدْ رَاَيْتُهٗ
فَذَكَرْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ فَقُلْتُ شَبَّهْتُهٗ بِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ كَانَ يُشْبِهُهٗ ۔

کلیب باخبر کہتا ہے ایسا ۔ کہ میں نے بوہریرہ سے سُنا تھا
وہ کہتا تھا سُنا میں نے نبی سے ۔ کہ کہتے تھے مجھے دیکھا ہو جسنے
وہ اُسکا خواب سچا ہے بتصدیق ۔ بیاں کرتا ہے وہ تحقیق
کہ شیطاں کو نہیں ہے اتنی طاقت ۔ کہ دکھلاوے وہ بنکر میری صورت
کلیب ایسا بیاں کرتا ہے بابا ۔ کہ عبداللہ سے کی میں نے گفتا
کہ میں نے خواب میں حضرت کو دیکھا ۔ حسن ابنِ علی کی شکل میں تھا
یہ سُنکر مجھ سے عبداللہ بولے ۔ کہ یعنی یہ سچا دیکھا ہے تو نے
کہ تھی حضرت حسن کو بسکہ حاصل ۔ رسول اللہ سے تشبیہ کامل

ح عَنْ يَزِيْدَ الْفَارِسِیِّ وَكَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِی الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَتَشَبَّهَ بِیْ فَمَنْ رَاٰنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِیْ
هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَنْعَتَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِیْ رَاَيْتَهٗ فِی النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ اَنْعَتُ لَكَ رَجُلًا
بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جِسْمُهٗ وَلَحْمُهٗ اَسْمَرُ اِلَى الْبَيَاضِ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ حَسَنُ الضَّحِكِ جَمِيْلُ دَوَائِرِ

الوجه فلك ملأت لحيته ما بين هذه الى هذه قد ملأت نحره قال عوف ولا
ادري ما كان مع هذا النعت فقال ابن عباس لو رأيته في اليقظة ما استطعت ان تنعته فوق هذا

یزید فارسی راوی کا ہے نام	کہ تھا وہ کاتب مصحف ان ایام	کہا اس نے کہ میں نے خواب میں تھا	جناب سرور عالم کو دیکھا
ہوا حاضر نزد ابن عباس	کہا یہ خواب ان سے بے تکلف	کہا عباس کی بیٹی نے اس دم	کہ فرماتے تھے یوں سردار عالم
کہ شیطان میں نہیں ہرگز یہ طاقت	کہ بن آوے وہ میری شکل و صورت	غرض سوتے میں جسنے مجھکو دیکھا	مجھی کو اسنے دیکھا بے محابا
ہوئے پھر مجھ سے عبداللہ مخاطب	کہ ہاں سنتا ہوں اے مصحف کے کاتب	کہ تو نے خواب میں جو شخص دیکھا	بیاں کچھ وصف کر سکتا ہے اسکا
کہا میں نے کہ تھا وہ مرد ایسا	خوش اندامی میں وسط جسم والا	نہ فربہ جسم تھا نے لاغر اندام	رکھے تھا اعتدال حال سے کام
وہ بھی جو گندمی رنگت بدن کی	دمکتا اس میں تھا نور سپیدی	سیہ چشمی کا عالم آنکھ پر تھا	لبوں پر کچھ تبسم کا اثر تھا
عیاں چہرہ پہ تھا تدویر کا حال	مگر تدویر سے تھا فارغ البال	عریض و خوشنما ریش مبارک	کہ تھے اس گوش سے اس گوش تک
وہ سینہ آپکا تھا جو مصفا	بانبوہ محاسن چھپ رہا تھا	کہا ہے عوف راوی نے یہاں پر	کہ اس توصیف سے کچھ اور بہتر
غرض یہ ہے نہیں میں جانتا ہوں	کہ یعنی جو بیاں کر کے سناؤں	پھر عبداللہ نے یہ بات سنکے	کہا ایسا یزید فارسی سے
کہ تو یہ وصف ہے جسکا سناتا	جو بیداری میں بھی تک دیکھ پاتا	زیادہ اس سے کر سکتا نہ تعریف	بیاں کی جسقدر تعریف و توصیف

ح ٥ عن ابو قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رآني في النوم فقد رأى الحق

بیان بو قتادہ بھی بجا ہے	کہ انکے آپ سے ایسا سنا ہے	کہ یعنی جس کسی نے مجھ کو دیکھا	تو یہ جانو کہ اسنے حق کو دیکھا
	میان خواب بھی حضرت کی صورت	ہوا ثابت کہ رکھتی ہے حقیقت	

ح ٦ عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من رآني في المنام فقد رآني فان
الشيطان لا يتخيل بي قال ورؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة

انس نے بھی کیا مذکور ایسا	کہ ہے تحقیق یہ حضرت کا کہنا	کہ جسنے خواب میں دیکھا ہے مجھکو	بلا شک مجھکو دیکھا ہے یقیں
سبب یہ ہے کہ شیطان لعیں کا	نہیں سکتا کہ باندھے میری نقشا	کیا ارشاد یہ بھی آپنے ہے	کہ مومن خواب میں بھی جو کچھ دیکھے
حقیقت میں وہ ہے جزو نبوت	نبوت سے اسے حاصل ہے نسبت	نبوت کے چھ حصے اور چالیس	اگر کیجے تو ہوئے ہیں چھیالیس
تو ان میں سے ایک حصہ وہ بجا ہے	کہ مومن خواب جو دیکھتا ہے	خدا نے ہمکو دکھائے یہ ایام	کہ نظم ترمذی پہنچا بانجام
	لکھے ہیں اور جو دو قول باقی	انھیں بھی کیجئے اتمام کا آئی	

ح عن محمد بن علي قال سمعت ابي يقول قال عبد الله بن المبارك اذا ابتليت بالقضاء فعليك بالاثر

بیاں ابن مبارک نے کیا ہے	کہ یہ وردِ مصیبت کی دوا ہے عجب یہ شافی کافی دوا ہے	جو تو امر قضا میں مبتلا ہو مریضانِ مصیبت کی شفا ہے	تلاوت کر حدیث مصطفیٰ کو

ح عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ

بیاں کرتا ہے ایسا ابن سیریںؒ	کہ ہے یہ جو حدیث سروریں کرو اب لے کسی سے دیں حاصل	یہ عینِ دین ہے دیکھو عزیزو کہ ہو یعنی وہ دینداری میں کامل	تم اپنے دین کو مضبوط پکڑو
بس اب کافی یہ ہنگام دعا ہے			کہ تو نظم شمائل لکھ چکا ہے

غزل

لکھا ہے وصف محبوب خدا کا درود و لطف سے تیرے رب متعال کیا جو نظم میں نظمِ احادیث	خدا کا فضل ہی تیرا صلہ ہے کوئی سائل نہیں خالی گیا ہے تو اب یہ بھی خدا سے التجا ہے نہ پکڑے وہ خطا میری نبی کی	عطا کر فضل و رحمت الٰہی مجھے بھی تو نہ کر محروم یا رب کہ ابن تقصیر کو بھی بخش دیوے کہ بندہ کی زباں عین خطا ہے	دلِ مشتاق کا جو مدعا ہے غنی ہیں آپ یہ بندہ گدا ہے کہ جو بھولے سے کافی لکھ گیا ہے

قطعۂ تاریخ

ہوئی اتمام جو نظمِ شمائل　بہارِ خلد اس کا نام رکھا　کہی کافی نے حسبِ حال تاریخ　بیاں ہے عادت محبوب نبی کا
۱۲۵۸ھ

تمت

کتب ردِ وہابیہ ملنے کا پتہ

مولانا اختصاص الدین صاحب مکتبہ نعیمیہ چوکی حسن خاں شش محل مرادآباد

طابع
مولانا محمد ظفر الدین احمد صاحب

ناشر
مولانا مولوی محمد یونس صاحب

لَا یُرَدُّ الطِّیبُ فَاِنَّہٗ خَفِیْفُ الْمَحْمَلِ

یہ مبارک رسالہ ہدایت قبالہ در بارہ جواز صندل مزارات طیبات اولیائے عظام علمائے اسلام و صلحائے کرام جسمیں نہ صرف ثبوت ہوا بلکہ بتصریح علمائے اہلسنت اثباتِ استحسان و استحباب ہے

مسمّٰی بنام تاریخی مشعر سال اختتام تالیف

عِطْرُ الصَّنْدَلِ فِیْ اَنَّھَا یَجُوْزُ عَلٰی قَبْرِ الْوَلِیِّ الصَّنْدَلُ

ملقب بلقب تاریخی مشعر سال ابتدائے تالیف

پاکیزہ قول فیصل در استحسان صندل

۱۳۲۹ھ

رسالہ میں عجب زد و ہابیت مکمل ہے
وہابی ہیچ کھائیں اسکو پڑھ کر اسمیں بل ہے

وہ ہیں وہ دو جو صندل چڑھانیکو کہیں بدعت
مگر سب سنیوں کیواسطے خوشبوئے صندل ہے

مُرتّبہ

حامیٔ سنیت ماحیٔ دیوبندیت حضرت مولنٰا مولوی حاجی محمد عباس میاں صاحب

خلف مولوی حاجی محمد علی میاں قادری سنی حنفی دام مجدہم اللہ تعالیٰ

الیکٹرک ابوالعلائی پریس آگرہ میں باہتمام (؟) طبع سے آراستہ ہوا

بار اوّل ۱۰۰۰
قیمت فی جلد

بجمیع حمد وسپاس اُس پروردگار عالم باقی بلا فنا وقائم بلا زوال جل شانہٗ کو سزاوار ہے اور عطر درود اور مہکتے سلام کی نچھاور اُسکی سلطنت کے دولہا محمد رسول اللہ صلعم پر جو اُسکی عطا سے اُسکے تمام خزانوں کا مالک ومختار ہے اور اُنکی آل واصحاب پر اور جملہ اتباع واحزاب پر اما بعد فقیر حقیر خادم العلماء محمد عباس میاں خلف مولنا حاجی محمد علی میاں صدیقی سنی حنفی قادری عفا اللہ عنہ برادران اہلسنت کی خدمت میں بعد سلام مسنون عرض رسا ہے کہ حضور پر نور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک فرقہ زمانہ آخر میں آنیوالا ہے جو تمہارے سامنے ایسی باتیں پیش کریگا جو نہ تم نے سُنی ہونگی نہ تمہارے باپ دادانے وہ اگلے بزرگانِ دین پر طعن کرینگے اور اُنکی زبان شیریں ہوگی مگر اُنکے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے قرآن پڑھینگے مگر وہ اُنکی حلق کے نیچے نہیں اُتریگا بات بات پر حدیثیں پڑھینگے دین سے ایسے نکل جائینگے جیسے تیر نشانے سے پھر لوٹ کر نہیں آئینگے اُن سے دور رہو اُنکو اپنے سے دور رکھنا ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو گمراہ کردیں ایسا نہو کہ وہ تم کو فتنے میں ڈالدیں حضور عالم ماکان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق فرقہ ملعونہ وہابیہ دیوبندیہ پیدا ہوا جو اللہ عزوجل کو جھوٹا بنانا چاہتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم کے برابر شیطان کے علم سے کم ٹھہراتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نئے نبی کے پیدا ہونے کو جائز بتاتا ہے اور بات بات پر سنی مسلمانوں کو کافر ومشرک بتاتا ہے چنانچہ دو سال ہوئے راندیر ضلع سورت سے جو دیوبندی دھرم کے دھرم پرچارک کا ایک مرکز ہے ایک رسالہ بزبان گجراتی شائع ہوئی جسمیں اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبروں کو بت بنایا ہے بزرگان دین کی قبروں پر صندل لگانے کو حرام اور مشرکین کا طریقہ اور فعل کفار بتایا اور یہ چیلنج بھی دیا کہ جو لوگ مزارات طیبہ پر صندل چڑھانا جائز جانتے ہوں وہ مرد میدان ہوکر آئیں اور مقابلہ کرلیں فقیر نے ہندوستان کے چند اکابر علمائے اہلسنت کی خدمات بابرکات میں استفتا روانہ کئے اُن علماء دامت برکاتہم کی طرف سے جو جوابات آئے سب کو بشکل رسالہ جمع کرکے اپنے سنی بھائیوں کی خدمتمیں پیش کرتا ہے۔ فقیر اپنے رب کریم جل جلالہ کی حمد بجا لاتا ہے کہ بعونہ اللہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبامداد غوث الورٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسنے یہ رسالہ مبارکہ پاکیزہ قول الفصل در استحسان صندل اس گنہگار کے ناچیز ہاتھوں سے مرتب کرادیا میرے تمام سنی مسلمان بھائی اس رسالہ کو پڑھکر فیض اُٹھائیں اور فقیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دھوراجی والا فقیر محمد عباس میاں ابن مولوی حاجی محمد علی میاں غفرلہ لال بازار جبرا ... اڑ بھروچ

دیوبندی صندل نامہ

فعل کفار بتوں پر ہے چڑھانا صندل

مومنو قبروں کو ہرگز نہ لگانا صندل
مشرکوں کا ہے طریقہ یہ چڑھانا صندل

نہ تو قرآن سے ملتی ہے سند کچھ اسکی
نہ حدیثوں میں ہے قبروں پہ لگانا صندل

فعل بوبکر و عمر یہ نہیں ہرگز لوگو
قول عثمانؓ کا نہیں ہے کہ چڑھانا صندل

نہ علیؓ نے کہیں اسکے لیے کچھ فرمایا
نہ صحابہ سے ہے ثابت کہ لگانا صندل

تھے مزارات صحابہ کے زمانہ میں بہت
کوئی بتلائے ہمیں ان سے چڑھانا صندل

تابعیوں میں نشاں اس کا نہیں ملتا ہے
نہ اماموں نے بتایا ہے لگانا صندل

مالک و شافعی احمد کہ امام اعظم
ان سے ہرگز نہیں ثابت کہ چڑھانا صندل

سہروردی ہو کہ چشتی ہو کہ نقشبندی
کوئی کہتا نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

ہو اگر قادری کوئی تو بتائے ہمکو
غوث اعظمؒ نے بتایا ہے لگانا صندل

ان کا تو حکم یہ ہے قبر کے آگے نہ جھکو
ہاتھ اس پہ نہ رکھو کیسا چڑھانا صندل

نہ شریعت کی اجازت نہ طریقت کا مجاز
نہ حقیقت نے بتایا ہے لگانا صندل

جز خدا کے نہیں جائز ہے کسی کی بھی نیاز
ہے حرام اسلیے قبروں پہ چڑھانا صندل

چیز جو قبر پہ چڑھتی ہو وہ ہوتی ہے حرام
دیکھو زنہار تبرک نہ بنانا صندل

اپنے ہاتھوں سے نہ اے مومنو اسکو گھسنا
نہ کسی اور سے زنہار گھسانا صندل

اس کو لا سکتے نہیں حور و ملائک غلماں
کیوں کہ جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

یہ طریقہ نہیں اسلام کا چھوڑو اس کو
فعل کفار بتوں پر ہے چڑھانا صندل

حکم اے عبد شریعت کا سنا دو سب کو
کہ بتایا نہیں حضرت نے لگانا صندل

نوٹ:- جن حضرات کو اس صندل نامہ میں کوئی بھی اشکال یا شک و شبہ ہو یا جو لوگ صندل لگانے کو جائز سمجھتے ہوں وہ مرد میدان ہو کر آئیں اور قرآن و حدیث و صحابہ و ائمہ کے قول سے ثابت کر دکھائیں۔ المشتہر:- انجمن اصلاح الکلام کے مبلغان [illegible]

پتہ:- ایم۔ ایم۔ عربیہ مدرسہ مسلم گجرات پریس سورت

اور صحابہ و تابعین سے بہیئت کذائی ثابت نہیں لہذا شاعر کے تمام ہفوات باطل و خلاف شرع ہیں واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم العبد المعتصم بحبل المتین۔

کتبہ محمد نعیم الدین عفاعنہ المعین [مہر] الجواب صحیح قاضی محمد احسان الحق نعیمی مفتی بہرائچ

فتویٰ علمائے خانقاہِ مارہرہ شریف

الجواب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم دارقطنی نے ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ فرض فرائض فلا تضیعوھا وحرم حرمات فلا تنتھکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا فی المرقاۃ دل علی ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ کقولہ تعالیٰ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض فرمائیں انھیں نہ چھوڑو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں ان پر جرأت نہ کرو۔ اور حدود مقرر کیں ان سے تجاوز نہ کرو اور کچھ چیزوں سے بغیر بھول کے سکوت فرمایا (یعنی انھیں نہ فرض بیان فرمایا نہ حرام) تو ان سے بحث نہ کرو (انھیں اپنی طرف سے فرض و حرام نہ ٹھہراؤ) مرقات میں فرمایا یہ حدیث اس پر دال ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے جیسا کہ یہ ارشاد ربانی کہ وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے یہ بھی اسی پر دال ہے۔ تو ہمارے لیے صندل چڑھانے کی اباحت میں دلیل اتنی کافی ہے کہ شریعت نے اسے حرام نہ فرمایا۔ جو حرمت اور کراہت کا مدعی ہو وہ نص شرعی پیش کرے ملا علی قاری حنفی رسالہ اقتداء بالمخالف میں فرماتے ہیں من المعلوم ان الاصل فی کل مسئلۃ ھو الصحۃ واما القول بالفساد والکراھۃ فیحتاج الی حجۃ من الکتاب او السنۃ او اجماع الامۃ کیا ہے کسی وہابی میں دم کہ وہ مزارات اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر صندل چڑھانے کے حرام (چہ جائیکہ کفر و شرک) ہونے پر کتاب و سنت و اجماع امت سے کوئی نص پیش کرے ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ اور قطعاً نہیں

پیش کرسکتا تو شریعت پر اپنے دل سے افترا کیوں گڑھتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیات اللہ واولئک ھم الکذبون واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم فقیر اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

مہر

فتویٰ علمائے کچھوچھہ مقدسہ

الجواب بعون الوھاب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم قبروں پر صندل لگانا نہ کفار کا فعل ہے نہ مشرکوں کا طریقہ اور نہ اس پر کوئی دلیل حرمت راندیری صاحب نے دلیل حرمت تشبہ بالمشرکین قرار دیکر حرام بتایا ہے یعنے چونکہ ہندو بتوں پر صندل چڑھاتے ہیں اسلیے انکے ساتھ تشبہ کیوجہ سے قبروں پر صندل چڑھانا حرام ہے مگر یہاں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ یہ وہی تشبہ ہے جو منع ہے اسلیے کہ ہر تشبہ منع نہیں ہے چنانچہ وہابیوں کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صـ۱۲۱ میں لکھتے ہیں

جس شے شعار میں تشبہ ہی ہو اسمیں کل الوجوہ تشبہ ہو تو منع ہے جیسا مثلاً تمام وردی نصاریٰ میں سے ایک کلاہ پہنی تو کلاہ من کل الوجوہ مشابہ ہوا اگر اس کلاہ میں بعض وجہ تشابہ کی ہوگی تو حرام نہ ہووے گی انتہی کلامہ

اگر کسی اور کتاب کے حوالہ سے یہ بات لکھی جاتی تو وہابیوں کو اعتراض کا موقعہ تھا مگر ان کے پیشوا کی کتاب مسلّم نے تصفیہ طے کردیا اب مسلمانوں کے مزارات پر صندل لگانے کو ہندوں کے بتوں پر صندل چڑھانے کو ملا کر دیکھیں کہ من کل الوجوہ تشبہ ہے بالکل تشبہ ہے ہی نہیں وہ بتوں پر ان کو معبود سمجھ کر تقرب کی نیت سے صندل چڑھاتے ہیں اور یہاں کوئی جاہل مسلمان بھی صاحب مزار کو معبود نہیں سمجھتا تو پھر تشبہ کیسا اور حرمت کیسی اسی کتاب براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے صـ۱۱۳ میں ہے تشبہ کے لفظ میں

اخذ تکلف ہے سو قصد اور فعل تکلف کا اسمیں ہونا چاہیے پس اسکی صورت یہ ہے کہ اگر

کسی نے کوئی کام نادانستہ کیا اور پھر اس کو خبر ہوئی تو ازالہ کرے ورنہ اب بعد علم متشبہ ہوگا پہلے متشبہ نہ تھا اور اپنے فعل میں عاصی بھی نہ تھا (انتہی بلفظہ) اس عبارت سے واضح ہوگیا کہ جن امور میں کفار کے ساتھ تشبہ لازم آتا ہے اگر آدمی نہ جانتا ہو کہ ان میں تشبہ ہے اور ناواقفی کی حالت میں یہ فعل کرتا رہے تو جبتک اسے تشبہ کا علم نہ ہوگا اسوقت تک وہ متشبہ نہ ہوگا کہ جو مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ میں داخل ہو اور نہ گنہگار ہوگا دیابوں کے پیشوا کی تحریر کے موافق جو مسلمان مزارات پر صندل لگاتے ہیں وہ بالکل بری ہیں وہ ہرگز مزارات پر صندل لگانا تشبہ بالہنود نہیں جانتے اور جب ان کو ثبوت تشبہ نہیں ہوا تو باقرار مصنف براہین قاطعہ وہ لوگ نہ متشبہ ہوئے اور نہ عاصی اسکو تو ایسی مثال ہوئی کہ کوئی بیہودہ کہنے لگے کہ حجاج بیت اللہ شریف سے واپس ہوتے ہوئے آب زمزم لاتے ہیں یہ تو ہنود سے تشبہ ہے کیونکہ وہ لوگ بھی اپنی عبادت گاہ سے واپس ہوتے ہوئے گنگا کا پانی لاتے ہیں تو ہر صاحب عقل اسکے جواب میں سوا ایں عقل و دانش بہ باید گریست کے کیا کہے گا۔ اب رہی یہ بات کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین ائمہ دین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نہ اسے خود کیا نہ کرنے کا حکم دیا نہ اُن کے زمانہ میں اس کا رواج تھا لہٰذا حرام و بدعت ہے تو کیا ہر وہ فعل جو قرون ثلٰثہ کے بعد ہو وہ مطلقاً حرام و بدعت ہے تو اس قاعدہ سے دیابوں کے مدارس ان کے وعظ کے جلسے جو بڑے بڑے پنڈالوں میں ہیئت خاصہ کے ساتھ ہوتے ہیں ضرور بدعت و حرام ہونگے کیونکہ تینوں زمانہ اس ہیئت خاصہ کے ساتھ مدارس و جلسے نہ ہوتے تھے اسی طرح ان کے لباس انکے مکانات نیز لباس و مکان کے سامان آرائش اور یہ انواع و اقسام کے کھانے خود ان کے قاعدہ کلیہ کے حکم سے بدعت و حرام ہو جائینگے کیونکہ قرون ثلٰثہ میں ان کا پتہ نہیں اور جو قرون ثلٰثہ میں نہ ہو یہ لوگ اسے حرام و بدعت کہتے ہیں۔ لہٰذا یہ چیزیں بھی حرام و بدعت ہوئیں مگر انہوں نے یہ ٹھانی ہے کہ بدعت دوسرے کے لیے اور جس میں ان کا مطلب ہو وہ حلال و سنت ہے اولیائے کرام کی ارواح طیبہ کو جو ایصال ثواب کیا جاتا

ہے اُسے عرف میں اور بانذر و نیاز کہتے ہیں یہ نذر شرعی نہیں اب رہا ایصال ثواب تو اسکی شریعت میں تعلیم دی گئی ہے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے زمانہ اقدس میں بھی اموات کے لیے ایصال ثواب کیا گیا ہے چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے ایصال ثواب کے لیے کنواں کھدوایا اور کہا ہذہ لام سعد یہ حضرت سعد کی والدہ کے لیے ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پانی سے ایصال ثواب کرنا جائز بلکہ سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کے لیے جو چیز ہو اُس کو میت کی طرف منسوب کرنا یہ بھی شرع میں جائز بلکہ حضور نے اس کا حکم فرمایا اس سے وہابیوں کا یہ خیال باطل ہو گیا کہ غیر خدا کا نام لینے سے چیز حرام ہو جاتی ہے۔ اس حدیث کو وہابیوں کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم کے صفحہ ۶۳ میں باین الفاظ لکھا ہے۔

فرمود چاہ بکن و بگو برائے مادر سعد است اسی صفحہ میں لکھتے ہیں بر ہمیں قیاس باید کرد

سائر عبادات را ہر عبادتیکہ از مسلمان ادا شود ثواب آں بروح کسی از گذشتگان برساند یعنی حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر تمام عبادات کو قیاس کرنا چاہیے جو عبادت کہ مسلمان سے ادا ہو اُس کا ثواب گزرے ہوئے لوگوں میں سے کسی کی روح کو پہنچائے۔

صراط مستقیم کے اسی صفحہ پر یہ بھی ہے پس در خوبی ایں قدر امر از امور مرسومہ فاتحہ ہائے اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست اب تو مسئلہ ہی صاف ہو گیا خود وہابیوں کے امام نے فاتحہ مروجہ و عرس و نیاز حسب رواج سب کو جائز بتا دیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ رانذیری اپنے امام پر کیا فتوی دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے ایصال ثواب کو نذر و نیاز لکھا ہے اور رانذیری وہابی نے اُسے حرام بتایا ہے مزارات پر لیجا کر جن چیزوں پر فاتحہ دیجاتی ہے

لہ حالانکہ وہابیوں دیوبندیوں کا بڑا گرو مولوی اسمٰعیل دہلوی اپنی تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی کے صفحہ ۹ پر انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی نذر و نیاز کرنے والوں کو ابوجہل کے برابر کا مشرک لکھ چکا ہے اب اگر صراط مستقیم صحیح ہے تو وہ امام اور اس کے مسلمانوں کو ابوجہل کے برابر مشرک کہکر خود کافر و مشرک ہو گیا اور اگر تقویۃ الایمان صحیح ہے تو امام اور اس کے نذر و نیاز کو جائز کہکر اپنے ہی فتوے سے ابوجہل کے برابر کا مشرک ہو گیا بہرحال دیوبندیوں کے دونوں راستے انکا امام بند کر چکا فالحمد للہ

وہ حلال و طیب ہیں جو شخص انھیں حرام بتائے اس سے دلیل حرمت پوچھی جائے قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے یایھا الذین امنوا لا تحرموا ما احل لکم و لا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین یعنی اے ایمان والو نہ حرام ٹھہراؤ ان پاک چیزوں کو جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال فرمایا اور حد سے نہ گزرو بیشک اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(تنبیہ) خوشبو کے لیے مزارات پر صندل لگانے میں کوئی حرج نہیں مگر گاتے بجاتے ہوئے بازاروں میں پھرانا جائز نہیں خاندان چشت اہل بہشت میں جو سماع جائز رکھا ہے وہ بھی شروط و بشرائط ہے بازاروں میں عام گزرگاہوں میں جس طرح آجکل گاتے پھرتے ہیں اسکی کوئی اصل نہیں لہٰذا اس سے احتیاط کی جائے فقط واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

کتبہ محمد عبدالرشید فتحپوری مدرس و مفتی جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ ۵ صفر المظفر ۱۳۷۱ھ

فتویٰ علمائے شہر لودھیانہ (ضلع پنجاب)

الجواب بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اللھم ارنا الحق حقا و ارزقنا اتباعہ و ارنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابہ صندل چڑھانا قبور اولیائے کرام و علماء و صلحاء رحمہم اللہ تعالیٰ پر تعظیماً و اعزازاً جائز ہے جبکہ نیت میں مقصد تعظیم و عزت ولی اللہ مقصود ہو چونکہ اہلسنت و جماعت کو بزرگان دین اولیائے کرام و علماء و صلحائے عظام سے قلبی محبت ہے اسلیے وہ ان کے ارواح طیبات کی خوشنودی کے لیے تعظیماً و تادباً ایسا کرتے ہیں اور عوام کے لیے انکی عزت و جلال کا اظہار کرتے ہیں یہی ان کی نیت اور مقصود ہے جسکے لیے صحیح حدیث شریف الاعمال بالنیات موجود ہے پھر کسی فعل کو حرام کہدینا (جو نص صریح کا محتاج ہے) خاص فرقہ وہابیہ کا ہی حوصلہ ہے کیا کسی آیت شریف میں یا حدیث شریف میں یہ حکم آگیا ہے کہ قبور اولیاء پر صندل چڑھانا حرام ہے ہرگز نہیں اسی طرح قبور اولیاء و علماء و صلحاء رحمہم اللہ پر قبہ بنانا فرش بچھانا چراغ جلانا۔ قندیل جلانا۔ روغن زیتون جلانا یا نذر کے طور پر چڑھانا اور اسی قبیل سے ہے صندل چڑھانا جائز ہے تاکہ صاحب قبر کی

تعظیم اور عزت ہو اور عوام کی نظروں میں کسی قسم کی حقارت پیدا نہ ہو اور کفار پر بھی اسلام اور خادمان اسلام کا رعب اور شان و شوکت ظاہر ہو بالکل جائز اور مستحسن ہے۔ تفسیر روح البیان جلد اول ص۸۲۹ ان البدعة الحسنة الموافقة لمقصود الشرع تسمی السنة فبناء القباب علی قبور العلماء والاولیاء والصلحاء ووضع الستور والعمائم والثیاب علی قبورهم امر جائز اذا کان المقصد بذالک التعظیم والاجلال فی اعین العامة لا یحتقروا صاحب هذا القبر وکذا ایقاد القنادیل والشمع عند قبور الاولیاء والصلحاء من باب التعظیم والاجلال ایضا بالمقصد منها مقصد حسن فنذر زیت والشمع للاولیاء یوقد عند قبورهم تعظیما لهم ومحبة فیهم بالفلة

ترجمہ:۔ بدعت حسنہ وہ ہے جو مقصود شرع کے موافق ہو اسکو سنت کہتے ہیں پس علماء و اولیاء و صلحاء کی قبروں پر قبوں کا بنانا جائز ہے۔ جبکہ صاحب قبر کی تعظیم عوام کی نظروں میں مقصود ہو تاکہ صاحب قبر کو وہ حقیر نہ سمجھیں اور اسی طرح قندیلوں اور چراغوں کا اولیاء و صلحاء کی قبروں کے پاس جلانا بغرض تعظیم اور محبت جائز ہے اور یہی نیک مقصود ہے صندل چڑھانے کا۔ ۲۔ شرح طریقہ محمدیہ حضرت امام نابلسی رحمۃ اللہ علیہ جلد ۲ ص۶۲۹ مطبوعہ مصر

ذلک لان الوالد فی شرحہ علی الدرر من مسائل متفرقة اخراج الشموع الی راس القبور بدعة واتلاف للمال کذا فی البزازیة وهذا کله اذا خلا عن فائدة واما اذا کان موضع القبور مسجدا او علی طریق او کان هناک احد جالس او کان قبر ولی من الاولیاء او عالم من المحققین تعظیما لروحه المشرقة علی تراب جسده کاشراق الشمس علی الارض اعلاما للناس انه ولی لیتبرکوا به ویدعوا الله عنده فیستجاب لهم فهو امر جائز لا منع منه والاعمال بالنیات الخ

ترجمہ کہا والد نے اپنی شرح میں جو درر پر لکھی ہے متفرقہ میں سے کہ قبروں کے سرہانے چراغوں کا جلانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے ایسا ہی ہے بزازیہ میں یہ بات اسوقت ہے کہ جب کسی فائدہ سے خالی ہو لیکن جب وہاں قبروں کے پاس مسجد ہو یا راستے پر ہو یا کوئی وہاں بیٹھتا ہو یا کسی ولی کی ہو اولیاء اللہ میں سے یا کسی عالم محقق کی قبر ہو تو ان کی ارواح کی تعظیم کے واسطے جو اس مٹی کو روشن کر رہی ہیں جو ان کے جسم کی

پر ہے مثل آفتاب روشن کے زمین پر لوگوں کے جتلانے کے لیے کہ یہ ولی ہیں کہ وہ اس سے برکت حاصل کریں اور اسکے پاس اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں تاکہ اللہ تعالےٰ اُن کی دُعا قبول فرمائے پس یہ امر جائز ہے اسمیں کوئی بات مانع نہیں اور مدار اعمال نیتوں پر ہے اور یہی صورت ہے اولیاء کرام کی قبروں پر صندل چڑھاتے ہیں ۲۲۔ شرح سفر السعادت شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۷۲ عبارت متن نہی فرمود بر سر قبر ہا مساجد بنا کنند یا بر گور ہا چراغ افروزند بر فاعل آں لعنت کردہ عبارت شرح تنبیہ آنچہ مصنف ذکر کردہ حق است احادیث صحیحہ دریں باب وارد و اصل سنت در زمان نبوت و خلفائے راشدین و صحابہ ہمیں بود لیکن بعد ازاں ایں تکلفات در مقابر پیدا شد و مفاخرت و مباہات بداں راہ یافتہ و در آخر زمان بجہت اقتصار نظر عوام بر ظاہر مصلحت در تعمیر و ترویج مشاہد و مقابر مشائخ عظام دیدہ چیزہا افزودند از انجا ابہت و شوکت اہل اسلام وارباب صلاح پیدا آید خصوصاً در دیار ہندوستان کہ اعدائے دین از ہنود و کفار بسیار اند و ترویج و اعلائے شان ایں مقامات باعث رعب و انقیاد ایشاں است و با اعمال و افعال و اوضاع کہ در زمان سلف از مکروہات بودہ و در آخر زماں از مستحسنات گشتہ و دفن در جوار قبور صلحاء و حضور و شہود در ساحت عزت ایشاں موجب برکت و نورانیت و صفا است و زیارت مقامات متبرکہ و دعا در انجا متوارث است و امام شافعی گفتہ کہ قبر امام موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ و علیٰ آبائہ الکرام تریاق مجرب است برائے اجابت دعا و زیارت قبور و احترام اہل آں در استقبال و جلوس و تادب ہماں حکم است کہ در حیات بود انتہیٰ بلفظہٖ ترجمہ تنبیہ جو مصنف نے لکھا ہے وہ صحیح ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد مقابر میں تکلفات پیدا ہوئے اور فخر و نار کا طریقہ نکالا اور آخر زمانہ میں عوام کی نظروں پر خیال کر کے ظاہر مصلحت تعمیر و ترویج مشاہد اور قبور مشائخ پر نظر کر کے اکثر چیزوں کو زیادہ کیا گیا تاکہ بزرگی اور شان و شوکت اہل اسلام اور نیکو کاروں کی ظاہر ہو خصوصاً ملک کفار

ہندوستان میں جہاں کثرت سے دشمنانِ دین اہل ہنود کفار رہتے ہیں ان چیزوں کی ترویج اور تکثیرِ شان ان مقامات کا باعثِ رعب و انقیاد کفار ہے اور اکثر اعمال و افعال اور طریقے جو زمانہ سلف میں مکروہات میں سے تھے آخر زمانہ میں نیک اور مستحسن ہوگئے اور دفن کرنا قریب یا قبرستان صلحاء میں اور ان کی قبور پر حاضر ہونا عزت و برکت و نورانیت اور صفائی کا موجب ہے اور مقامات متبرکہ کی زیارت کرنا اور وہاں دعا مانگنا متوارث چلا آتا ہے حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ قبر حضرت امام موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ کی قبولیت دعا کے لیے تریاق مجرب ہے زیارت قبور میں احترام اولیاء کرام ان کے استقبال اور جلوس میں ایسا ہی حکم ہے جیسا ان کی زندگی کی حالت میں تھا فقط واللہ اعلم بالصواب

نقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی

مقیم لودھیانہ ۷ جمادی الآخری ۱۳۵۱ھ مہر

فتویٰ علمائے شہر کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ (پنجاب)

الجواب وباللہ التوفیق کوئی چیز منع یا حرام نہیں ہو سکتی جب تک کہ شریعت میں اسکی ممانعت ثابت نہو۔ امام نووی شرح صحیح مسلم کے جلد اول میں لکھتے ہیں دلا صل ان لامنع حتے یثبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما عفا عنہ یعنی حلال وہ ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے خدا تعالیٰ نے سکوت فرمایا وہ معاف ہے صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ذرونی ما ترکتکم قرآن کریم بھی اسی کی تائید کرتا ہے چنانچہ فرمایا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم پس یہ اصل ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جن باتوں کے متعلق قرآن و حدیث میں ممانعت نہیں وہ اپنی اصل جواز پر ہیں قرآن و حدیث سے جس بات کی بھلائی معلوم ہو وہ بھلی ہوگی اور جس کی برائی ثابت ہو وہ بُری اور جسکی نسبت

سکوت ہے وہ جائز اور مباح رہیگی اس کو حرام یا ممنوع کہنا شریعت پر افترا ہوگا اللہ فرماتا ہے
ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ
الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ۱ھ صندل چڑھانے کی
ممانعت نہ کسی آیت میں نہ حدیث میں اسلیے اپنے اصل پر جائز و مباح ہے حرام کے کہنے والا
اسکی حرمت کی دلیل بیان کرے واللہ اعلم وعلمہ اتم - ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ

فتویٰ مفتی اجمیر شریف درگاہ شریف

الجواب :- صندل چڑھانے کی حرمت کا قول محض افترا ہے اگر یہ حرام ہے تو اسکی دلیل لائیں
ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین ا ہ یقیناً اسکی حرمت پر کوئی دلیل نہیں لاسکتے یوہیں جو چیز
قبر پر چڑھائی جائے اوسے حرام کہنا بالکل غلط ہے اگر یہ لوگ دین رکھتے ہوں تو ایسے
اباطیل سے توبہ کرنے کو لازم سمجھیں گے واللہ تعالےٰ اعلم

فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ ۱۳۲۹ مہر

فتویٰ علمائے کاٹھیاواڑ شہر دھوراجی

الجواب بعون الملک العلام الوھاب بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم
اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ
اقوالنا واقلامنا من الزلل والخطاء اولیائے کرام ومشائخ عظام رضوان اللہ علیہم
اجمعین کے مزارات مبارکہ پر صندل اور دیگر خوشبو کی چیزوں کا چڑھانا اور لگانا بالکل جائز
اور مباح ہے اور نیت خیر ہو تو مستحسن اور باعث اجر و ثواب ہے اسلیے کہ شریعت مطہرہ
نے اس فعل کو صراحۃً واشارۃً کسی طرح ممنوع قرار نہیں دیا ہے نہ تو خود یہ شرعاً ممنوع اور نہ
کوئی ممنوع چیز اسمیں جز ہو کر داخل اور نہ کوئی ممنوع چیز اس کو لازم غیر منفک جب ان
تین امور میں سے کوئی چیز نہیں تو ظاہر ہے کہ یہ مباح ہے اس کو ناجائز کہنے والے پر لازم
ہے کہ اسکی ممانعت دکھائے کہ کہاں سے ثابت ہے آیا قرآن مجید میں اس کو حرام بتایا گیا ہے
یا کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع ممانعت ثابت یا کہ اقوال صحابہ کرام سے یا کہ اقوال

تابعین و تبع تابعین و ائمہ دین سے جب کسی سے بھی اسکی حرمت اور ممانعت ثابت نہیں تو
اسکو ناجائز کہنا اور حرام قرار دینا شریعت پاک پر بہتان باندھنا ہے اور ایسا شخص گویا اپنی
نئی شریعت گھڑتا ہے۔ شریعت پاک کا قاعدہ ہے کہ جس امر کو ممنوع قرار نہیں دیا جاتا اس
کو جائز قرار دیتی ہے۔ خواہ تو اسکا جائز ہونا صراحۃً ثابت ہو یا شریعت میں اس سے سکوت
ہو یعنی نہ اس کو جائز فرمایا ہو اور نہ ناجائز بلکہ اس کا ذکر ہی نہ ہو۔ اس قاعدہ کو خوب سمجھنا چاہیے
کہ جس سے شریعت میں خاموشی ہے وہ مباح اور جائز ہے الا ان یحرمہ [illegible]
کیونکہ اصل اشیاء میں اباحت ہے اب یہ قاعدہ جو کہ ہم نے بیان کیا کسی کے گھر کا بنایا ہوا نہیں
بلکہ قرآن کریم اور حدیث شریف اور اقوال مفسرین و محدثین و اقوال فقہاء سے صراحۃً ثابت ہے اب
اس قاعدہ کا انکار کرنا گویا کہ قرآن کریم اور حدیث پاک کا انکار ہے والعیاذ باللہ العلی العظیم
رب العالمین ارشاد فرماتا ہے هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا خداوند عالم
وہ ذات ہے کہ جس نے تمہارے واسطے تمام چیزیں پیدا فرمائیں معلوم ہوا کہ اصل کے اعتبار سے
ہر چیز ہمارے استعمال اور نفع کے لیے بنائی گئی ہے جس طرح جس کو چاہیں استعمال کریں جب تک
کوئی حرام فرمانے والی دلیل نہ آئے لہذا اگر کوئی حرام فرمانے والی دلیل آگئی تو وہ چیز حرام ہو گئی
ورنہ اباحت کے حکم میں داخل رہی رب اکرم الاکرمین ارشاد فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا
عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ
عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ اے ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں دریافت
نہ کرو کہ جو اگر ظاہر فرمادی جائیں تو تم کو ناگوار معلوم ہوں (یعنی ان سے تم مشقت میں پڑ جاؤ)
جن کو کہ خداوند تعالےٰ معاف فرما چکا ہے اگر تم قرآن کے نازل ہونے کے وقت میں دریافت
کروگے تو ظاہر کردی جائینگی اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لیے وہ چیزیں معاف فرمادی گئی
ہیں کہ جو بیان میں نہ آئیں صراحۃً ثابت ہوا کہ جس کا ذکر شریعت پاک میں نہ آیا وہ درجۂ معافی
میں ہے تو جب تک اسکی حرمت یا کراہت شرعیہ سے صحیح نہ ہوئی تو اس قاعدہ سے جائز

ٹھہرانہ کہ ناجائز۔ جو کہ ناجائز قرار دے وہ اوّل درجہ کا جاہل ہے مسلم و بخاری میں ہے عن سعد ابن ابی وقاص انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال انّ اعظم المسلمین فی المسلمین جرماً من سأل عن شئ لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلتہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں میں بڑا مجرم وہ ہے کہ جو اس چیز کے بارے میں سوال کرے کہ جو لوگوں پر حرام نہ کی گئی ہو اور وہ چیز اس کے سوال کی وجہ سے حرام کر دی جائے وعن سلمان قال سئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن اشیاء فقال الحلال ما احل اللّٰہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللّٰہ فی کتابہ وما سکت عنہ فہو مما قد عفا عنہ فلا تتکلفوا لہا فی جامع الاصول یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال چند چیزوں کے بارے میں کیا گیا تو فرمایا کہ حلال وہ ہے کہ جسے اللہ نے حلال فرمایا اپنی کتاب میں اور حرام وہ ہے کہ جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے اللہ نے سکوت فرمایا وہ اُن چیزوں میں سے ہے کہ جس کو معاف فرما دیا۔ لہٰذا اُن کے حرام کرنے میں تکلف نہ کرو ان حدیثوں سے آفتاب کی طرح روشن ہوا کہ جو چیز شریعت میں ذکر نہ آئی وہ اللہ نے معاف کی ہے اور جو چیز کہ اللہ نے معاف فرمائی وہ کسی مرتد دیوبندی قادیانی وغیرہ کے کہنے سے حرام نہیں ہو سکتی اب لیجیے اقوال محدثین و مفسرین و فقہاء علامہ احمد جیون رحمۃ اللہ تعالےٰ تفسیرات احمدیہ صفحہ ۱۲ میں ارشاد فرماتے ہیں وبالجملۃ ففی الآیۃ دلیل علی کون الاباحۃ اصلاً فی الاشیاء ظاھرۃ کہ اس آیت کریمہ میں اس بات پر دلیل ہے کہ چیز وہ اصل اباحت ہے تفسیر بیضاوی صفحہ ۹۹ میں ہے وھو یقتضی اباحۃ الاشیاء النافعۃ یہ آیت کریمہ نافع چیزوں کے مباح ہونے کا تقاضا کرتی ہے تفسیر روح البیان صفحہ ۹ میں ہے وقد یستدل بھذا علی ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ کما فی الکواشی۔ یعنی اس آیت سے دلیل پکڑی جاتی ہے کہ تمام چیزوں میں اصل مباح ہوتا ہے مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شریف شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں صفحہ ۹۱ واحتج بھذا الحدیث من قال الاصل فی الاشیاء الاباحۃ قبل ورود الشرع حتی یقوم دلیل الحظر

قبل ورود الشرع حتی یقوم دلیل الحظر اسی حدیث سے اُن لوگوں نے دلیل پکڑی کہ جو کہتے ہیں کہ
حکم شرعی وارد ہونے سے پہلے اصل حالت تمام چیزوں میں مباح ہونا ہے یہاں تک کہ ممانعت
کی دلیل قایم ہوجائے رد المختار صفحہ ۹۵ میں ہے وصرح فی التحریر بان المختار ان الاصل الاباحۃ
عند الجمھور من الحنفیۃ والشافعیۃ۔ یعنی تحریر میں اسکی تصریح کی گئی ہے کہ جمہور حنفیہ و شافعیہ
کے نزدیک حالت اصل تمام چیزوں میں مباح ہونا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین کہ آیت قرآنیہ
اور احادیث صحیحہ و اقوال محدثین و مفسرین و فقہاء سے صراحۃً ثابت ہوا کہ وہ چیزیں جن کو
شریعت نے حرام نہ فرمایا اور اُن کا ذکر نہ آیا وہ جائز اور مباح ہیں لہذا صندل کسی قبر پر لگانا چونکہ
قرآن کریم حدیث شریف اقوال ائمہ اقوال صحابہ سے اسکی ممانعت ثابت نہیں لہذا بالکل جائز ہی
اب اگر اس میں نیت خیر ہو تو بہتر اور مستحسن ہے جیسا کہ مرقاۃ صفحہ ۲۵ میں ہے فانھا تنقلب
بالنیات حسنات کما انھا تنقلب سیئات یعنی یہ مباح چیزیں نیتوں سے مستحسن بن جاتی ہیں
جس طرح سے کہ خراب نیتوں سے مباح چیزیں گناہ بن جاتی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ہر جائز
کام نیت نیک سے مستحسن بن جاتا ہے اب یہ معلوم ہونا چاہیے کہ صندل کو مزارات اولیاء
کرام پر کیوں چڑھایا جاتا ہے اور کیوں لگایا جاتا ہے اسمیں مصلحت یہ ہے کہ صندل ایک اچھی
خوشبوؤں میں سے خوشبو ہے اور مزارات اولیائے کرام زیارت گاہ خاص و عام ہیں تو اس
جگہ عرس وغیرہ کے موقع پر لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس
خوشبو سے فائدہ اٹھائیں اور ان کو اس سے نفع حاصل ہو اور جو چیزیں نفع اہل اسلام کے
لیے صرف کی جائیں وہ مباح اور مستحسن ہیں دوسرے خود صاحب قبر قبر میں اس سے خوشبو
حاصل فرماتے ہیں اور یہ خوشبو وغیرہ اُن کی خوشنودی کا باعث ہے کیونکہ اولاً تو عام طور سے
صاحب قبور اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں مولانا ملا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں وفیہ دلالۃ
علی حیاۃ المیت فی القبر لان الاحساس بدون الحیاۃ ممتنع اس حدیث شریف میں میت کے
قبر میں زندہ ہونے پر دلالت ہے کیونکہ بغیر زندگی احساس عادۃً محال ہے دلالت ظاہرہ

ہے کہ عام میت اپنی قبروں میں زندہ ہیں خصوصًا اولیائے کرام و علمائے عظام و مشائخ کرام اپنی کامل زندگی کے ساتھ مع اجسام اپنی قبروں میں زندہ ہیں ان حضرات کی موت کیا ہے بس ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا ہے ورنہ یہ حضرات بحیات کامل زندہ ہیں رزق کھاتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں، مرقاۃ میں ہے ولذا قیل اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار یعنی اولیاء اللہ مرتے نہیں ہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں بل احیاء ولکن لا تشعرون دوسرے مقام پر مرقاۃ میں ہے فان سائر الاموات فی القبر یسمعون الکلام والسلام الی ان قال نعم ان للانبیاء تکون حیاتہم علی الوجہ الاکمل ویحصل لبعض ورثتہم فی الشہداء والاولیاء والعلماء الحنفی الادنی من ذا انہم الظاہرۃ بل بالتلذذ بالصلوۃ والقراءۃ ونحوہا فی حیاتہم الظاہرۃ الی یوم القیامۃ کچھ آگے جا کر فرماتے ہیں یتعبدون ویصلون فی قبورہم مع استغنائہم عن الطعام والشراب کالملئکۃ یعنی تمام مردے کلام و سلام سنتے ہیں انبیائے کرام کی زندگی بہت کامل طرح پر ہوتی ہے اور ان کے بعض ورثاء یعنی شہداء اولیاء اور علمائے کرام کو حیات انبیاء سے پورا حصہ ملتا ہے ان کے ظاہری بدنوں کو محفوظ رکھ کر بلکہ نماز و تلاوت قرآن وغیرہ سے لذت حاصل کرتے ہیں اپنی مبارک قبروں میں الی یوم القیام یہ حضرات اپنی قبروں میں عبادت کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں باوجودیکہ ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے بے پرواہ ہوتے ہیں۔ اس سے صاف طور سے معلوم ہوا کہ اولیائے کرام کی زندگی قبروں میں بطریق کامل ہے لہذا خود صاحب قبر بھی اس صندل کی خوشبو وغیرہ سے نفع حاصل فرماتے ہیں تو اب صندل کا قبروں پر لگانا بیکار نہیں ہے بلکہ اس سے اتنے فائدے ہیں اسکو بلا دلیل شرعی حرام دینا جاننا کہ دنیا سراسر جہالت ہے آں دیوبندی وغیرہ دیگر جہلاء اس طرح اسکو ناجائز کہتے ہیں کہ یہ کام حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ نیز خلفائے راشدین و ائمہ دین کے زمانوں میں نہ ہوا لہذا یہ بدعت ہے اور ہر بدعت ناجائز و حرام تو یہ بھی ناجائز و حرام ہے ایں

کلام میں جو جہالت ہے وہ ظاہر ہی ہے کیونکہ ہر بدعت حرام نہیں جب تک کہ وہ بدعت سیئہ یعنے مقابل سنت نہ ہو جو بدعت کہ حسنہ یعنی اچھی ہو تو اس میں اس بدعت کے نکالنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کو ثواب ملتا ہے حدیث شریف میں وارد ہے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا اس کو اس ایجاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جو اس پر عمل کرے اس کا ثواب ملیگا بلکہ بدعت تو کبھی واجب بھی ہوتی ہے اور کبھی مستحب کبھی مباح تو ہر بدعت کو حرام کہہ دینا حدیث صریح کی مخالفت اور احکام شرعیہ سے جہالت ہے مرقاۃ میں ہے البدعۃ اما واجبۃ کتعلم النحو لفہم کلام اللہ تعالیٰ ورسولہ واما محرمۃ کمذھب الجبریۃ واما مندوبۃ کاحداث المدارس وکالتراویح بالجماعۃ العامۃ واما مکروھۃ فلخصنا بدعت یا تو واجب ہے جیسے کہ کلام خدا اور رسول کے سمجھنے کے لیے علم نحو کا سیکھنا اور یا حرام ہے جیسے کہ جبریہ وغیرہ کا مذہب یا مستحب ہے جیسے کہ مدرسوں کا تعلیم کے لیے بنانا اور تمام جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا اور یا مکروہ ہے اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ ہر بدعت حرام نہیں تو صندل کو فقط بدعت کہکر حرام کہہ دینا سراسر ظلم ہے اشعۃ اللمعات میں ہے صفحہ ۱۲۵ بدانکہ ہرچہ پیدا شدہ بعد از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بدعت است وازانچہ موافق اصول وسنت اوست وقیاس کردہ شدہ بر آں آنرا بدعت حسنہ گویند وآنچہ مخالف آں باشد بدعت وضلالت خوانند وکل بدعۃ ضلالۃ محمول بر ایں است وبعض بدعتہا است کہ واجب است چنانچہ تعلیم وتعلم نحو وبعض مستحسن ومستحب وبعض مکروہ وبعض مباح ملخص جاننا چاہیے کہ جو کچھ کہ حضور علیہ السلام کے بعد پیدا ہوا وہ بدعت ہے ان بدعتوں سے جو بدعت کہ سنت وقواعد کے مطابق ہے اور اس پر قیاس کی گئی ہے اسکو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو اسکے خلاف ہو اسکو بدعت ضلالہ کہتے ہیں اور یہ حدیث کہ ہر بدعت گمراہی ہے اس بدعت ضلالہ پر محمول ہے باقی ترجمہ مثل سابق رد المحتار میں ہے صفحہ ۴۲۲ جلد ۱ نقل تکون واجبۃ ومندوبۃ ومکروھۃ ومباحۃ

ترجمہ اسی کی مثل کہ جو اوپر گذرا اب کہاں گئے وہ ملاجی کہ جو کہہ رہے تھے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور حرام ہے دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قول اور محدثین و فقہاء کے اقوال سے صاف صاف ظاہر ہے کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہاں جو بدعت کہ سیئہ ہو وہ ضرور ناجائز ہے اور گمراہی ہے جیسے خدا میں جھوٹ جیسے عیب کا امکان نکالنا یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنا کہ یہ ضرور بالضرور گمراہی کفر اور بدعت سیئہ ہے کہ جس کو دیوبندی علماء نے ایجاد کیا ہے صندل لگانا ضرور بالضرور بدعت حسنہ ہے کہ جس سے زائرین اور صاحب قبر کی روح خوش ہوا اچھا اگر ہم مان لیں کہ ہر بدعت گمراہی اور حرام ہے اور جہنم میں لیجانے والی تو یہ حرام ہونے کا حکم کیا صرف صندل اور عرس و تعظیم اولیائے کرام پر ہی لگے گا یا مدرسہ دیوبند کی عمارت اور اس کے لیے چندہ کرنا اور وہاں تعلیم کا نصاب مقرر کرنا اور سالانہ امتحان کے انتظامات کرنا پڑھنے پڑھانے کے ریل گاڑی میں سفر کرنا بذریعہ خطوط اور تار کے باتیں کرنا ان امور پر کیوں یہ حکم جاری نہ ہوگا بتائیے کہ مدرسہ دیوبند اور وہاں کی طرح تعلیمی انتظامات اسی طرح ریل کی سواری اور ڈاک کا انتظام کیا کسی زمانہ میں تھا آیا حضور علیہ السلام کے زمانہ اقدس یا خلفائے راشدین کے زمانہ میں اس طرح تعلیمی درسگاہیں ہوا کرتی تھیں کیا اس زمانہ میں ریل کے سفر اور خطوط اور ٹکٹ وغیرہ کام میں آتے تھے تو صندل کو حرام اور ناجائز کہنے والے پر واجب ہے کہ پہلے مدرسہ دیوبند کو پھاوڑے سے ڈھادے بعد میں اس طرف توجہ کرے کیا صندل تو بدعت ہونے کی وجہ سے حرام ہو جائے اور مدرسہ دیوبند جو ہزارہا بدعتوں کا مجموعہ ہے وہ جائز اور مباح اور باعث خیر ہی بنا رہے اسکے معنے تو یہ ہوئے کہ حرام اور حلال ہونا دیوبندی صاحب کے فرمانے پر موقوف رہا جسے چاہا اور جس سے راضی ہوئے وہ تو حلال ہو گیا اور جسے چاہا اور جس سے خفا ہوئے اس پر بدعت کا کوڑا مارا اور حرام ٹھہرا دیا اللہ اس ہٹ دھرمی سے بچائے خلاصہ یہ ہے کہ اولیائے کرام کے مزاروں پر صندل وغیرہ خوشبو چڑھانا شرعاً

بالکل جائز اور مستحسن ہے اسکی کوئی ممانعت کسی طرح ثابت نہیں ہوتی اور جس کی ممانعت ثابت نہیں وہ جائز ہے واللہ اعلم جس طرح سے صندل ایک خوشبو اور اس سے صاحب قبر اور زائرین خوش ہوتے ہیں اسی طرح پھول بھی ایک خوشبو ہے اسکی بھی ممانعت کسی طرح ثابت نہیں ہوتی اس سے منع کرنا بھی جہالت ہے دوسرا نفع اسمیں یہ ہے کہ یہ ایک تر چیز ہے اور جب تک تر چیز تر رہتی ہے تسبیح کرتی ہے اور تسبیح سے صاحب قبر کو انس اور اگر عذاب میں مبتلا ہے تو تخفیف ہوتی ہے حدیث شریف سے ثابت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ کو لیکر دو ٹکڑے فرما کر دو قبروں پر گاڑ دے اور فرمایا کہ جب تک تر رہیگی تسبیح پڑھیگی اور مردے کے عذاب میں تخفیف ہوگی اسی طرح یہاں بھی یہ صورت حاصل ہے نیز فقہائے صراحۃً اسکے جواز کا حکم دیا ہے علامہ ابن عابدین رد المحتار ص ۸۴۲ میں فرماتے ہیں ویقاس علیہ ما اعتید فی زماننا من وضع اغصان الآس و نحوہ یعنی اس قبر کے گھاس کے مسئلہ پر قیاس کیا جائیگا ان باتوں کا جس کا ہمارے زمانہ میں رواج ہوگیا ہے یعنے آس وغیرہ خوشبو دار چیزوں کی شاخیں قبر پر رکھنا معلوم ہوا کہ پھول وغیرہ خوشبو دار چیزوں کا قبر پر رکھنا باعث برکت ہے واللہ اعلم

حررہ العبد المعتصم بذیل نبی آخر الزماں احمد یار خاں مدرس مدرسہ مسکینیہ جامع مسجد دھوراجی کاٹھیاواڑ ۱۳ ارمضان المبارک یوم جمعہ مبارکہ ۱۳۵۰ھ

مہر

فتویٰ علمائے بڑودہ

نعم ما اجاب وھو الصواب احقر محمد صدیق بڑودی غفر اللہ لہٗ مورخہ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ

سید قطب الدین متخلص بہ نیر عفا اللہ عنہ بڑودہ ناگرواڑہ

فتویٰ علمائے سورت

صورت مسئولہ میں صندل لگانا حرام ہے اور نہ منع کتب فقہیہ میں صاف تصریح موجود کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے یعنے جائز جبتک کہ شریعت مطہرہ سے کسی چیز کے حرام یا

منع ہونے کی تصریح نہ ہو وہاں تک کسی کو یہ اختیار نہیں کہ اسکو حرام یا منع کہے جیسا
رد المحتار میں ہے وصرح بان المختار ان الاصل الاباحة عند الجمہور من الحنفیة والشافعیة
یعنی علماء حنفیہ و شافعیہ کا مختار مذہب یہ ہے کہ اصل (اشیاء میں) اباحت ہے۔ اللہ پاک
فرماتا ہے یاایھا الذین امنوا لا تحرموا ما احل اللہ لکم اے ایمان والو اس چیز کو
حرام نہ کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث شریفہ و کتب فقہیہ میں
کسی جگہ صندل لگانے کے متعلق حرمت یا منع کی کوئی تصریح موجود نہیں بلکہ خوشبو کے
محبوب ہونے کی تصریح موجود واللہ اعلم سید جعفر علی عفی عنہ (مصنف رسائل تعلیم المسلمین و سیرت رسول کریم)

فتویٰ اہلِ بہیت

الجواب اللھم ھدایة الحق والصواب اولیائے کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے مزارات
طیبہ پر صندل لگانا اور لگانے سے پہلے اس کو شہر میں گشت کرانا اور اسکے ساتھ نعت
شریف یا اشعار منقبت بزرگان دین رضی اللہ تعالےٰ عنہم پڑھنا یقیناً جائز و مباح ہے
شریعت مطہرہ سے اسکی ممانعت پر ہرگز کوئی دلیل نہیں جو اسکو ناجائز کہتا ہو وہ ثبوت پیش کرے
کونسی آیت یا حدیث میں اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صندل اٹھانے
کو منع فرمایا ہے ائمہ شریعت و اکابر طریقت رضی اللہ تعالےٰ عنہم میں سے کس بزرگ نے کس
کتاب میں ناجائز بتایا ہے یا شریعت مطہرہ معاذ اللہ وہابی کے گھر کی ہے یا وہابی کو معاذ اللہ
اختیار حاصل ہے کہ جس چیز کو چاہے حرام کرے اللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون ہ۔
(اے وہابیو) کیا اللہ نے تم کو خبر دی ہے (کہ صندل اٹھانا حرام ہے) یا تم اللہ پر افترا باندھتے
ہو و لا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال و ھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب
ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون اور جن چیزوں کو تمہاری زبانیں جھوٹ کہہ دیں ان کو مت
کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اسلئے کہ اللہ پر جھوٹ افترا باندھو بیشک جو لوگ اللہ
پر جھوٹ افترا باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائینگے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے کسی آیت یا حدیث میں مزارات اولیاء پر صندل لگانے یا اوسکے گشت کرانے کو منع
نہیں فرمایا جو اسکو جائز کہتا ہے اُسے اتنا ہی کافی ہاں وہابی جو ناجائز کہتا ہے بار ثبوت
اُسکے ذمہ ہے وہ ثبوت لائے کہاں اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے منع
فرمایا ہے اور اگر ثبوت نہ دے سکے اور انشاء اللہ الواحد القہار قیامت تک نہیں دے سکتا
تو ملک سے نئی شریعت گڑھتا خود شارع بنتا اور اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر افترا کرتا ہے جس بات کو اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہیں حرام
نہیں فرمایا یہ اُسے اپنی طرف سے حرام کہتا ہے حالانکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ
الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ یعنی اے ایمان والو اُن باتوں
کو مت پوچھو جن کا حکم اگر تم پر کھول دیا جائے تو تمہیں برا لگے اور اگر اُس زمانہ میں پوچھوگے جس وقت
قرآن اُتر رہا ہے تو تم پر کھول دیا جائیگا اللہ اُن چیزوں کو معاف کرچکا ہے اور اللہ بڑا بخشنے
والا حلم والا ہے کیسا صاف ارشاد ہے کہ شریعت مقدسہ نے جس بات کا ذکر نہ فرمایا وہ معافی
میں ہے جبتک قرآن پاک نازل ہو رہا تھا احتمال تھا کہ معافی پر ایسا نہو کر کوئی پوچھتا اُسکے
سُوال کیوجہ سے منع فرمادی جاتی اب کہ قرآن عظیم اُتر چکا دین کامل ہو لیا اب کوئی نیا حکم آنے
کو نہ رہا جتنی باتوں کا شریعت مطہرہ نے حکم دیا نہ اُن سے منع فرمایا اُن کی معافی ہو چکی جس
میں اب تبدیل نہو گی وہابی کہ اللہ کی معافی پر اعتراض کرتا ہے مردود ہے والحمد للہ اور اللہ
عزوجل فرماتا ہے مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا یعنی میرا
رسول جو کچھ تم کو عطا فرمائے تو تم اسکو لو اور جس چیز سے تم کو منع فرمائے اس سے باز رہو یہ
آیت کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہے کہ جن امور کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
حکم دیا وہ فرائض واجبات مستحبات ہیں اور جن چیزوں سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے منع فرمایا وہ منہیات مکروہات ہیں تو درمیان میں وہ چیزیں رہ گئیں جن کا حضور انور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ حکم دیا نہ اُن سے منع فرمایا تو ایسی چیزیں نہ واجب ہو سکتی ہیں نہ حرام لاجرم مباحات میں شامل ہوں گی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر مزارات پر صندل چڑھانے کا حکم فرما دیتے واجب یا مستحب ہو جاتا منع فرما دیتے۔ حرام یا مکروہ ہو جاتا اب کہ سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صندل اُٹھانے کا نہ حکم دیا نہ منع فرمایا لاجرم جائز و مباح ہے ہاں وہاں اب ہر ایک وہابی دیوبندی راندیری ڈابھیلی تھانوی گنگوہی انبوہی اندوہی کو اعلان عام و اعلام تام ہے کہ صندل اُٹھانے کی جو کیفیت ہم نے بیان کی اُسکی ممانعت پر کوئی حدیث لائے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام معجزہ نظام سے صندل اُٹھانے کی اِس کیفیت کا عدم جواز بتائے ورنہ اپنے گھر میں مونھ چھپائے آئندہ سے شیران بیشۂ سنت کو اپنی صورت ہرگز نہ دکھائے حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِی کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِی کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ یعنی جو کچھ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں حلال فرما دیا وہ حلال ہے اور جو کچھ اپنی کتاب میں حرام فرما دیا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے رواہ الترمذی وابن ماجہ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَا اَحَلَّ فَھُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَھُوَ حَرَامٌ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ عَفْوٌ یعنی جسے اللہ و رسول نے حلال کیا وہ حلال ہے اور جسے حرام کیا وہ حرام ہے اور جسکا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے رواہ ابوداود عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بحمدہ تعالیٰ احادیث کریمہ اُن آیات عظیمہ کی تصدیق و تفسیر اور صاف ارشاد فرما رہی ہیں کہ شریعت نے جس بات کا ذکر نہیں فرمایا وہ معافی میں ہے اب ہم دیوبندی راندیری سے پوچھتے ہیں کہ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عرسوں میں صندل شریف اُس طریقہ سے اُٹھانا جو ہم بیان کر چکے قرآن عظیم و حدیث کریم میں کہیں اُسکی حلت و حرمت کا تذکرہ ہے یا نہیں اگر ہے تو مرد میدان

بنے اور بہت جلد وہ آیت یا حدیث پیش کرے جسمیں صندل اٹھانے کا تذکرہ ہو اور اگر کہے
نہیں تو احادیث و آیت نے فرما دیا کہ شریعت نے جس بات کا کچھ تذکرہ نہ فرمایا وہ جائز و مباح
اور اللہ کی معافی میں داخل ہے اللہ کی معافی پر اعتراض کرنے والا دیوبندی یا راندیری شرع سے
جاہل یا قصداً متجاہل اور شریعت مطہرہ پر صائل ہے واللہ الحمد یہاں تک جواز کا بیان تھا رہا استحباب
تو جب صندل اٹھانے کی کیفیت مذکورہ میں کوئی چیز ناجائز و حرام نہیں اور مسلمانانِ اہلسنت
اوسے نیت حَسَن محمود سے کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے داخل سُنت
ہے اگرچہ زمانہ سلف میں کسی نے نہ کیا ہو امام عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ
القدسی حدیقہ ندیہ شریف میں فرماتے ہیں یسمون بفعلھم السنۃ الحسنۃ وان کانت بدعۃ
اھل السنۃ لا اھل البدعۃ لان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من سن سنۃ حسنۃ فسمی المبتدع
المحسن مستنا فادخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السنۃ فقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذن فی
ابتداع السنۃ الحسنۃ الی یوم الدین وانہ ماجور علیھا
مع العاملین لھا ابدا معا فیدخل فی السنۃ کل حادث مستحسن قال الامام النووی کان لہ مثل اجر تابعیہ
سواء کان ھو الذی ابتدأہ او کان منسوبا الیہ وسواء کان عبادۃ او ادبا او غیر ذالک اھ ملتقطا
یعنی نیک بات اگرچہ بدعت ونو پیدا ہو اوس کا کرنے والا سُنی ہی کہلائیگا نہ بدعتی اسلیے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیک بات پیدا کرنے والے کو سُنت نکالنے والا
فرمایا تو ہر اچھی بدعت کو سُنت میں داخل فرمایا اور اسی ارشاد اقدس میں قیامت تک
نئی نئی اچھی باتوں کے پیدا کرنیکی اجازت فرمائی اور یہ کہ جو ایسی نئی بات نکالیگا ثواب
پائیگا اور قیامت تک جتنے اس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اُسے ملیگا تو اچھی بدعت
سُنت ہی ہے امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جتنے اوس پر عمل کرینگے سب کا ثواب
اُسے ملیگا خواہ اُسنے وہ نیک بات ایجاد کی ہو یا اُسکی طرف منسوب ہو اور چاہے وہ عبادت
ہو یا کوئی ادب کی بات یا کچھ اور واللہ الحمد اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ عماد صلحاء و مشائخ کے

یہاں مدتہائے دراز سے ہر ہر ملک میں عرس معمول ہے کہ ہر عرس میں صندل اٹھتا ہے کہیں گاگر اٹھائی جاتی ہے کہیں چادر چڑھتی ہے مسلمان اس میں عام طور پر زمانہ قدیم سے شرکت کرتے ہیں اور اس کو موجب خیر و برکت جانتے ہیں مستحسن سمجھتے ہیں تو کافہ اہل اسلام کا عمل اور صالحین کا تعامل کسی چیز کے استحباب کے لیے خود ایک دلیل ہے حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما راٰہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن یعنی جو بات مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بہتر ہے۔ تو ثابت ہوا کہ صندل شریف یا گاگر شریف اٹھانا یا چادر چڑھانا اللہ عزوجل کے نزدیک بھی مستحب و مستحسن ہے واللہ الحمد اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّہَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ یعنی اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو بیشک یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور فرماتا ہے جل جلالہ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَہُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ یعنی جو شخص اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اسکے لیے اسکے رب کے پاس بہتر ہے اور شک نہیں کہ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ عزوجل کی نشانیاں ہیں تو انکی تعظیم یقیناً دلوں کی پرہیزگاری اور اللہ عزوجل کے حضور لیجانے کے لیے بہتر تحفہ ہے اور شک نہیں کہ صندل اٹھانا گاگر لیجانا چادر چڑھانا یہ سب امور ایسی تعظیم ہیں جن سے نہی نہیں آن سے اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ یہ امور یقیناً جائز و مستحب و مستحسن ہیں واللہ الحمد عرس کی حقیقت صرف اسقدر ہے کہ کسی مقبول بارگاہ الٰہ کی یادگار میں مسلمان جمع ہوں قرآن عظیم و درود شریف پڑھیں خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے حلقے ہوں مواعظ حسنہ اور میلاد شریف کے جلسے ہوں کچھ کھانا پکا کر یا شیرینی منگا کر ان سب چیزوں یعنی خیرات و حسنات کا ثواب اُن بزرگ کی روح کو پہنچا کر ان کی روحانیت سے فیوض و برکات حاصل کیے جائیں اور شک نہیں کہ عرس کی یہ حقیقت حقہ یقیناً بلا شک و شبہ جائز و مستحسن و مستحب و ثواب اور درحقیقت

ذکر ملک عزیز وہاب ہے جل جلالہٗ وعم نوالہٗ اور شک نہیں کہ عرس بطور مذکور کی طرف بلانا اور اللہ عزوجل کی طرف بلانا ہے یقیناً احسن وافضل ہی اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی اور اوس سے بڑھ کر کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں بیشک مسلمان ہوں اور شک نہیں کہ صندل وگاگر وچادر وغیرہ مراسم عرس جن بزرگان دین نے ایجاد فرمائے اور مصالح کی علاوہ ایک عظیم مصلحت انکے پیش نظر یہ بھی تھی کہ اسطرح ساری آبادی میں اعلان اور بستی کے تمام مسلمانوں کو خبر ہو جائے کہ آج فلاں بزرگ کا عرس ہی اور مزار پر حاضر ہوں صاحب مزار کو سلام کریں فاتحہ پڑھیں ثواب پہنچائیں ذکر خدا اور رسول میں شامل ہوں اور شک نہیں کہ یہ فائدہ ان مراسم میں اب بھی موجود ہے تو یہ مراسم حقیقۃً اللہ عزوجل کی طرف بلانے کے طریقے ہیں تو یقیناً مستحسن ومستحب ہیں وللہ الحمد شریعت مطہرہ کا عام قاعدہ ہے کہ جس مباح بات سے دشمنان اسلام جلیں بھنیں انکے دلوں میں غیظ وغضب کے انگارے بھڑکیں اس کو افضل ٹھہرا دیتی ہے مستحب ومستحسن باعث ثواب قرار دیتی ہی اگرچہ فی نفسہ وہ شے مفضول ہی ہو مثلاً مسافر کے لیے تین روز اور مقیم کے لیے ایک دن وضو میں موزوں پر ان کے شرائط کے ساتھ مسح کرنا جائز ہے لیکن ان کو اوتار کر پاؤں دھونا افضل ہی مگر روافض ملاعنہ کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں اسلیے وضو کرتے وقت اگر کوئی رافضی دیکھ رہا ہو تو اس کو جلانے کے لیے موزوں پر مسح کرنا ہی افضل ہے اور اسوقت اسی میں زیادہ ثواب ہے یا حوض اور نہر دونوں موجود ہوں تو اگرچہ حوض سے وضو جائز ہے لیکن نہر سے وضو کرنا افضل ہے مگر معتزلہ مخذولہ کے نزدیک حوض سے وضو ہی جائز نہیں اسلیے اگر وضو کے وقت کوئی معتزلی موجود ہو تو اس کو جلانے کے لیے نہر کو چھوڑ کر حوض ہی سے وضو کرنا افضل اور باعث ثواب ہے کما نص علیہا ائمۃ المسلمین الفقہاء الکرام فمن شاء فلیرجع

اور خود قرآن عظیم سے اسکی اصل ثابت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے لَا یُصِیْبُہُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّ لَا مَخْمَصَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَطَئُوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْکُفَّارَ وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا کُتِبَ لَہُمْ بِہٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ یعنی مسلمانوں کو اللہ کے راستے میں نہ پیاس پہنچتی ہے نہ بھوک اور نہ کوئی رنج اور نہیں چلتے ہیں وہ کوئی ایسی رفتار جس سے کفار کو جلن ہو اور نہیں پاتے ہیں وہ دشمن کی طرف سے کوئی تکلیف مگر اُن میں سے ہر ایک بات کے بدلے میں اُن کے لیے ایک عمل صالح لکھا جاتا ہے بیشک اللہ احسان کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا اور شک نہیں کہ صندل لگا کر چادر اوڑھانے سے کفار وہابیہ و مرتدین دیوبندیہ دشمنانِ حضرت الہیہ واعدائے آستانہ نبویہ اپنے غم و غصہ میں گھٹ گھٹ کر مرتے ہیں اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی رفعتِ شان دیکھ دیکھ کر غیظ و غضب میں اپنی بوٹیاں چبا چبا کر تھوکتے ہیں تو ثابت ہوا کہ صندل لگا کر چادر اُٹھانا مستحسن و مستحب و باعث ثواب و رضائے رب الارباب ہے وللہ الحمد۔

قال الراندیری مومنو قبروں کو ہرگز نہ لگانا صندل مشرکوں کا یہ طریقہ ہی چڑھانا صندل

اقول راندیری جی! مشرکوں میں جسقدر باتیں رائج ہوں کیا وہ سب شرعاً حرام و ناجائز ہوتی ہیں اگر ایسا ہے تو کڑھی کھچڑی بھی کھانا حرام ہوگا گجراتی زبان بولنا بھی ناجائز ٹھہریگا گجراتی زبان میں اخبار و اشتہار چھاپنا بھی گناہ ہوجائیگا کہ کڑھی کھانا گجراتی میں بات چیت کرنا گجراتی میں اخبار و اشتہار نکالنا یہ سب گجرات کے ہندوؤں کے طریقے ہیں اور انہیں نمونہ پر راندیری جی نہ بڑکیں وہ ذرا کھل کر اقرار تو دیں پھر دیکھیں کہ اُن کا پاخانہ پیشاب بند ہوجائیگا کھانا پینا حرام ٹھہریگا اٹھنا بیٹھنا بلکہ سانس لینا بھی دشوار ہوگا کیوں کہ یہ سب باتیں مشرکوں میں رائج ہیں بہتر ہے کہ دیو کے بندے مشرکوں کے ان سب طریقوں کو چھوڑ دیں اور سیدھے عدم آباد کی راہ لیں سنی مسلمانوں کو بھی ہر وقت منہ لگے نیچے لگے رہنے سے فرصت ملے اور وہ بھولے بھالے سنی مسلمان جو دیو کے بندوں کے جال میں پھنسے

ہوئے ہیں اُن پر باب ہدایت کھلے اور اگر راندیری جی پلٹا کھائیں اور کہیں کہ یہ تمام باتیں
اگرچہ مشرکین میں رائج ہیں مگر اُن کے ساتھ خاص نہیں اور اُن کے کرنے کے وقت ہیں
موافقت مشرکین کا خیال بھی نہیں ہوتا اسلیے یہ تمام باتیں جائز ہیں تو بیشک اب ٹھکانے
سے آگئے کسی قوم کے ساتھ تشبّہ اُسی بات میں ہو سکتا ہے جو اُس قوم کے ساتھ خاص ہو
یا اوس میں کسی قوم کی موافقت کا ارادہ ہو مزارات پر صندل چڑھانا ہرگز مشرکین کا فعل
نہیں اور بالفرض ہوتا بھی تو اُن کے ساتھ خاص نہیں نہ معاذ اللہ سُنّی مسلمان اُنکی موافقت
کا ارادہ کرتے ہیں قال الراندیری صندل چڑھانے کا ثبوت نہ قرآن وحدیث سے ہے نہ
صحابہ وتابعین سے نہ ائمہ اربعہ سے نہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نہ مشائخ
چشتیہ وسہروردیہ ونقشبندیہ سے لہذا صندل چڑھانا حرام ہے اقول یہ راندیری کی ہوس
خام ہے ہم ابھی قرآن عظیم وحدیث کریم سے ثابت کر چکے کہ بزرگان دین کے مزارات طیبہ
پر صندل چڑھانا گاگر لیجانا چادر چڑھانا جائز ومستحسن ومستحب وثواب وباعث خوشنودی ذی الجلال
والاکرام ہے اِن دلائل قاہرہ کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ صندل چڑھانے کی اصل قرآن وحدیث
سے ثابت نہیں کسقدر ظلم شدید اور شریعت مطہرہ پر افترائے ناکام ہے دیوبندی ملا ہمیشہ
دعوتوں میں شیرمال قورمہ اڑاتے مرغ مسلّم کھاتے گھاس کا حلوا متنجن مزعفر وغیرہ سبھی
ہڑپ کر جاتے ہیں مگر کبھی اپنی اپنی انوکھی بانکی ترچھی البیلی رسیلی نرالی اچھوتی دلیل یہ
نہیں فرماتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے اِن غذاؤں کے کھانے کی سند ملتی ہے نہ
صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین واولیائے عارفین رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے اِن کھانوں کا
کھانا ثابت ہے انھیں کی دلیل اِن کھانوں کو حرام کر رہی ہے کیسی کورباطنی ہے کہ اپنے
پیٹ بھرنے کے لیے قرآن وحدیث وغیرہ کچھ یاد نہیں آتے مگر اولیائے کرام رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کی جلالت دیکھ کر اپنی بوٹیاں چبا لیتے اور غیظ وغضب کی آگ میں بھن جاتے
ہیں الا لعنۃ اللہ علی الظالمین ۰ قال الراندیری جو خدا کے نہیں جائز ہی

کسی کی بھی نیاز ا قول مگر دیو بندی دھرم میں کسی نبی یا ولی کی نذر و نیاز کرنیوالا ابوجہل کے
برابر مشرک ہے (دیکھو دیو بندیوں کے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کی تقویت الایمان مطبوعہ
مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۸) اتنی وہابی دھرم میں بزرگانِ دین کا عرس کرنے والا کافر و
مشرک ہے (دیکھو دیو بندیوں کے امام نافرجام اسمٰعیل دہلوی کی تذکیر الاخوان مطبوعہ
مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۸۶ سے صفحہ ۸۰ تک) اور گنگوہی و نانوتوی و تھانوی کے پیر اور
انبیٹھی و رانمپوری کے دادا پیر حاجی امداد اللہ صاحب کے ملفوظات شمائم امدادیہ مصدقہ
اشرفعلی تھانوی مطبوعہ قومی پریس لکھنؤ کے صفحہ ۱۲۹ پر ہے جب مثنوی شریف ختم ہو گئی بعد
ختم حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولنا روم کی نیاز بھی کیجاویگی گیارہ گیارہ
بار سورہ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی شربت بٹنا شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنے
ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں بلکہ ناجائز شرک ہے
اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہونچانا یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں
اسمیں کیا خرابی ہے اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تعادن عوارض کو دور کرنا
چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے
جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آنے نام آں حضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اسمیں
کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اسکی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اگر اوس
سردارِ عالم و عالمیان (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا (الی قولہ) جب
منکر نکیر قبر میں آتے ہیں مقبولانِ الٰہی سے کہتے ہیں نم کنومة العروس عرس کہ رائج
ہے اسی سے ماخوذ ہے اگر کوئی اس دن کو خیال رکھے اور اس میں عرس کرے تو کون سا گناہ
لازم ہوا۔ اس عبارت سے چند فائدے حاصل ہوئے اولیائے کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی
نیاز جائز ہے اوسمیں کوئی خرابی نہیں شیرینی اور کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے میلاد
شریف جائز ہے بوقتِ ذکر ولادت قیام تعظیمی کرنا جائز ہے اس میں کوئی گناہ نہیں۔

نیازِ اولیاء اور میلاد شریف سے روکنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عرس دن مقرر کر کے کرنا جائز ہے اِسمیں کوئی گناہ لازم بھی نہیں آتا عرس کی اصل حدیث شریف سے ماخوذ ہے عرس یا میلاد شریف یا نیاز اولیاء میں اگر جاہل لوگ خلافِ شریعت باتیں شامل کر دیں تو بھی عرس و میلاد شریف اور نیاز اولیاء کو روکنا جائز نہیں بلکہ اُن ناجائز باتوں کو دور کرنے کی کوشش کرنا چاہیے اب حاجی صاحب نیاز اولیاء و عرس بزرگان دین کو جائز کہکر اسمٰعیل دہلوی کے فتویٰ سے ڈبل کافر و مشرک ہوئے اور سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ اُن سب کو اپنا دینی پیشوا مان کر بھی ڈبل کافر و مشرک ہوئے ہاں راندیری جی لو اور جلد لو دیوبندی دھرم کے نئے قرآن تقویۃ الایمان پر سر منڈا کر حاجی صاحب اور گنگوہی و نانوتوی و انبہٹی و تھانوی سکے کافر مشرک جہنمی ہونے پر ایمان لاتے ہو یا اِن پانچوں کو مسلمان کہہ کر اپنے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کو کافر مرتد دوزخی بتاتے ہو۔ الحمد للہ دیوبندیتِ ملعونہ کا اگلا راستہ شمائم امدادیہ سنے بند کر دیا اور پچھلا راستہ اسمٰعیل دہلوی بند کر چکا اب نہیں معلوم راندیری جی کس طرح اپنی مشکلکشائی کرائینگے۔ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ قال الراندیری چیز جو قبر پر چڑھتی ہے وہ ہوتی ہے حرام اقول دلا دیو کے بندے جو مزاراتِ اولیاء کو معاذ اللہ بُت جانتے ہیں وہ آپ ہی تبرکِ مزاراتِ بزرگان کو بُت کے چڑھاوے کی طرح حرام جانیں گے مگر وہ ملعون ہیں اللہ اُنہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ محبوبانِ الٰہی کی طرف جو چیز منسوب ہو جائے مسلمان کے نزدیک ضرور تبرک ہے امام اجل سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقۂ ندیہ شریف میں فرماتے ہیں ومن هذا القبيل زيارة القبور والتبرك بضرائح الاولياء والصالحين والنذر لهم بتعليق ذالك على حصول شفاء او قدوم غائب فانه مجاز عن الصدقة على الخادمين لقبورهم كما قال الفقهاء فيمن دفع الزكاة لفقير وسماها قرضا صح لان العبرة بالمعنى لا باللفظ۔ یعنی اسی قبیل سے ہے

زیارتِ قبور اور اولیاء و صلحا کے مزارات سے برکت لینا اور بیمار کی شفا یا مسافر کے آنے پر اولیائے کرام کے لیے منت ماننا کہ مقصود محض اُن کے مزارات کے خادموں پر تصدق ہے جیسے فقہا نے فرمایا ہے کہ فقیر کو زکاۃ دے اور قرض کا نام لے زکاۃ ادا ہوگئی کہ اعتبار معنی کا ہے نہ لفظ کا کیوں راندیری جی اب سمجھے نذرِ اولیاء نذرِ فقہی نہیں بلکہ حقیقۃً متوسلین اولیاء پر تصدق ہے واقول ثانیاً راندیری جی! کچھ گھر کے اندر کی بھی خبر ہے تمھارے گرو گھنٹال رشید احمد گنگوہی نے فتاوی رشیدیہ حصہ دوم مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند کے صفحہ ۱۱۹ پر لکھا مسئلہ ہنود تیوہار ہولی یا دیوالی میں اوستاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا اوستاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں الجواب درست ہے کیوں راندیری جی! اب تمھارے ناپاک دھرم میں اون پوریوں کچوریوں کا کھانا جائز ہے جو ہولی دیوالی کی پوجا میں چڑھائی جاتی ہیں اور تبرکِ مزاراتِ اولیا کو کس موٗنھ سے حرام کراتے ہو مگر ہاں تم کو صرف محبوبانِ خدا سے عداوت ہے شیطانوں اور مشرکین کے دیوتاؤں سے تو تمھیں گہری الفت ہے اسی لیے تمھارے دھرم گرو رشید احمد گنگوہی نے فتاوے رشیدیہ حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد کے صفحہ ۱۲۵ پر لکھا۔ محرم میں ذکرِ شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں مسلمان سنی بھائیو! گنگوہی خانگی شریعت تو دیکھو امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے ذکرِ شہادت بروایت صحیحہ اور حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالی عنہ کی نیاز کے شربت کے حرام کرانے کو رافضیوں کے ساتھ تشبہ سوجھا مگر ہولی دیوالی کی پوریوں کچوریوں سے اپنے پیٹ کا جہنم بھرنے کے وقت ہندوؤں کے ساتھ تشبہ دکھائی نہ دیا کیا دیوبندی دھرم میں رافضیوں کے ساتھ تشبہ حرام اور ہندوؤں کے

ساتھ تشبیہ حلال ہے حالانکہ حضور شہید کربلا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ذکر شہادت بروایات صحیحہ بیان کرنا یا حضور کی نیاز دلانا ہرگز روافض کے ساتھ خاص نہیں عامۂ اہل سنت میں یہ امور بلا نکیر رائج ہیں نہ اہلسنت اِن باتوں میں روافض ملاعنہ کی موافقت کا ارادہ کرتے ہیں مگر ہولی دیوالی کی کھیلیں پوریاں تو یقیناً ہندوؤں ہی کے ساتھ خاص ہیں مگر ہے یہ کہ دیو کے بندوں کو مہادیو کے بندوں کی طرفداری اور اُن کے دیوتاؤں کی حمایت اور اہل اللہ کی عداوت و مخالفت لازم ہے خذلھم اللہ تعالیٰ قال الرانديری جو شخص صندل لگانے کو جائز مانتا ہو وہ مرد میدان ہو کر آئے اور قرآن و حدیث و صحابہ و ائمہ کے قول سے ثابت کر دکھائے۔ اقول ارے بیدینو! صندل کے جواز و عدم جواز پر بحث کرنے کے لیے استقدر بہکتے ہو اور اپنے کفر و ارتداد پر مناظرہ کے نام ہی سے اپنے گھروں میں دبکتے ہو تم نے خدائے قدوس جل جلالہ کو جھوٹا کہا حضور انور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سب سے پچھلے نبی ہونے سے انکار کیا حضور مالک دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کو اپنے پیر ابلیس ملعون سے کم بتایا اپنے بزرگ ابلیس ملعون کو خدا کا شریک ٹھہرایا حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کے مثل گایا مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام نے اور ہند و سندھ و پنجاب و بنگال و مدراس و دکن و کوکن و بلوچستان و کاٹھیاواڑ و گجرات کے دو سو اڑسٹھ علمائے اہلسنت و مفتیان دین و ملت و مشائخ طریقت نے تم پر اور جو تمھارے اِن کفریات پر مطلع ہو کر تمھارے کافر مرتد ہونے میں شک رکھیں اُن سب پر کفر و ارتداد کا فتویٰ صادر فرمایا دیکھو حسام الحرمین شریفین والصوارم الہندیہ۔ دیو کے بندو! عقیدہ دلن کے گندو! ابھی نہ صندل یا گل یا چادر یا عرس کو تمھیں حرام کرانے کا کیا حق ہے پہلے اپنے کفریات سے توبہ کر کے مسلمان تو بنو مسلمانی کے سایہ میں تو آؤ اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت تو دو اپنے اور اپنے بڑوں کے اوپر سے کفر و ارتداد کے پہاڑ تو ہٹاؤ اپنے ناپاک چہروں سے

دیوبندیت و وہابیت کے کالے ٹیکے تو مٹاؤ اسکے بعد پھر جس مسئلہ پر تمھاری خواہش ہوگی سنیوں کا ایک ایک بچہ بعونہ تعالیٰ وبعون رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمھاری دہن دوزی و سرکوبی کے لیے آمادہ و طیار ہے والحمد للہ العزیز الغفار والصلوٰۃ و السلام علی حبیبہ المالک المختار المطلع علی الغیوب والاسرار وآلہ واصحابہ الاخیار وابنہ الغوث الاعظم واولیاء امتہ الاطہار وعلینا وعلی سائر امتہ الی یوم القرار امین واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالہ بفمہ وامر برقمہ وصححہ نقلہ کلب من کلاب الحضرۃ النبویۃ عبدٌ من عباد الحضرۃ القادریۃ احد فقراء الاستانۃ الرضویۃ الفقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد ن المدعو بحشمت علی خان القادری الرضوی اللکنوی غفرلہ مولاہ ونحیطہ خوید اہلہ رب المولی القوی بجاہ النبی والولی علیہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

مہر

فتویٰ علمائے بریلی شریف

الجواب بحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم صندل چڑھانے کی ممانعت کا کوئی ثبوت نہیں لاسکتا قائل جواز متمسک بالاصل ہے کہ اصل اباحت ہے اثبات ممانعت ذمہ مانع ہے خالی دعویٰ کب قابل قبول اہل خرد ہوئے صندل چڑھانا نہ حرام نہ مکروہ جو اسے حرام بتاتا ہے مکروہ کہتا ہے۔ دلیل پیش کرے ہرگز کوئی آیت کوئی حدیث اس کی حرمت میں پیش نہیں کی جاسکتی یوہیں دعویٰ کراہت باطل کہ بتصریح علمائے کرام اسکے لیے بھی دلیل خاص درکار لابد لہا من دلیل خاص جو منع کرتا ہے اگر اپنے گھر سے منع کرتا ہے مردود علیہ ہے اور اگر شریعت سے منع کرتا ہے مفتری ہے بتائے کہاں قرآن و حدیث نے اس کی ممانعت فرمائی کس عالم معتمد نے کس دلیل سے اسے منع فرمایا تو اسے حرام و مکروہ بتانا نئی شریعت گڑھنا شریعت طاہرہ پر افتراء کرنا اور بے علم غلط و باطل فتویٰ دینا ہے جس کی نسبت حدیث میں فرمایا من افتی بغیر علم لعنتہ ملٰئکۃ السمٰوات والارض جو بے علم فتویٰ دے ملعون ملائکہ زمین و آسمان ٹھہرے تو اس کا کیا پوچھنا جو غلط و

باطل فتویٰ دے اور پھر اُس کا کیا پوچھنا جو زبردستی مسلمانوں کو بدعتی و مشرک بتائے۔
واللہ تعالےٰ اعلم فقیر مصطفےٰ رضا القادری البرکاتی النوری عفی عنہ مہر
صندل چڑھانے کی حرمت کسی سے ثابت نہیں فقط واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب عبدالعزیز
غفرلہ مدرس مدرسہ اہلسنت بریلی
صح الجواب محمد ابراہیم غفرلہ سمتی پوری لقد اصاب من اجاب سردار علی غفرلہ۔
صح الجواب محمد حسنین رضا قادری نوری رضوی غفرلہ لقد اصاب من اجاب فقیر تقدس علی
رضوی دار العلوم منظر اسلام بریلی ذلک کذلک ابرار حسن صدیقی ذلک کذلک وانی
مصدق لذلک فقیر محمد سردار احمد غفرلہ اللہ احد لاریب فیہ واللہ تعالےٰ اعلم۔
فقیر محمد عبدالولی حسنی رحمانی لکھنوی عفاعنہ

تصدیقات رنگون

حضرت سیدی واستاذی شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ
ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی دام ظلہم العالی
نے جو کچھ تحریر فرمایا بالکل حق و صواب ہے اُس کا منکر وہابی دیوبندی مستحق عذاب ہے
میرا کیا منہ کہ حضرت قبلہ کے فتویٰ مبارک پر تصدیق و تقریظ لکھوں البتہ راندیری صندل
نامہ کا رد لکھ دینا اور ضمناً فتویٰ مبارکہ کے مضامین کیطرف اشارہ کرنا مناسب فاقول و
التوفیق من اللہ الملک الوہاب۔

نظم :۔ دوزخی ہو گئے تم کفر جو مانا صندل

سنیو شوکت و عظمت سے اٹھانا صندل	با وضو تربت اقدس پہ لگانا صندل
ہے قرآن اور حدیثوں سے یہ بیشک ثابت	مستحب قبر ولی پر ہے چڑھانا صندل
حکم تعظیم شعائر کا خدا نے ہے دیا	ہم نے اس واسطے مندوب ہے مانا صندل

جو مسلمانوں کو محبوب ہے رب کو ہے پسند
مستحب اسلیے ہے گشت لگانا صندل

دیکھ کر ساتھ ہوں شامل ہوں عبادت میں لوگ
اسلیے جائز و بہتر ہے پھرانا صندل

منع فرمایا صحابہ نہ اماموں نے کہیں
کس لیے پھر ہوا ممنوع چڑھانا صندل

منع آیا نہ شریعت و طریقت میں کہیں
نہ حقیقت میں ہے ممنوع لگانا صندل

نقشبندی ہو کہ چشتی ہو سہروردی ہو
کوئی کہتا نہیں ممنوع اُٹھانا صندل

حنفی شافعی و مالک و احمد حنبل
کس کے مذہب میں ہے ممنوع لگانا صندل

غوث اعظم نے اسے منع کہاں فرمایا
قادریوں کی سعادت ہے یہ لانا صندل

دیو کے بندے اسے دیکھ کے جل مرتے ہیں
اسلیے افضل و بہتر ہے اٹھانا صندل

مستحب جانتے ہیں ربّ و نبی کے بندے
دیو کے بندوں نے بس شرک ہی جانا صندل

اولیا سے جسے نسبت ہو تبرک ہے وہ شئے
اے مسلماں تو تبرک بھی بنانا صندل

اولیا کے لیے جائز ہے شریعت میں نیاز
ہے حلال اسلیے قبروں پہ چڑھانا صندل

دیو کے بندو ذرا پہلے مسلمان بنو
لاؤ ایماں تو پھر ہم کو سنانا صندل

پیر جی عرس کو جائز کہیں کافر بنے تم
دوزخی ہوگئے تم کفر جو مانا صندل

حکم طیب یہ شریعت کا سنا دو سب کو
جائز و افضل و بہتر ہے سجانا صندل

اطلاع

راندیر وڈابھیل کے تمام وہابیوں دیوبندیوں بالخصوص ابراہیم رانديری و احمد غوث رانديری و عبدالرحیم رانديری و عزیز گل کابلی و محمدی حسین شاہجہاں پوری و احمد بزرگ ڈابھیلی و انور شاہ کشمیری و شبیر احمد دیوبندی کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے کہ اگر تم کو اس صندل نامہ میں کچھ شک و شبہ ہو تو اپنے ملا غوث اکبر تھانوی کو مرد بناؤ۔ اسکے

پاؤں کی مہندی چھڑا دو۔ اس کو گھر سے نکال کر میدان میں لاؤ۔ شیران بیشۂ سنت کے مقابلہ میں کفارِ دیوبندیہ و مرتدین وہابیہ کے کفر و ارتداد پر تھانوی سے مناظرہ کراؤ اور اگر اسکی ہمت تم کو نہ ہو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز نہ ہوگی تو پھر تمہیں مرد کے بچے بن کر آگے آؤ۔ سب سے پہلے اپنے بڑوں کے سر سے کفر و ارتداد کے پہاڑ ہٹاؤ۔ اپنی اور اُن پیشانیوں سے کفریات کے کالے ناپاک ٹیکے مٹاؤ۔ اور اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دلواؤ۔ وہ اکیس مطالبات قاہرہ جو مناظرۂ راندیر میں گجرات کے سب دیوبندیوں پر حجارۃ من سجیل منضود کی طرح نازل ہوئے اور رسالۂ مبارکہ راندیر میں سنیوں کی فتح عجیب میں چھپ کر شائع ہوئے کم از کم انہیں کے جواب لاؤ ورنہ مسلمانی کے سایہ میں آجاؤ۔ اپنے کفریات سے توبہ کر کے مسلمان بن کر پھر صندل نامہ سناؤ۔ یا جھوٹے ناپاک درس توحید کے گیت گاؤ۔ یا تحفۂ عرس کے نام سے اپنی دو دو ورقیاں چھ ورقیاں بازاروں میں گشت کراؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے تسکین بالغ کر دینے کے لیے علمائے اہلسنت کا ایک ایک کفش بردار آمادہ و طیار ہے والحمد للہ الواحد القہار۔

فقیر محمد طیب قادری برکاتی لوزی (؟) دانا پوری غفرلہٗ ذنبہ المعنوی و الصوری سیکریٹری انجمن نوجوانانِ اہل سنت برما رنگون

فتوائے علمائے بنگال

بلاشک و شبہ مزارات طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اُن کی عظمت و شوکت کے اظہار کے لیے اس طریقہ سے جو فتوائے بمبئی میں مذکور ہوا یقیناً جائز و مستحسن و مستحب و روا ہے اسکو ناجائز و حرام کہنا شریعت مطہرہ پر کھلا افترا ہے جو وہابی دیوبندی بغیر کسی دلیل شرعی کے محض اپنے جی سے اسکو حرام ٹھہرائے وہ بکا بیدین اور بد مذہب ہے۔ آپنے کفر و ارتداد پر مناظرہ کرنے سے اپنے گھر کے اندر دبکنا اور اس

قسم کے مسائل فرعیہ پر ہکنا دیوبندی بیجیائی کا عجیب مظاہرہ ہے علمائے اہلسنت نے اپنے فتاوی مبارکہ میں ان تمام باتوں کا آفتاب سے زائد روشن ثبوت دیا ہے۔ لہذا کچھ اور لکھنا بے ضرورت سمجھ کر صرف انہیں فتاوی مبارکہ کی تصدیق پر اکتفا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہٗ اتم واحکم۔

فقیر محمد انوار احمد قادری اسلام آبادی

الجواب صحیح
فقیر عبد الرحمن بنگالی اسلام آبادی
ساکن مہورہ

الجواب صحیح وخلافہ قبیح
کتبہ احقر الناس محمد عزیز الحق عفی عنہ
خادم مدرسہ امداد العلوم سیکمل تعریانش الہوری
چاٹگام

الجواب :۔ اولیائے کرام کے مقبروں پر صندل چڑھانا پھول چڑھانا لوبان کا جسلانا بیشک جائز ہے کیونکہ نص صریح اس کی ممانعت پر دال نہیں ہے اور اصل اشیاء کا مباح ہے۔ فقط

احقر العباد نذیر احمد نظام پوری اسلام آبادی

تمت

قطعہ تاریخ از حضرت وصاف الحبیب فاضل نوجوان واعظ خوش بیان جناب مولانا حافظ قاری ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علیخاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی زید مجدہم العالی فی الحال ساکن گونڈل (کاٹھیاواڑ)

قبر کامل پہ لوازِ صندل | عزت و توقیر ہے رازِ صندل
نفع زائر کے لئے ہم نے کیا | عطر و خوشبو سے گذا صندل
منع کیوں کرتا ہے اس کو نجدی | اصل اباحت میں مجازِ صندل
شوخ نجدی کو سنا دو خنجر | دیکھ ظاہر ہے جوازِ صندل

۱۳ ھ [illegible]

نظم مقید بیک قافیہ

منجانب انجمن امداد الاسلام شہر بھڑوچ

اہلسنت کا طریقہ ہے چڑھانا صندل

مومنو قبر پہ اچھا ہے چڑھانا صندل — اور حدیثوں میں بھی جائز ہی چڑھانا صندل

نیک بختوں سے محبت کی نشانی یہ ہے — شوق سے قبر پہ جا جا کے چڑھانا صندل

وہ کیے جاتے ہیں مولا کے محبوں میں شمار — جو سمجھتے ہیں کہ اچھا ہے چڑھانا صندل

جو کوئی چاہے کہ بگڑی مری بن جائے ابھی — اسکو لازم ہے یہ تربت پہ چڑھانا صندل

تم جو چاہو کہ ہر ایک کام تمہارے بنجائیں — چاہیے روضۂ حضرت پہ چڑھانا صندل

آج کل ویسے بندوں نے یونہیں لکھا ہے — مشرکوں کا یہ طریقہ ہے چڑھانا صندل

جب ولیوں کو سمجھتے ہیں یہ مردہ بالکل — اسلیے شرک بتاتے ہیں چڑھانا صندل

اولیاء سے ہے انہیں سخت عداوت ایسی — کہتے ہیں شرک ہے بدعت ہے چڑھانا صندل

کونسی آیتِ قرآن سے ہے مانع اس سے — منع کب ہے یہ حدیثوں میں چڑھانا صندل

یا صحابہ میں کسی نے بھی کہا اس کو حرام — کس بنا پر نہیں جائز ہے چڑھانا صندل

کوئی بتلائے تو حدیثوں میں کہاں لکھا ہے — کہ یہ جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

چار ائمہ میں کسی نے نہ بتایا ایسا — شرک ہے قبر پہ جس شخص کے چڑھانا صندل

تو بتا قادری چشتی نے سہروردی نے — نقشبندی نے کہا ہو نہ چڑھانا صندل

جسکے ناپاک دھرم میں ہے یہ کوا بھی حلال — اسکو جائز نہیں قبروں پر چڑھانا صندل

جنکے مذہب میں ہو یہ کہ خدا جھوٹا ہے — اسکو دشوار گزرتا ہے چڑھانا صندل

کہتے ہیں علم نبی کو ہے بس ایسا جیسا — ان خبیثوں میں بُرا ہے یہ چڑھانا صندل

جن کی فاسد ہوں نمازیں بخیالِ حضرت
علم شیطان کا بڑھ کر جو نبی سے مانے
یہ عقیدہ رہے مسلم کا یہی ہو پہچان
اپنی رحمت کا الٰہی انہیں دے یہ صدقہ
دیو کے بندوں کو معلوم ہو کیا اس کا مزا

اُن خبیثوں کو روا کیوں ہو چڑھانا صندل
اُسکو جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل
قبر پر سمجھے کہ اچھا ہے چڑھانا صندل
اچھا سمجھیں یہ مسلمان چڑھانا صندل
اہل سنت کا طریقہ ہے چڑھانا صندل

تو تو ہر وقت یہ کرتا رہے اے "عبد رحیم"
پڑھنا صلوات و سلام اور چڑھانا صندل

نوٹ

جن صاحبوں کو کسی طرح کا شک و شبہ ہو اگر جو لوگ صندل چڑھانے کو حرام کہتے ہیں اُن لوگوں کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے کہ وہ مرد ہو کر میدان میں آئیں اور قرآن شریف اور حدیث شریف و صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰے عنہم اور آئمہ رحمۃ اللہ علیہم کے قول سے ثابت کر دیں کہ قبروں پر صندل لگانا حرام ہے تو ہماری طرف سے انعام پانچ آنہ اور پانچ پائی نقد لیجائیں۔

المشتہر

انجمن امداد الاسلام کے ممبران پتہ دنقدا والی بلڈنگ قطب پور بازار

بھڑوچ